





مکمل و مدلل

سجدہ سہو کے مسائل

بمعہ اضافہ

مسائلِ سجدۂ تلاوت و سجدۂ شکر

تالیف

مولانا حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی

مفتی مدرسہ حیات العلوم مرادآباد

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب

مفتی دارالعلوم دیوبند

تخریج و اضافہ جدید

مفتی احمد علی صاحب

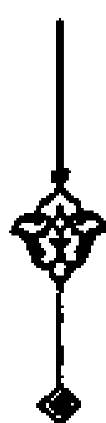
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی استاذ و رفیق دارالافتاء جامعہ احیاء العلوم ٹانک

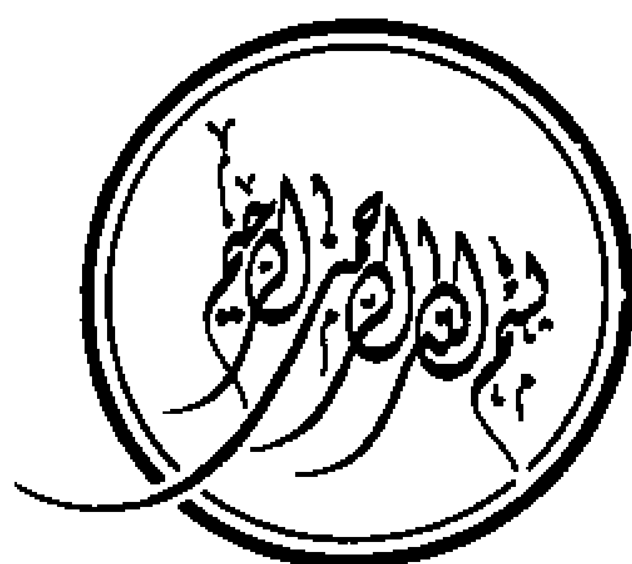


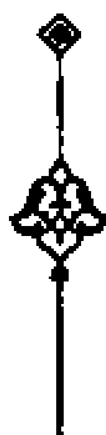
مکتبۃ البرہان

داتا روڈ ٹانک (خیبر پختونخوا)

فون نمبر: 0963510010, 0333-3008478




بسم الله الرحمن الرحيم



نام کتاب | سجدۂ سہو کے مسائل

تالیف | مولانا حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی

تاریخ اشاعت | اگست ۲۰۱۵

تعداد | ۲۲۰۰

طباعت / سرورق | آرٹ پوائنٹ / افراز احمد

ناشر

مکتبۃ البرہان

داناروڈ ٹانک (خیبر پختونخوا)

فون نمبر: 0963510010, 0333-3008478

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی • مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی، پشاور • برکی اسلامی کتب خانہ، ڈی، آئی، خان

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ، لاہور • مکتبۃ الاحسان بنوں • مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک

مکتبہ عثمانیہ راولپنڈی • مکتبہ عشرہ مبشرہ لاہور

اسٹاکسٹ: مکتبہ تبوک

نزد مدرسۃ الانوار، مین بازار فقیرہ گوٹھ، گلشن معمار، کراچی

Mobile: 03132021699

مکمل و مدلل

سجدہ سہو کے مسائل

بمعہ اضافہ

مسائلِ سجدۂ تلاوت و سجدۂ شکر

تالیف

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی

مفتی مدرسہ حیات العلوم مرادآباد

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب

مفتی دار العلوم دیوبند

تخریج و اضافۂ جدید

مفتی احمد علی صاحب

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی، استاذ و رفیق دار الافتا جامعہ احیاء العلوم ٹانک



فہرست مضامین

رکوع اور سجدہ میں سہو

رکعت کی تعداد میں سہو

قعدہ اور التحیات میں سہو

تکبیرات میں سہو

اذکار و تسبیحات میں سہو

مسبوق اور لاحق پر سجدۂ سہو

سجدۂ تلاوت

سجدۂ شکر

تقریظ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب

دارالعلوم دیوبند

عزیز محترم زیدت معالیکم ومکارمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گرامی نامہ مع ایک رسالہ دستیاب ہوا اکثر حصہ بالاستیعاب دیکھا پھر چیدہ چیدہ دیکھا بڑی کاوش کی گئی ہے اور ماشاء اللہ کاوش میں کامیاب ہے اور جناب کی مساعی قابلِ ستائش ہیں اللہ تعالیٰ قبول ونافع فرمائیں بہت مفید معلومات اور کثیر الوقوع جزئیات کا استقصاء کر دیا گیا ہے۔

جزاکم اللہ عنا وعن سائر المسلمین ۔احقر دل سے مسرور ہوا اور ہر وقت نافعیت وقبولیت اور آں عزیز کی صحت وعافیت کیلئے دعا گو ہے۔فقط!

والسلام بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند

انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو منسوب کرتا ہے، جملہ اساتذہ کرام اور والدین کے نام، جن کی دعاؤں نے میری اداؤں، جن کی وفاؤں نے میری جفاؤں، اور جن کی سزاؤوں نے میری خطاؤوں کو سنوارا، اور میں اپنی تعلیم جاری رکھ سکا۔

پیش لفظ

نائن الیون کے بعد افغانستان پر یلغار کیا گیا، جس سے فاٹا اور بالخصوص جنوبی وزیرستان میں مسعود قبیلہ بری طرح متاثر ہوا، ان حالات کے پیش نظر مسعود قبیلہ کے لوگوں نے مختلف علاقوں کی طرف ہجرت کی اور ہمارے خاندان نے علاقہ شکئی کی طرف ہجرت کی۔

شکئی میں ایک موقع پر میرے مربی استاذ محترم حضرت مولانا عبدالرشید ارشد صاحب (مدظلہ) نے اپنے شاگردوں کے لئے ایک پر تکلف دعوت کی تھی جس میں مجھے بھی دعوت دی، تو مختصر یہ کہ استاذ محترم نے مجھے حکم دیا کہ آپ کتابچہ (سجدہ سہو کے مسائل) کی تخریج کرلیں، تو مذکورہ حکم کی تکمیل کی بناء پر، جب میں نے رسالہ پر کام شروع کیا، تو شاید کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے، بعض مسائل کے احکام کو اپنے اکابرین کے فتووں کے خلاف پایا، تو لفظ نوٹ کے عنوان سے اس کی تصحیح کی گئی، اور اس کے ساتھ سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر کا اضافہ بھی کیا۔

بڑی ناسپاسی ہوگی کہ اگر میں انتہائی مخلص دوست عبدالرحیم برکی صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں، جس نے انتہائی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ، کمپوزنگ کی، یقیناً اگر موصوف کا تعاون نہ ہوتا، تو یقینا آج یہ کتابچہ آپ کے ہاتھ میں نہ ہوتا، اللہ تعالیٰ موصوف کو دنیا و آخرت کی خیر و عافیت اور علم نافع عطاء فرمائیں۔

راقم الحروف

احمد علی

بدر، جنوبی وزیرستان ایجنسی

نماز کے فرائض

یہاں ہم مختصر طور پر نماز کے فرائض، واجبات اور سنن و مستحبات کا ذکر کرتے ہیں، تاکہ ان کے جاننے کے بعد آگے سجدہ سہو کے مسائل اور ان کے واجب ہونے کی صورتیں سہولت کے ساتھ سمجھ میں آسکیں۔ آپ انہیں غور سے پڑھیں اور ذہن نشین فرمالیں۔

نماز میں احناف کے نزدیک کل چھ چیزیں فرض ہیں، جن میں پانچ نماز کے رکن ہیں، یعنی وہ نماز کے جزو ہیں اور ان سے نماز مرکب ہے اور چھٹی نماز کا جزو نہیں ہے، جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

۱: قیام: یعنی کھڑا ہونا۔ فقہاء نے کھڑے ہونے کی حد یہ لکھی ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائیں جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔ اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے، جس میں فرض کی مقدار قرأت کی جاسکے۔ قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے اور صحیح قول کے مطابق فجر کی سنتوں میں بھی قیام فرض ہے (۱)۔

تکبیر تحریمہ کا حکم

فقہ کی اکثر کتابوں میں تکبیر تحریمہ کو نماز کے فرائض میں سب سے پہلا فرض شمار کیا گیا ہے، لیکن احناف میں ائمہ ثلاثہ اس بات پر متفق ہیں کہ تکبیر تحریمہ نماز کے شرائط میں سے ہے، نماز کے ارکان و فرائض میں سے نہیں ہے۔ چونکہ تکبیر تحریمہ کا ارکان نماز کے ساتھ شدید تعلق اور اتصال پایا جاتا ہے، اس وجہ سے اسے بھی فرائض میں سے ذکر کردیا گیا، نماز کا رکن ہونے کی وجہ سے

۱: وفی الدر المختار: (باب صفة الصلاة) ...... (من فرائضها) ...... (ومنها القيام) بحيث لو مد يديه لا ينال ركبتيه ...... بقدر القرأة فيه ...... (فی فرض) و ملحق به كنذر، وسنة فجر فی الاصح الخ (۱/٤٤٤-٤٤٥)

فرائض میں سے نہیں شمار کیا گیا(۱)۔

۲: قرأت: یعنی قرآن مجید کا پڑھنا۔ کم از کم ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے، خواہ چھوٹی آیت ہو یا بڑی۔ لیکن اس ایک آیت کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ دو کلموں سے مرکب ہو۔ اگر ایک ہی کلمہ یا ایک ہی دو حرف کی آیت ہے، جیسے: مدھامتان، صٓ یا حٰم، تو صرف ان آیتوں کے پڑھنے سے قرأت کا فرض ادا نہ ہوگا۔ فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں اور وتر اور سنت و نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے(۲)۔

۳: رکوع: یعنی جھکنا۔ اس کی حد یہ بتائی گئی ہے کہ اس قدر جھک جائے، جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے(۳)۔

۴: سجدہ: یعنی پیشانی کو زمین پر ٹیک دینا۔ ایک گھٹنا اور پاؤں کی ایک انگلی کا زمین پر ہونا ضروری ہے۔ روئی دار فرش یا تکیہ یا اسپرنگ والا گدا، جس پر پیشانی کو کہیں استقرار نہیں ہوتا، یعنی برابر دبتا چلا جا رہا ہو تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ پاؤں کے مقام سے سجدہ گاہ اگر ایک ہاتھ سے زیادہ اونچی ہو تو اس پر سجدہ درست نہیں(۴)۔

۱: وفی صغیری: فرائض منها ست ...... علی الوفاق بین ائمتنا ...... تکبیرة الافتتاح، وهی ان عدت مع الارکان فی جمیع الکتب، فانما ذلك لشدت اتصالها بها، لا لانها رکن، بل هی شرط باجماع ائمتنا الخ (ص: ۱٤۰، فی المطبع المجتائی الواقع فی بلدة دهلی)

۲: وفی الدر المختار: فصل: (و فرض القرأة آیة علی مذهب) ...... الا اذا کان کلمة فالاصح، عدم الصحة الخ ...... (قوله فالاصح عدم الصحة) کذا فی المنیة وهو شامل لمثل۔ مدهامتان۔ ص، و۔ ق۔ ون۔ الخ (۱/۵۳۷) وایضًا فیه: (ومنها القرأة) ...... (قوله ومنها قرأة) ای قرأة آیة من القرآن، وهی فرض عملی فی جمیع رکعات النفل والوتر، وفی رکعتین من الفرض الخ (۱/٤٤٦)

۳: وفی الدر المختار: (ومنها الرکوع) بحیث لو مد یدیه نال رکبتیه الخ (۱/٤٤۷)

٤: وفی حاشیة الطحطاوی: (ویفترض السجود) ...... انما تتحقق بوضع الجبهة ...... (وشیء من =

۵: قعدۂ اخیرہ: یعنی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنا۔ اتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات پڑھی جاسکے(۱)۔

۶: خروج بصنعہ: یعنی نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کے ارکان کی ادائیگی کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا، جو نماز کے منافی ہو۔ مثلاً: السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا، یا بات چیت کرنا، یا اٹھ کر چلے جانا اور قبلہ سے پھر جانا وغیرہ(۲)۔

نوٹ: نماز میں اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز باطل ہوتی ہے۔ وہ نماز دوبارہ پڑھی جائیگی، سجدہ سہو کرنے سے تلافی نہیں ہوتی(۳)۔

نماز کے واجبات

۱: تکبیر تحریمہ خاص اللہ اکبر کے ساتھ کہنا۔

=اطراف اصابع احدی القدمین) یصدق ذلك باصبع واحدة ...... ویکفی وضع اصبع واحدة الخ، وفی مراقی الفلاح: ومن شروط صحة السجود کونه(علی ما) ای شیء(یجد) الساجد(حجمه) بحیث لو بالغ لا تتسفل رأسه ابلغ مما کان حال الوضع فلا یصح السجود علی الفطن(الی ان قال)(عدم ارتفاع محل السجود عن موضع القدمین باکثر من نصف ذراع) ...... (وان زاد علی نصف ذراع لم یجز السجود) الخ (ص:۱۲٦)

۱: وفی مراقی الفلاح: (و) یفترض (القعود الاخیر) ...... (قدر) قراءة (التشهد) فی الاصح الخ (مراقی الفلاح:۱۲۸)

۲: وفی الدر المختار: (ومنها الخروج بصنعه) (قوله و منها الخروج بصنعه الخ) ای بصنع المصلی ای فعله الاختیار، بأی وجه کان من قول او فعل ینافی الصلاة بعد تمامها ...... او یضحك قهقهة، او یحدث عمدًا، او یتکلم، او یذهب او یسلم الخ (۱/٤٤۸۔٤٤۹)

۳: وفی الهندیة: وفی الولوالجیة، الاصل فی هذا، ان المتروك ثلاثة انواع، فرض و سنة وواجب، ففی الاول ان امکنه التدارك بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته الخ (۱/۱۲٦)

۲: تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر تک کھڑا رہنا، جس میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھی جاسکے۔

۳: فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا۔

۴: سورۃ فاتحہ کے بعد فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں کوئی سورۃ پڑھنا، جس کی مقدار کم از کم تین چھوٹی آیات کے برابر ہو، یا ایک لمبی آیت ہو، خواہ وہ کسی سورۃ کا جزو ہو۔

۵: ترتیب میں پہلے سورۃ فاتحہ پڑھنا، اس کے بعد کوئی سورۃ ملانا۔

۶: قومہ کرنا، یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا، اس طور پر کہ تمام اعضاء کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آجائیں۔

۷: سجدہ میں دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔

۸: رکوع اور سجدہ میں ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ یا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی مقدار ٹھہرنا۔

۹: جلسہ کرنا۔ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں کم از کم ایک تسبیح کی مقدار بیٹھنا۔

۱۰: قعدۂ اولیٰ کرنا، یعنی چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت پر التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

۱۱: قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں ایک مرتبہ التحیات پڑھنا۔

۱۲: تشہد کے بعد بلا تاخیر تیسری رکعت کے لیے اٹھ جانا۔

۱۳: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا۔

۱۴: امام کے لیے جہری نماز کی دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے پڑھنا، اور سری نماز میں آہستہ آواز سے پڑھنا۔ اسی طرح دن کی نفل نمازوں میں بھی آہستہ قرأت کرنا۔

۱۵: نماز میں السلام علیکم کہہ کر ختم کرنا۔

۱۶: عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں کہنا۔(۱)

مسئلہ: نماز کے واجبات میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کرلے یا کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کردے تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

نماز کی سنتیں

۱: تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہونا اور سر کو نہ جھکانا۔

۲: تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک یا کندھوں تک اٹھانا۔

۳: تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا۔

۴: ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو بہت کشادہ کرنا نہ بہت ملانا، بلکہ اپنے حال پر کھلی ہوئی رکھنا۔

۵: تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کو بغیر نیچے لٹکائے، مرد کا ناف کے نیچے اور عورت کا سینہ پر باندھنا۔

۱: وفی مراقی الفلاح: (فصل فی) بیان واجبات الصلاۃ) ...... (قراءۃ الفاتحۃ) (ضم سورۃ) ...... (او ثلاث آیات) (و) یجب الضم (فی جمیع رکعات الوتر) (و) (النفل) (و) یجب(تعین القراءۃ الواجبۃ(فی الاولیین) (و) یجب تقدیم الفاتحۃ(علی) قراءۃ (السورۃ) (و) یجب مراعات الترتیب فیما بین السجدتین وھو (الاتیان بالسجدۃ الثانیۃ فی کل رکعۃ) قبل الانتقال لغیرھا، (و) یجب(الاطمئنان) وھو التعدیل(فی الارکان) بتسکین الجوارح فی الرکوع والسجود حتی تطمئن مفاصلہ فی الصحیح ...... وجوب الاطمئنان ایضًا فی القومۃ والجلسۃ والرفع من الرکوع ...... (و) یجب (القعود الاول) ...... (و) یجب (قراءۃ التشھد فیہ) (فی الصحیح) (و) یجب (قراءتہ) فی الجلوس الاخیر، (و) یجب(القیام الی) الرکعۃ(الثالثۃ من غیر تراخ بعد) (و) یجب(لفظ السلام) مرتین(و) یجب قراءۃ (قنوت الوتر) (و) یجب تکبیرات العیدین (مراقی الفلاح:۱۳۴۔۱۳۷)

۶: ہاتھ باندھنے میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھنا، اس طور پر کہ داہنے انگوٹے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑا جائے اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھادی جائیں۔ یہ کیفیت صرف مردوں کے لئے ہے۔

۷: ہاتھ باندھنے کے بعد فوراً سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا۔

۸: قرأت سے پہلے پہلی رکعت میں اَعُوذُبِاللّٰہِ پڑھنا۔

۹: ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

۱۰: سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔

۱۱: امام کے لیے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔

۱۲: مقتدی کے لیے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا، اور منفرد کے لیے دونوں کہنا۔

۱۳: امام کے لیے تکبیرات انتقالیہ بلند آواز سے کہنا۔

۱۴: قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فصل کرنا۔

۱۵: فجر اور ظہر میں طوال مفصل، اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصل، اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا، بشرطیکہ مسافر نہ ہو۔ اور مسافر ہو تو اس کو اختیار ہے، جو سورۃ چاہے پڑھے۔

۱۶: فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی بنسبت ڈیوڑھی قرأت کرنا۔

۱۷: رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۱۸: رکوع میں گھٹنوں کا ہاتھ سے پکڑنا، اور عورتوں کے لیے صرف ہاتھ رکھ لینا۔

۱۹: رکوع میں مردوں کے لیے ہاتھ کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کر کے رکھنا، اور عورتوں کو ملا کر رکھنا۔

۲۰: رکوع میں پنڈلیوں کا سیدھا رکھنا۔

۲۱: رکوع میں مردوں کا اس طرح جھکنا کہ پیٹھ اور سرین سب برابر ہو جائیں، اور عورتوں کا صرف اتنا جھکنا کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۲۲: رکوع میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا۔

۲۳: مردوں کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا، اور عورتوں کے لیے ملائے رکھنا۔

۲۴: سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا اور پہلے گھٹنوں کو پھر ہاتھوں کو پھر ناک پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا، اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا۔

۲۵: سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔

۲۶: سجدے کی حالت میں پیٹ کو زانو سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ اور زمین سے اٹھا ہوا رکھنا، اور عورتوں کے لیے ملا کر اور زمین پر بچھا کر رکھنا۔

۲۷: سجدے میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا ہوا رکھنا اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

۲۸: سجدے میں دونوں زانوؤں کو ملا ہوا رکھنا۔

۲۹: سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔

۳۰: تکبیر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھنا۔

۳۱: دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پاؤں انگلیوں کے بَل کھڑا ہو اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اسی پر بیٹھ جائیں اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں۔ یہ کیفیت مردوں کے لیے ہے۔ اور عورتوں کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں داہنی جانب نکال لیں اور سرین زمین پر رکھ کر بیٹھیں۔

۳۲: التحیات میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھوٹی اور اس کے پاس کی انگلی بند کر لیں اور شہادت کی انگلی لَا اِلٰـہَ کہتے وقت اٹھائیں اور اِلَّا اللہ کہتے وقت رکھ دیں اور حلقہ کی اس ہیئت کو اخیر تک باقی رکھیں۔

۳۳: درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ کا پڑھنا۔

۳۴: دونوں سلام میں امام کے لیے مقتدیوں اور حفاظت کرنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتبین

وغیرہ اور نیک جنات کی نیت کرنا، اور مقتدیوں کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی، فرشتوں کی، اور امام اگر اس کے داہنے طرف ہے تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور بالکل سامنے ہے تو دونوں سلام میں امام کی نیت کرنا۔

۳۵: امام کو سلام بلند آواز سے کہنا۔

۳۶: دوسرے سلام میں بنسبت پہلے سلام کے آواز پست کرنا۔

۳۷: مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا، اور مسبوق کو امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد اٹھنا[1]۔

مسئلہ: اگر کوئی سنت چھوٹ جائے تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا ہے، البتہ نماز مکروہ ہوتی ہے[2]۔

نماز کے آداب و مستحبات

۱: تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر سے نکال لینا (بشرطیکہ سردی وغیرہ کا کوئی عذر نہ ہو) اور عورتوں کو چھپائے رکھنا۔

۲: قیام کی حالت میں اپنی نظر سجدے کے مقام پر رکھنا اور رکوع کی حالت میں قدم کی پشت پر اور

۱: وفی الهندية: (الفصل الثالث فی سنن الصلاة الخ) (وسننها) رفع اليدين للتحريمة، و نشر اصابعه، وجهر الامام بالتكبير والثناء، والتعوذ، والتسمية، والتأمين، سرًا، ووضع يمينه على يساره تحت سرّته، و تكبير الركوع، وتسبيحه ثلاثا، ووضع يديه و ركبتيه، وافتراش رجله اليسرى، ونصب اليمنىٰ، والقومة، والجلسة ...... وكذا الطمأنينة فيهما، قدر تسبيحة ...... والصلاة على النبی صلى الله عليه و سلم، والدعاء۔(۱/۷۲)

۲: وفی حاشية الطحطاوی: (فصل فی المكروهات) ...... وحاصله ان الفعل ان تضمن ترك سنة فمكروه تنزيها الخ (ص:۱۸۹)

سجدے کی حالت میں اپنی ناک کی طرف اور قعدہ کی حالت میں زانو پر اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔

۳: نماز میں حتی الامکان کھانسی کو روکنا۔

۴: جمائی کے وقت منہ کو بند کر لینا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قیام کی حالت میں اگر جمائی آئے تو اپنے داہنے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے، اور بقیہ حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت رکھ کر اپنے منہ کو بند کرے۔

۵: قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والا تشہد بلا کمی و زیادتی کئے ہوئے پڑھے[1]۔

۶: قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا، جس کو ہم الھم انا نستعینک و نستغفرک سے شروع کرتے ہیں۔ اس دعا کے بعد ذیل کی دعائے قنوت بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

الھم اھدنا فیمن ھدیت و عافنا فیمن عافیت و تولنا فیمن تولیت و بارك لنا فیما اعطیت و قنا شر ما قضیت انك تقضی و لا یقضی علیك وانه لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا و تعالیت نستغفرك و نتوب الیك و صلی الله علی النبی الکریم۔ الھم اغفر لنا و للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الھم الف بین قلوبھم و اصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوك و عدوھم الھم العن الکفرة الذین یصدون عن سبیلك ویکذبون رسلك و یقاتلون اولیائك الھم شتت شملھم۔ الھم

۱: وفی الدر المختار: (ولھا آداب) ...... نظره الی موضع سجوده حال قیامه، والی ظھر قدمیه حال رکوعه، والی ارنبة انفه حال سجوده، والی حجره حال قعوده، والی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولیٰ والثانیة) ...... (وامساك فمه عند التثاؤب) ...... (فان لم یقدر غطاه بظھر (یده) الیسریٰ، وقیل بالیمنی لو قائما والا فیسراه (او کمه) لان التغطیة بلا ضرورة مکروھة، (واخراج کفیه من کمیه عند التکبیر) للرجل الا لضرورة کبرد (ورفع السعال ما استطع) (۱/۴۷۷۔۴۷۸)

مزق جمعهم. الهم دمر ديارهم. وخرب بنيانهم و انزل بهم باسك الذى لا ترده عن القوم المجرمين[1]۔

سجدۂ سہو کے اصول

اوپر نماز کے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات ذکر کیے گئے ہیں۔ اب ہم اجمالی طور پر سجدۂ سہو کے واجب ہونے کے اصول ذکر کرتے ہیں تاکہ آگے چل کر آپ کو مسائل کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

۱: نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر ترک کردے۔

۲: کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کردے۔

۳: کسی واجب کی تأخیر ایک رکن کی مقدار کردے۔

۴: کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کرے۔

۵: کسی واجب کو متغیر کردے، جیسے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کردے۔

۶: نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کردے۔

۷: کسی فرض کو اس کے محل سے مقدم کردے۔

۸: کسی فرض کو مکرر یعنی دو مرتبہ بھولے سے ادا کرے[2]۔

۱: وفى حلبى: (والوتر ثلث) ...... والقنوت قيل ليس فيه دعاء موقت ...... والصحيح ان ذلك اى عدم التوقيت، انما هو فيما عدا المأثور، ...... واحسنها، الهم انا نستعينك الخ ...... والاولىٰ ان يضم اليه ...... الهم اهدنى فيمن هديت الخ (ص: ۴۱۷)

۲: وفى الهندية: (الباب الثانى عشر فى سجود السهو) ...... ولا يجب السجود الا بترك واجب، او تأخيره، او تأخير ركن او تقديمه او تكراره، او تغيير واجب، بان يجهر فيما يخافت الخ (۱۲۶/۱)

احادیث مبارکہ سے سجدۂ سہو کا ثبوت

عبادات کے اندر اصل یہ ہے کہ اسے کمال کی صفت کے ساتھ ادا کیا جائے اور صفتِ کمال کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔ پس جس وقت بشریت کے تقاضے کے مطابق نماز میں کوئی کمی یا زیادتی ہوجائے اور اس کی وجہ سے نماز کے اجر وثواب میں نقصان آجائے تو شریعت نے سجدۂ سہو کر کے اس نقصان کی تلافی کرنے اور اپنی نماز کو اعلیٰ صفت پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے سجدہ سہو کو واجب قرار دیا[1]۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھائیں تو آپ ﷺ سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔

حضرت ابن مسعود ﷺ سے ایک دوسری روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کو اپنی نماز میں شک ہوجائے، پس اسے یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار، تو وہ صواب کو سوچے اور اس پر بنا کرے اور دو سجدے سلام کے بعد کرے''۔

اسی طرح حضرت عمران بن حصین، مغیرہ بن شعبہ، سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ ﷺ سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے سجدے سلام کے بعد کئے[2]۔

۱: وفی المبسوط: باب سجود السهو الخ ...... ووجهه انه جبر لنقصان العبادة فكان واجب ...... وهذا لان اداء العبادة بصفة الكمال واجب، وصفة الكمال لا تحصل الا بجبر النقصان (۱/۲۸۲)

۲: وفی البدائع: فصل: وعن ثوبان رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه و اله و سلم انه قال "لكل سهو سجدتان بعد السلام" ...... وكذا روی عن ابن مسعود، و عائشة و ابوهريرة، رضی الله عنهم۔

وروينا عن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه و اله و سلم انه قال: من شك فی صلاته فلم يدر اثلاثا صلی ام اربعا، فليتحير، اقرب ذلك الی الصواب و ليبن عليه، ويسجد سجدتين بعد السلام۔=

سجدۂ سہو کا طریقہ

سجدۂ سہو کسی نقصان کی وجہ سے ہوا ہو یا کسی زیادتی کی وجہ سے، اس کے ادا کرنے کا طریقہ احناف کے یہاں یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد پہلے داہنی طرف سلام پھیرے، اس کے بعد دو سجدے کرے، پھر تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر نماز سے نکلنے کے لیے سلام پھیرے[1]۔

=وعن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه، ان النبی صلی الله علیه و سلم، صلی الظهر خمسا، فسجد سجدتی السهو بعد السلام (۱/۲۵۷)

۱: وفی الهندیة: (الباب الثانی عشر فی سجود السهو) ...... و کیفیته ان یکبر بعد سلامه الاول و یخیر ساجدا و یسبح فی سجوده ثم یفعل ثانیا کذلك ثم یشهد ثانیا ثم یسلم کذا فی المحیط و یأتی بالصلاة علی النبی،صلی الله علیه و سلم والدعاء فی قعدة السهو هو الصحیح الخ (۱/۱۲۵)

''قرأت میں سہو''

فرض کی رکعتوں میں سورۃ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لینا

مسئلہ :اگرکسی نے فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں بھول کر دومرتبہ الحمد شریف پڑھ لی، یا اکثر حصہ دوبارہ لوٹایا، تو ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا البتہ تیسری اور چوتھی رکعت میں دومرتبہ پڑھ لینے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا(۱)۔

نوافل میں سورۃ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لینا

مسئلہ :نوافل کی کسی بھی رکعت میں سورۃ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لینے سے سجدہ سہو واجب ہوگا(۲)۔

سورۃ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور کچھ حصہ رہ گیا

مسئلہ :اگرکسی نے سورۃ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا بھول گیا، یا تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ رہ گیا، تو راجح قول کے مطابق دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا(۳)۔

سورۃ فاتحہ کے بجائے سورۃ شروع کردی

مسئلہ : اگرکسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی، اور بھول کر سورۃ شروع

---

۱ : وفی الهندیه : الباب الثانی عشر فی سجود السهو) ولو کررها فی الاولیین، یجب علیه سجود السهو، بخلاف ما لو ...... کررها فی الاخریین ۔کذا فی التبیین(۱۲۶/۱)

۲ : وفی الهندیه : ولا یجب السجود الا بترك واجب ...... او تکراره ...... (وفیه) وحکم السهو فی الفرض والنفل سواء (الهندیة :۱۲۶/۱،رشیدیة)

۳ : وفی حاشیة الطحطاوی : (فصل فی واجبات الصلاة)......قراء ة الفاتحة قالوا بترك اکثرها یسجد للسهو،لا ان ترك اقلها......لکن فی المحتبیٰ یسجد بترك آیة منها وهو اولیٰ قال فی الدر وعلیه فکل آیة واجب۔(ص: ۱۳۵،قدیمی کتب خانه)

کردی، پھر یاد آیا، تو سورۃ چھوڑ کر پہلے سورۃ فاتحہ پڑھے، پھر اس کے بعد سورۃ ملائے، اور آخر میں سجدہ سہو کرے (۱)۔

سورۃ فاتحہ کے بجائے مکمل سورۃ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

مسئلہ: اگر سورۃ فاتحہ چھوڑ کر مکمل سورۃ پڑھ لی، یا رکوع میں چلا گیا، یا رکوع سے بھی اٹھ گیا، ان سب سورتوں میں لوٹ کر سورۃ فاتحہ پڑھکر سورۃ ملایئے، اور پھر ترتیب کے مطابق بقیہ نماز پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے (۲)۔

سورۃ فاتحہ کے بعد جس سورۃ کا ارادہ کیا اس کے علاوہ پڑھ لی

مسئلہ: کسی نے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک سورۃ پڑھنے کا ارادہ کیا، لیکن غلطی سے دوسری سورۃ پڑھ ڈالی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۳)۔

سورۃ فاتحہ سے پہلے یا بعد التحیات پڑھ لی

مسئلہ: اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ ڈالی، اس پر سجدہ سہو کرنا واجب

۱: ومن سها عن فاتحة الكتاب في الاولىٰ أو في الثانية، وقدتذكر بعد ما قراء بعض السورة، يعود فيقرأ بالفاتحة ثم باسورة، قال الفقيه ابو الليث يلزمه سجود السهو، وان كان قرأحرفامن السورة ......الخ (هندية، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ۱۲۶/۱، مكتبه رشيدية) ومثله في الخانية(۱۲۱/۱)

۲: ومن سها عن فاتحة الكتاب(الى ان قال) و كذالك اذا تذكربعد الفراغ من السورة او في الركوع او بعد ما رفع رأسه، من الركوع، فانه يأتي بالفاتحة ثم بعد السورة ثم يسجد للسهو الخ۔(۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر في السجود السهو، رشيديه) (ومثله في حاشية الطحطاوي:ص: ۲۵۰، باب سجود السهو، قديمي كتب خانه)

۳: وفي الهندية:اذا اراد ان يقرأ في صلاة فأخطأ، فقرأ سورة أخرى لا سهو عليه۔(۱۲۷/۱، الباب الثاني عشر في السجود السهو، رشيدية)وهكذا في (الهندية:۱۲۴/۱، رشيدية)

ہے، البتہ اگر سورۃ فاتحہ سے پہلے التحیات پڑھی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۱)۔

کسی آیت کو بار بار پڑھا

مسئلہ : اگر امام نے کسی آیت کی تکرار کی، جس میں ایک رکن کی مقدار (یعنی تین دفعہ " **سبحان ربی العظیم** " کہنے کے برابر) تاخیر ہوگئی تو سجدہ سہو واجب نہیں (۲)۔

مقتدی کا امام کو بار بار لقمہ دینا

مسئلہ : اگر مقتدی نے امام کو بار بار لقمہ دیا، جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی، تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہے اور نہ لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوگی (۳)۔

سورۃ فاتحہ یا سورۃ میں سے صرف ایک پڑھی

مسئلہ : اگر کسی نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھی یا صرف کوئی سورت پڑھی، اور رکوع میں چلا گیا، تو ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا (۴)۔

۱: وفی الهندية:ولو تشهد فی قيامه،قبل قرأة الفاتحة،فلا سهو عليه،وبعدها يلزمه سجود السهو وهو الاصح......(كذا فی التبيين:۱/۱۲۷) (الباب الثانی عشر فی السجود السهو) (ومثله فی حاشية الطحطاوی:ص:۲۵۱،باب سجود السهو)

۲: فتاوی دار العلوم ديوبند: الباب الحادی عشر فی سجود السهو: (٤/٢٥٥)

۳:(باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها) ...... (بخلاف فتحه علی امامه) فانه لا يفسد(مطلقا) لفاتح واحد بكل حال،(قوله بكل حال) ای سواه قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا ...... تكرر الفتح ام لا ، هو الاصح الخ (۱/٦٢٢)

٤: وفی الخانية:ومنها،اذا ترك الفاتحة فی الاولیين أو احداهما،أو ترك السورة فی الاولیين أو احداهما يلزمه السهو الخ (خانية علی هامش الهندية :۱/۱۲۱،مكتبه رشيدية)۔

صرف ثنا پڑھی اور بھولے سے رکوع میں چلا گیا

مسئلہ :اگر کسی نے ثنا پڑھی اور بھولے سے رکوع میں چلا گیا نہ تو سورۃ فاتحہ پڑھی نہ ہی کوئی سورۃ پڑھی، پھر یاد آیا کہ قرأت رہ گئی ہے، تو اسے چاہیے کہ رکوع سے لوٹ آئے اور قرأت کرے، پھر دوبارہ رکوع کرے، اور اخیر میں سجدہ سہو کرے(۱)۔

تین آیتوں کے بعد غلط پڑھنا

مسئلہ :اگر امام نے سورۃ فاتحہ کے بعد تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھ لی، اس کے بعد کہیں غلط پڑھ دیا، پس اگر وہ غلطی ایسی فحش ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، تو ایسی صورت میں لقمہ دینا ضروری ہے ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آتا، جب بھی لقمہ دینا جائز ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا(۲)۔

۱: وفی الهندية:ومن سها عن فاتحة الكتاب فی الاولیٰ أو فی الثانيه وتذكر بعد ما قرأ بعض السورة ،يعود،فيقرأ بالفاتحة ثم بالسورة قال الفقيه ابو الليث: يلزمه سجود السهو ،وان كان قرأ حرفا من السورة ،وكذالك اذا تذكر بعد الفراغ من السورة أو فی الركوع أو بعد ما رفع رأسه من الركوع فانه يأتی بالفاتحة ثم يعيد السورة ثم يسجد للسهو، وفی الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة ،رفع رأسه وقرأ السورة و أعاد الركوع و عليه السهو، وهو الصحيح كذا فی التاتارخانية:۱/۱۲٦،مكتبة رشيدية)ومثله فی حاشية الطحطاوی: ۲۵۰، قديمی كتب خانه)

۲:وفی حاشية الطحطاوی:......(وفتحه علی امامه جائز)......وقال علیؓ: اذا استطعمك الامام فاطعمه أی اذا استفتحك الامام فأفتح عليه......بل ينتقل الی آية اخریٰ ،او يركع ،ان قرأ القدر المستحب......هو الظاهر(لاصلاح صلاتهما)لأنه لو لم يفتح ربما يجری علی لسانه ما يكون مفسدًا فيكون فيه اصلاح صلاة الامام،وباصلاحها تصلح صلاة المقتدی (طحطاوی:۱۸۳،قديمی كتب خانه) ومثله فی حلبی كبير: ۴۴۰،سهيل اكيڈمی،لاهور،پاكستان)

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

مسئلہ :اگر کسی نے سورت فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں، اور بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا، اور اگر قصدًا رکوع میں چلا جائے تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے(۱)۔

فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ بھی پڑھ لی

مسئلہ :اگر فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ بھولے سے یا قصدًا پڑھ لی، تو سجدہ سہو واجب نہیں (۲)۔

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد نہیں پڑھی

مسئلہ :اگر فرض نماز کی خالی رکعتوں میں، یعنی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی ،تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۳)۔

۱: وفی الهندية: ولو قرأ الفاتحة و آيتين فخر راكعا ساهيًا ...... وعليه سجود السهو كذا فی الظهيرية (الهندية: ١/١٢٦، الباب الثانی عشر فی سجود السهو)

وفی الهندية: وظاهر كلام الجم الغفيرأنه لا يجب السجود فی العمد،وانما تجب الاعادة جبرًا لنقصانه كذا فی البحر الرائق: ١/١٢٦،مكتبه رشيديه)

۲: وفی الهندية: ولو قرأ فی الاخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو وهو الاصح(الهندية: ١/١٢٦، الباب الثانی عشر فی سجود السهو)ومثله فی حلبی كبير: ٤٦٠،سهيل اكيڈمی،لاهور پاكستان)

۳: وفی حلبی كبير:اذا قرأ فی الاولين فهو،(فی الاخرين فخير ان شاء قرأ وان شاء سبح)..........فان القرأة افضل بلاشك الخ -حلبی كبير ،صفحه ٢٧٧-٢٧٨، ومثله فی الخانية علی هامش الهندية: ١/١٢٣، مكتبه رشيدية)

نوٹ: البتہ سورۃ فاتحہ پڑھنا افضل ہے۔(از مرتب)

امام نے جہری نماز میں آہستہ،اور آہستہ والی میں زور سے پڑھ دیا

مسئلہ :اگر امام نے جہری نماز (جن نمازوں میں امام بلند آواز سے پڑھتا ہے، جیسے، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز، اس کو جہری نماز کہتے ہیں) میں بھول کر آہستہ قرأت کی اور سری نماز (یعنی جن نمازوں میں امام آہستہ پڑھتا ہے، جیسے ظہر اور عصر کی نماز میں ان کو سری نماز کہتے ہیں) میں بلند آواز کے ساتھ قرأت کی، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

جبکہ اس طرح چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھی اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کا صرف ایک دو کلمہ پڑھا، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۱)۔

منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا

مسئلہ :منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والا) اگر جہری نماز میں آہستہ سے اور آہستہ والی میں بلند آواز سے قرأت کردے، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۲)۔

۱: وفی حلبی کبیر:(ولو جهر)الامام (فیما یخافت او خافت فیما یجهر قدر ما تجوز به الصلاة یجب)سجود السهو علیه (وهو)ای التقدیر بمقدار ما تجوز به الصلاة هو (الاصح و الا) ای وان لم یکن ذلك مقدار ما تجوز به الصلاة (فلا)ای فلا یجب علیه سجود السهو،الخ۔(ص:٤٥٧، سهیل اکیڈمی)ومثله فی الطحطاوی(ص:٢٥١،قدیمی کتب خانه)

۲: وفی الدر المختار: والحاصل ان الجهر فی الجهریة لا یجب علی المنفرد اتفاقًا ،وانما الخلاف فی وجوب الاخفاء علیه فی السریة ،وظاهر الروایة عدم الوجوب کما صرح بذلك فی التتارخانیة عن المحیط، وکذلك فی الذخیرة ،وشروح الهدایة کالنهایة و الکفایة والعنایة ومعراج الدرایة ....فعلی ظاهر الروایة لا سهو علی المنفرد ،اذا جهر فیما یخافت فیه وانما هو علی الامام فقط:۱/۸۱ ,مکتبة رشیدیة) (ومثله فی الکفایة شرح الهدایة :۱/٤٤٢,مکتبة رشیدیة)

سورۃ فاتحہ پڑھ کر دیر تک خاموش رہا

مسئلہ :کسی نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور چپ ہوگیا، اور ایک لمبی آیت، یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر خاموش کھڑا رہا، اس کے بعد سورۃ ملائی، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے(۱)۔

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھ لی

مسئلہ : اگر کسی نے دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ دوبارہ پڑھ لی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں(۲)۔

جہری نماز میں آہستہ تین آیتیں پڑھ لیں، پھر یاد آیا

مسئلہ :اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کر دیا، اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد، اسے یاد آیا، یا کسی نے لقمہ دیا، تو اس کو سورۃ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے، اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے(۳)۔

سری نماز میں بلند آواز سے تین آیتیں پڑھ لیں پھر یاد آیا

مسئلہ :اگر امام نے سری نماز میں یعنی ظہر یا عصر کی نماز میں چھوٹی تین آیتیں بلند آواز سے پڑھ

۱: وفی در المختار:الاصل فی التفکر انه ان منعه عن اداء رکن کقرأة آية او ثلاث او رکوع او سجود او عن اداء واجب کالقعود يلزمه السهو الخ (۱/ ۹۳، مکتبه رشيدية) ومثله فی الطحطاوی:۲۵۷، قديمی کتب خانه)

۲: وفی خلاصة الفتاوی: اذا قرأ سورة واحدة فی رکعتين ،اختلاف المشائخ رحمهم الله فيه،والاصح،انه لا يکره ،ولکن لا ينبغی ان يفعل، ولو فعل لا بأس به۔(۱/۹۶، الفصل الحادی عشرفی القرأة) ومثله فی در المختار۔(۱/۵٤٦، ايچ ايم سعيد کراچی)

۳: وفی الطحطاوی:(ويجب)......(سجدتان)......(لترك واجب)......(الی ان قال)ولو خافت باکثرها فيما يجهر......قال شمس الأئمة قياس مسائل الجامع انه يؤمر بالاعادة الخ ۔(۲۵۰-۲۵۱) ومثله فی حلبی کبير:٤٧٤-٤٧٥، سهيل اکيڈمی،لاهورپاکستان)

دیں، اس کے بعد یاد آیا، کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے، تو جس قدر پڑھ چکا ہے، اس کے بعد سے آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آہستہ آواز سے دہرانے کی ضرورت نہیں (۱)۔

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

مسئلہ: فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے بلند آواز سے قرأت کی، تو اگرچہ فرض کی خالی رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے، لیکن قرأت کرنے کی صورت میں چونکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے، اس لئے سجدہ سہو واجب ہوگا (۲)۔

درمیان سے ایک دو آیتیں چھوٹ گئیں

مسئلہ: اگر قرأت کرتے ہوئے درمیان سے ایک یا دو آیتیں یا آیت کا کچھ حصہ چھوٹ گیا، تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے (۳)۔

تین آیتوں کے بعد امام بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا

مسئلہ: اگر ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے بعد امام بھول گیا، اور رکوع میں چلا گیا تو نماز بلا کراہت درست ہے، اس پر سجدہ سہو، واجب نہیں ہے، اور اگر ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا

۱: وفی طحطاوی: (ویجب)......(سجدتان)......(لترک واجب)......قال شمس الائمة لا خلاف انه لو جهر باکثر الفاتحة فیما یخافت ثم ذکر یتمها سرًا الخ (۲۵۱-۲۵۰، قدیمی کتب خانه)

۲: وفی البحر الرائق: فالحاصل ان الاخفاء فی صلاة المخافتة واجب، علی المصلی، اماما کان او منفردا، وهی صلاة الظهر والعصر، والرکعة الثالثة من المغرب و الأخریان من صلاة العشاء ...... وهو واجب علی الامام اتفاقا الخ ج۱ صفحه ۵۲۷ (المکتبة الرشیدیة) ومثله فی مراقی الفلاح مع حاشیة طحطاوی: ۱۳۸، قدیمی کتب خانه)

۳: وفی الهندیة: (ومنها ذکر آیة مکان آیة) لو ذکر آیة مکان آیة، ان وقف وقف تامًا، ثم ابتدأ بآیة اخری او ببعض آیة لا تفسد کما لو قرأ والعصر ان الانسان ثم قال ان الابرار لفی نعیم الخ (۸۰/۱) ومثله فی الخانیة: ۱/ ۱۵۳، مکتبه رشیدیة)

رہا،اس کے بعد رکوع میں گیا،تو سجدہ سہو واجب ہوگا(۱)۔

سورۃ شروع کرتے ہی بھول گیا اور دیر تک سوچتا رہا

مسئلہ :اگر امام نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی،اس کے بعد سورۃ شروع کی،تو بھول گیا،اور تین تسبیح کی مقدار کھڑا سوچتا رہا،پھر اس کے بعد دوسری سورۃ،پڑھ کر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہے،اور تین تسبیح سے کم مقدار خاموش رہا،تو سجدہ سہو واجب نہیں (۲)۔

خلاف ترتیب سورۃ پڑھ دی

مسئلہ :کسی نے دوسری رکعت میں خلاف ترتیب،پہلے کی سورۃ پڑھ دی،مثلاً پہلی رکعت میں "قل یا ایھا الکافرون" پڑھی اور دوسری رکعت میں "الم تر کیف" پڑھی،پس اگر بھول کر ایسا کیا ہے،تو نماز بلا کراہت درست ہے،اور اگر قصداً خلاف ترتیب پڑھا،تو نماز مکروہ ہوئی،اور ان دونوں صورتوں میں سے کسی میں بھی سجدہ سہو واجب نہیں (۳)۔

۱: وفی رد المحتار: وان قرأ ثلاث آیات قصارًا او کانت الآیة او الآیتان تعدل ثلاث آیات قصار، خرج عن حد الکراھة المذکورة،الخ (۱/۴۵۸،ایچ ایم سعید کمپنی)

وفی الطحطاوی ...... (وجب علیه سجود السهو)اذ اشغله التفکر أداء عن واجب بقدر رکن (الی ان قال)ان یعتبر الرکن مع سنته وهو مقدر بثلاث تسبیحات الخ (ص:۲۵۸، قدیمی کتب خانه)

۲: وفی رد المحتار :والحاصل انه اختلاف فی التفکر الموجب للسهو،فقیل ما لزمه منه تأخیر الواجب أو الرکن عن محله ،بان قطع الاشتغال بالرکن أو الواجب قدر اداء رکن وهو الاصح الخ(۲/۹۴،)(ومثله فی طحطاوی :۲۵۸، قدیمی کتب خانه)

۳: وفی در مختار : وفی القنیة قرأ فی الاولیٰ الکافرون وفی الثانیة ـالم تر أو تبت۔ثم ذکر یتم الخ (قوله ثم ذکر یتم)افاد ان التنکیس او الفصل بالقصیرة انما یکره اذا کان عن قصد،فلو سهوا فلا کما فی شرح المنیة (۱/۵۴۷، ایچ ایم سعید)

وفی الخانیة : واذا قرأ فی الرکعة الاولی سورة و قرأ فی الرکعة الثانیة قبلها فلا سهو علیه کذا فی المحیط:۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو)

خلاف ترتیب سورۃ شروع کی، پھر ترتیب سے پڑھی

مسئلہ :اگر کسی نے دوسری رکعت میں بھول کر خلاف ترتیب سورۃ شروع کی، اور سورۃ شروع کرتے ہی یاد آ گیا، پھر اس نے اسے چھوڑ کر دوسری سورۃ ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے پڑھی، تو اس کی نماز درست ہے، مگر مکروہ ہوئی، اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں البتہ اس کے لئے وہ سورۃ چھوڑ کر دوسری سورۃ شروع کرنا بہتر نہیں(۱)۔

آدھی سورۃ پڑھ کر بھول گیا، پھر شروع سے دوبارہ پڑھی

مسئلہ :امام نے پہلی رکعت میں کوئی سورۃ شروع کی اور آدھا حصہ پڑھ کر بھول گیا، پھر دوبارہ سے بارہ شروع سے لوٹا کر پوری سورۃ پڑھی، تو نماز ہوگئی، اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۲)۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

مسئلہ :اگر کسی نے فرض کی آخری دونوں رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا اور بالکل خاموش رہا، تو اس کی نماز درست ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں (۳)۔

۱:وفی رد المحتار :واذا انتفت الکراهة ،فاعراضه عن التی شرع فیها لا ینبغی ،وفی الخانیة ،افتتح سورة وقصده سورة اخریٰ فلما قرأ آیة او آیتین اراد ان یترك تلك السورة و یفتتح التی ارادهایکره (۱ /۵٤۷، ایچ ایم سعید)

وفی الخانیة : واذا قرأ فی الرکعة الاولیٰ سورة و قرأ فی الرکعة الثانیة قبلها فلا سهو علیه کذا فی المحیط:۱/۱۲٦،الباب الثانی عشر فی سجود السهو)

۲: وفی الهندیة : واذا کرر آیة واحدة مرارا ،فان کان فی التطوع الذی یصلی وحده ذلك غیر مکروه ،وان کان فی الصلاة المفروضة فهو مکروه فی حالة الاختیار ، واما فی حالة العذر والنسیان فلا بأس۔هکذا فی المحیط(۱ / ۱۰۷، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالا یکره)

۳: وفی الهندیة :ولو لم یقرأ شیأ من القرآن فی الشفع الثانی ولم یسبح ...... (الی ان قال)وروی ابو یوسف عن ابی حنیفة رحمهماالله ،انه لا حرج علیه فی العمد ولا سجود علیه فی السهو وعلیه=

نفل یا وتر کی آخری رکعت میں الحمد چھوڑ دی

مسئلہ : کسی نے نفل نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی یا وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ چھوڑ دی، تو سجدہ سہو واجب ہوگا(۱)۔

تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھنا

مسئلہ : اگر کسی نے جہری نماز میں تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھا، تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے، جس سے نماز میں فساد آتا ہے، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا(۲)۔

امام نے غیر نمازی کا لقمہ لے لیا

مسئلہ : امام قرأت کرتے ہوئے بھول گیا، اور کسی ایسے شخص نے جو امام کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے، لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لے لیا، تو اس میں تفصیل یہ ہے، اگر امام نے اس شخص کا لقمہ فوراً لے لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر کچھ توقف کے بعد لیا تو نماز درست ہے، اور سجدہ سہو واجب نہ ہوگا(۳)۔

=الاعتماد ـ(كذا فى فتاوى قاضى خان: ۱/ ۱۲٦، الباب الثانى عشر فى سجود السهو) (ومثله فى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۲۳، فصل فيما يوجب السهو وما لا يوجب السهو)

۱: وفى الهندية : (منها)قرأة الفاتحة والسورة (الى ان قال)وان تركها فى الاخريين لايجب ان كان فى الفرض ،وان كان فى النفل أو الوتر وجب عليه ،كذا فى البحر الرائق :۱/ ۱۲٦، الباب الثانى عشر فى سجود السهو) (ومثله فى البحر الرائق :۲/ ۱٦۷، المكتبة الرشيدية)

۲: وفى الهندية :لو قرأ القرأن فى الصلاة بالالحان، ان غير الكلمة ،تفسد، وان كان ذلك فى حروف المدّ واللين،لاتفسد ،الا اذا فحش الخ،(۱/ ۸۲، الفصل الخامس فى زلة القارى، مكتبه رشيدية) (ومثله فى الخانية على هامش الهندية :۱/ ۱۵٦، مكتبة رشيدية)

۳: وفى رد المحتار :(قوله وفتحه على غير امامه)(الى ان قال)قلت والذى ينبغى ان يقال :ان حصل =

قرأت کر کے کچھ سوچتا رہا

مسئلہ :اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن کی مقدار (یعنی جتنی دیر میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" پڑھا جاسکے) کھڑا کچھ سوچتا رہا، تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے(۱)۔

قرأت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا

مسئلہ :اگر امام نے نماز میں قرأت کرتے ہوئے بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا، تو نماز فاسد ہوگئی، سجدہ سہو سے وہ نماز صحیح نہ ہوگی، اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے(۲)۔

نوٹ: مذکورہ مسئلہ میں علامہ شامیؒ نے تفصیل نقل کیا ہے کہ اگر ان آیتوں میں سے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا، جس میں قصص، اوامر اور نواہی کا ذکر ہو، تو نماز فاسد ہو جائے گی، البتہ اگر ان آیتوں میں سے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا، جن میں ذکر، اور اللہ تعالیٰ کی ثناء وغیرہ کا ذکر ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی بشرطیکہ بقدر تین چھوٹی آیتوں، یا ایک بڑی آیت کی قرأت ملائی ہو۔

=التذكر بسبب الفتح تفسد مطلقًا اى سواء شرع فى التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم، وان حصل تذكره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقًا الخ ۔(۱/۶۲۲، مکتبه ایچ ایم سعید کراچی)

۱: وفى طحطاوى:(وجب عليه سجود السهو)اذا شغله التفكر عن اداء واجب بقدر ركن (الى ان قال)ولم يبينوا قدر الركن وعلى قياس ما تقدم ان يعتبر الركن مع سنته وهو مقدر بثلاث تسبيحات (۲۵۸، مکتبه قديمى كتب خانه) (ومثله فى حلبى :۴۶۵، مکتبه سهيل اكيڈمى لاهور پاكستان)

۲: وفى الدر المختار: [فروع] قرأ بالفارسية أو التورة أو الانجيل، ان قصة تفسد، وان ذكرا لا، الخ (قوله ان قصة)(الى ان قال)والوجه اذا كان المقروء من مكان القصص والأمر، والنهى، ان تفسد بمجرد قرائته، لانه حينئذ متكلم بكلام غير قرآن، بخلاف ما اذا كان ذكرا أو تنزيها، فانها تفسد، اذا اقتصر على ذلك بسبب اخلاء الصلاة عن القرأة وتبعه فى البحر، وقواه فى النهر، فلذا جزم به الشارح (۱/۴۸۵، ايچ ايم سعيد كمپنى)

نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور دیر میں سجدہ تلاوت کیا

مسئلہ : اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدہ تلاوت نہیں کیا، پھر بعد میں کچھ دیر کے بعد یاد آیا اور یاد آتے ہی اس نے سجدہ تلاوت کرلیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا(۱)۔

شروع میں، اور سورۃ کے بعد، دومرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی

مسئلہ : کسی شخص نے شروع میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور پھر کوئی سورۃ بھی ملائی، اس کے بعد بھول کر دوبارہ سورۃ فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۲)۔

وتر یا تراویح میں امام نے آہستہ قرأت کی

مسئلہ : کسی امام نے اگر وتر یا تراویح کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کی، تو سجدہ سہو واجب ہوگا(۳)۔

رات کی نفل میں قصداً آہستہ قرأت کی

مسئلہ : کسی نے رات میں نفل نماز کی امامت کی اور قصداً آہستہ آواز سے قرأت کی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں، لیکن ایسا کرنا برا ہے، اور اگر بھول کر قرأت آہستہ آواز سے کی، تو سجدہ سہو واجب

۱: وفی الهندیة :وفی الولوالجیة المصلی اذاتلا آیة السجدة ونسی ان یسجد لہا ثم ذکرها و سجدها ، وجب علیه سجود السهو ، لانه تارك للوصل ،وهو واجب ، وقیل لا سهو علیه والاول اصح كذا فی التارخانیة۔(۱/۱۲۶۔۱۲۷،مكتبه رشیدیه)

۲: وفی رد المحتار: فلو قرأها فی ركعة من الاولیین ، مرتین وجب سجود السهو(الی ان قال) اما لو قرأها قبل السورة ، مرة وبعدها مرة ، فلا یجب كما فی الخانیة (۱/۴۶۰،ایچ ایم سعید كمپنی)(ومثله فی الفتاوی السراجیة :۸۷، زم زم للطباعة والنشر والتوزیع)

۳: وفی الهندیة : وفی الیتیمة اذا ترك الجهر فی الوتر ، وفی التراویح یلزمه السهو كذا فی التارخانیة (۱/۱۳۰،مكتبة رشیدیة)

ہوا(۱)۔

غیر نمازی کے کہنے پر امام نے آہستہ پڑھا

مسئلہ :امام نے عصر یا ظہر کی نماز میں بھول کر بلند آواز سے قرأت شروع کی،تو کسی غیر نمازی نے زور سے کہا، کہ آہستہ پڑھو،پس اس صورت میں کچھ توقف کے بعد آہستہ پڑھا،تو نماز درست ہے،اور اگر فوراً اس کے کہنے سے آہستہ پڑھنا شروع کیا،تو نماز صحیح نہ ہوگی ،اس کا اعادہ کرنا، ضروری ہے(۲)۔

نماز میں ''ہوں ہوں'' کہنا

مسئلہ :بعض جاہل پیروں کے جاہل مریدین کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز کی حالت ، میں کبھی قرأت سن کر اور کبھی سری نماز میں بھی خواہ مخواہ ''ہوں ہوں'' کر کے چیخ مارتے ہیں،پس اس طرح ''ہوں ہوں'' کرنا اور چیخ و پکار کرنا،اگر جنت و دوزخ کے ذکر سے نہیں ہے،تو نماز فاسد ہو جائے گی،سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا،ایسے جاہلوں کو سختی کے ساتھ روکنا چاہئے ،وہ اپنی نماز بھی فاسد کرتے ہیں اور دوسرے نمازیوں کی نماز میں بھی خلل ڈالتے ہیں(۲)۔

۱: وفی الخانية على هاش الهندية :ولو ام فی التطوع فی الليل فخافت متعمدا فقد اساء وان كان ساهيا فعليه السهو(۱/۱۲۳،مكتبة رشيدية)

۲: وفی رد مختار : قلت: والذی ينبغی ان يقال : ان حصل التذكر بسبب الفتح تفسد مطلقا ، ای سواء شرع فی التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم ،وان حصل التذكر من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا ، وكون الظاهر انه حصل بالفتح لا يؤثر ، بعد تحقق انه من نفسه، الخ۔ (۱/۶۲۲،ایچ ایم سعید کمپنی)

۳:وفی الخانية على هامش الهندية :فصل فيما يفسد الصلاة ...... ولو بكى فی صلاته فان سال دمعه من غير صوت لا تفسد صلاته ، وان ارتفع صوته ، فحصل به حروف ان كان من ذكر الجنة والنار لم تفسد صلاته ،وان كان من وجع او مصيبة ، تفسد صلاته ، وكذا لو قال أف أو تف أو=

نوٹ: البتہ اگر مذکورہ جیسی آوازیں مرض اور بیماری کی وجہ سے بے اختیار نکلتی ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی (از مرتب)۔

"والعصر" اور "لفی خسر" کی راء سننے میں نہیں آئی

مسئلہ :کسی امام نے جہری نماز میں سورۃ عصر پڑھی اور اس طرح پڑھی، کہ والعصر کے اوپر وقف کیا، اور سننے والے نے والعص سنا، اسی طرح لفی خسر پر وقف کیا، تو لفی خس سنا، تو ایسی صورت میں سننے والے کا اعتبار نہیں بلکہ پڑھنے والے کا اعتبار ہے، اگر اس نے صحیح قرأت کی تو نماز درست ہے [۲]۔

ایک سورۃ پڑھتے ہوئے بھول گیا، اور دوسری سورۃ میں چلا گیا

مسئلہ :امام نے سورۃ والعصر پڑھی اور "اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ" پڑھکر وَالتِّیْنِ میں پہنچ گیا، یعنی "اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْن" پڑھنے لگا، اور آخر تک پڑھ ڈالا، تو نماز ہوگئی، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے [۳]۔

=أنّ فی صلاته ، فقال آه أو أوه ، تفسد صلاته ، ان كان من وجع او مصيبة ،وان كان به مرض لا يمكنه الامتناع عنه، عن محمد رحمه الله تعالىٰ انه قال لا تفسد صلاته ، لانه ما لا يمكنه الامتناع عنه ، يكون عفوا، كما لو عطس ، ومصل به حروف ...... لم تفسد صلاته۔(۱/۱۲٦،مكتبة رشيدية)(ومثله فی حاشية الطحطاوی:۱۸۷،قديمی كتب خانه)

۲: وفی الهندية : الفصل الخامس فی زلة القاری...... (ومنها الوقف الخ) ...... اذا وقف فی غير موضع الوقف أو ابتدأ فی غير موضع الابتداء ، ان لم يتغير المعنیٰ تغيرًا فاحشا،نحو ان يقرأ ، الذين آمنوا وعملوا الصالحات ووقف ثم ابتدأ بقوله اولئك هم خير البرية ، لا تفسد بالاجماع بين علمائنا ، هكذا فی المحيط وكذا ان وصل فی غير موضع الوصل كما لو لم يقف عند قوله اصحاب النار ، بل وصل بقوله ، الذين يحملون العرش ، لا تفسد لكنه قبيح هكذافی الخلاصة (۱/۸۱،مكتبه رشيدية)(مثله فی فتاوی دارالعلوم ديوبند :٤/٤١،مكتبة العلم لاهور)

۳: وفی الهندية :(الفصل الخامس فی زلة القاری) ...... (ومنهما ذكر آية مكان آية) اما اذا =

نماز کی حالت میں بعض آیتوں کے ختم پر جواب دینا

مسئلہ : بعض جگہوں پر دیکھا گیا ہے، کہ نماز میں امام سورۃ رحمٰن پڑھتا ہے، تو جب "فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ" پڑھکر خاموش ہوتا ہے، تو مقتدی حضرات بلند آواز سے، "لا بشیٔ من نعمک ربنانکذب فلک الحمد" پڑھتے ہیں، اور جس وقت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ، پڑھتا ہے، تو مقتدی "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے ہیں اور سورۃ والتین کے آخر میں، مقتدی "وانا لک من الشاھدین" پڑھتے ہیں۔

اسی طرح امام کا قرأت کے بعد رکنا اور مقتدیوں سے، جوابات سننے کے بعد پھر قرأت کرنا جائز نہیں ہے، اس میں غیر قرآن کے ساتھ مشغول ہونا اور امام کا مقتدی کے تابع ہونا لازم آتا ہے، اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

ائمہ اربعہ میں سے صرف حضرت امام شافعیؒ جائز فرماتے ہیں، البتہ فقہاء کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر تنہا اپنی نماز (نفل) میں پڑھے، تو گنجائش ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، "والفقھاء اعلم بمعانی الحدیث"، فقہاء حدیث کے مطلب سب سے زیادہ جانتے ہیں(۱)۔

=لم یقف ووصل ان لم یغیر المعنی، نحو ان یقرأ، "ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلھم جزاء الحسنی" مکان قوله "کانت لھم جنات الفردوس نزلا"، لاتفسد، الخ۔(۱/ ۸۰۔ ۸۱)(ومثله فی فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۶۱۔ ۶۲، مکتبة العلم لاھور)

۱: وفی حلبی: فصل فیما یکره فعله فی الصلاة الخ) ...... (ولا بأس للمتطوع المنفرد ان یتعوذ)بالله(من النار)عند ذکر النار، وما ھو بمعناھا من الزاع العذاب(او ان یسأل)الله (الرحمة عند) ذکر (آیة الرحمة) من الجنة وانواع النعیم (او) ان(یستغفر)ای یطلب من المغفرة عند ذکر العفو والمغفرة وما اشبه ذلك، روی مسلم عن حذیفة بن الیمان قال "صلیت مع النبی ﷺ ذات لیلة فافتتح البقرة فقلت یرکع عند المائة ثم مضی، فقلت یصلی بھا فی رکعت الحدیث (الی ان قال)اذا مر بآیة فیھا تسبیح سبح واذا مر بسوال سأل الله واذا مر بتعوذ تعوذ، فھذا فی التھجد=

درمیان میں چھوٹی سورۃ چھوڑ دی

مسئلہ :امام نے پہلی رکعت میں "ارأیت الذی" پڑھی،اوردوسری رکعت میں "قل یا ایھاالکافرون" پڑھی،یعنی درمیان میں "انا اعطینا" کی سورۃ چھوڑ دی،تو یہ مکروہ تنزیہی ہے سجدہ سہو کرنا واجب نہیں ہے[1]۔

آنے والے کی رعایت سے قرأت طویل کرنا

مسئلہ :کسی اپنے خاص آدمی کے شامل ہونے کی وجہ سے قرأت لمبی کی،یارکوع لمبا کیا،تواس سے سجدہ سہو واجب نہیں،لیکن ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہےاوراگر عام لوگوں کے شامل ہونے کے لئے ایسا کیا،تو مکروہ تنزیہی ہے۔

نوٹ: علامہ شامیؒ نے لکھاہے،کہ اگرآنے والے شخص کو،پہچانانہیں،توپھرکراہت نہیں،البتہ اجتناب پھربھی افضل ہے۔(ازمرتب)[2]

=کما تری وقوله اذا مر بسؤال ای بما ینبغی ان یسأل ، وکذا یتعوذ ای بما ینبغی ان یتعوذ منه ای (وان کان)المصلی المنفرد ، (فی الفرض یکره) له ذلك لعدم الورود،وفیه خلاف الشافعی استدل بالحدیث المتقدم ، ولنا انه فی النفل کما مر۔(/۳۵۸،سهیل اکیڈمی)

۱: وفی رد محتار:(قوله ویکره الفصل سورة قصیرة) اما بسورة طویلة بحیث یلزم منه اطالة الرکعة الثانیة ، اطالة کثیرة، فلا یکره شرح المنیة الخ (۱/۵٤٦،ایچ ایم سعید کمپنی)(ومثله فی حلبی : ٤۹٤،سهیل اکیڈمی لاهور)

۲: وفی در مختار :وکره تحریما اطالة رکوع أو قرأة لادراك الجائی :ای ان عرفه والا فلا بأس به، ولو اراد التقرب الی الله تعالیٰ لم یکره ، اتفاقا لکنه نادر، وتسمی مسئلة الریاء ،فینبغی التحرز عنها، (قوله والا فلا بأس) ...... ولفظه لا بأس تقید فی الغالب ان ترکه افضل الخ (۱/٤۹٥،مکتبه ایچ ایم سعید کمپنی)

کسی نے الحمد لِیلاھِیُ پڑھا

مسئلہ :اگر کسی نے قرأت میں ایسی غلطی کی، جس کے سبب معنیٰ بدل جائیں، مثلاً "الحمد للہ رب العالمین" کی جگہ "الحمد ولیلاھی" پڑھ دیا، تو نماز فاسد ہوجائے گی(۱)۔

"ھُمُ الْعَادُوْنَ" کی جگہ "الْعَادُّوْنَ" پڑھ دیا

مسئلہ :اگر کسی نے نماز" اُولٰئِکَ ھُمُ الْعَادُوْنَ" کی جگہ "الْعَادُّوْنَ" دال کی تشدید کے ساتھ پڑھا، تو نماز فاسد ہوجائے گی(۲)۔

زبر، زیر، تشدید اور تخفیف کی غلطیاں اور ان کا حکم

مسئلہ :اگر کسی نے "قَوَامًا" کی جگہ "قِوَامًا" یعنی "قاف" کا زیر پڑھا، "نَعْبُدُ" کی جگہ " نَعْبَدُ" ، باء کا زبر پڑھا، "قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا " میں "تاء " کی تشدید چھوڑ دی، "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" میں باء کی تشدید چھوڑ دی، "اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ" میں "میم" کی تشدید چھوڑ دی۔ "اِیَّاکَ نَعْبُدُ " میں "یا" کی تشدید چھوڑ دی، " اَفَعَیِیْنَا" کی جگہ "اَفَعَیَّنَا" "یاء" کی تشدید کیساتھ پڑھا "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ" کو "اِھْدِنَا الصَّرَاطَ" پڑھا تو ان تمام صورتوں میں متقدمین علماء کے نزدیک نماز فاسد ہوجاتی ہے، مگر متاخرین کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اسی پر فتویٰ ہے(۳)۔

۱:وفی در مختار:باب ما یفسد الصلاۃ الخ.......... ومنها القرأة بالالحان ان غیر المعنی (قوله ان غیر المعنی) کما لو قرأ الحمد لله رب العالمین ـ واشبع الحرکات حتی اتی بواو بعد الدال ، وبیاء بعد اللام والهاء ، وبالف بعد الراء الخ (۱/ ۶۳۰،ایچ ایم سعید کمپنی)

۲: وفی در مختار:باب ما یفسد الصلاۃ الخ ......أو تخفیف مشدد عکسه ......(قوله و عکسه)(الی ان قال) اقول : وجزم فی البزازیة بالفساد ، اذا شدد ،اولئك هم العادون (۱/ ۶۳۱،ایچ ایم سعید کمپنی)

۳: وفی الدر المختار :مطلب مسائل زلة القاری..........(الی ان)فلو فی اعراب او تخفیف مشدد وعکسه (قوله فلو فی اعراب) ککسر قواما مکان فتحها ، وفتح باء نعبد مکان ضمها ـ وهو=

تشدید کی جگہ جزم پڑھنے کا حکم

مسئلہ :اگرکسی نے "یَدُعُّ الْیَتِیْمَ" کی جگہ "یَدُعُ الْیَتِیْمَ" پڑھ دیا،یعنی عین کی تشدید چھوڑ دی،تو نماز درست ہے،اوراگر "یَدْعُ الْیَتِیْمَ"یعنی دال کے جزم کے ساتھ پڑھا،تو نماز فاسد ہوجائے گی(۱)۔

صاد کی جگہ سین اور سین کی جگہ صاد پڑھنے کا حکم

مسئلہ :اگرکسی نے "اَللّٰہُ الصَّمَد" کوسین سے پڑھا،تو نماز درست ہے،" سُوْرَۃٌ اَنْزَلْنَاھَا" کی جگہ صورۃ،صاد کے ساتھ پڑھ دیا،تو نماز فاسد ہوجائے گی،"قَسْوَۃ" کی جگہ " قَصْوَۃ"یعنی صاد کے ساتھ پڑھ دیا،جب بھی نماز فاسد ہوجائے گی(۲)۔

=مفسد عند المتقدمین ،واختلف المتأخرون ، فذهب ابن مقاتل ومن معه الی انه لا یفسد، والاول احوط وهذا اوسع ،كذا فی زاد الفقیر لابن الهمام (الی ان قال لا تفسد فی الكل ،وبه یفتی بزازیة وخلاصة (قوله او تخفیف مشدد) قال فی البزازیة : ان لم یغیر المعنی نحو ...... قتلوا تقتیلا۔لایفسد ۔ان النفس لامارة بالسوء ۔وایاك نعبد ۔لان ایا مخففا الشمس،والاصح لایفسد (قوله وعكسه)......فلو قرأ "فعیینا" بالتشدید او "اهدنا الصراط" باظهار الام لا تفسد (۱/۶۳۱،ایچ ایم سعید كمپنی)

۱: وفی حلبی:(فصل فی زلة القاری)......ولو قرأ یدع الیتیم ،بتسكین الدال او بضم الدال وترك التشدید) فی العین (لا تفسد) صلوته (لعموم البلوی) قد یمنع عموم البلوی فی ذلك خصوصا فی الاول ، وكذا حكم قاضی خان بالفساد فیه علی ما یأتی قریبا ان شاء الله تعالیٰ (الی ان قال) (ذكر فی فتاوی قاضی خان لو قرأ یدع الیتیم بتسكین الدال تفسد)صلاته ،وقد قدمناه(ص:۴۷۷۔۴۸۸،لاهور اكیڈمی پاكستان)

۲: وفی حلبی : (وذكر) فی كتاب (زلة القاری للشیخ لامام ،حسام الدین ابی سعید بن اسعد النسفی انه لو قرأ الله السمد بالسین ،مكان الصاد لا تفسد)صلوته (الی ان قال)صورة انزلناها بالصاد مكان السین ، لا تفسد لصحة المعنی (الی ان قال)صوط عذاب بالصاد مكان السین =

ضاد یا ظاء کی جگہ زاء، اور طاء کی جگہ تاء پڑھنے کا حکم

مسئلہ: اگر کسی نے "اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ" کی "اِلَّا مَا اَزْطُرِرْتُمْ"، "زاء" کے ساتھ یا "اِلَّا مَا اظْطُرِرْتُمْ"، "ظاء" کے ساتھ پڑھ دیا، تو نماز نہ ہوگی۔

اور اگر "اِلَّا مَا اضْتُرِرْتُمْ"، "تاء" کے ساتھ پڑھا، تو نماز صحیح ہے، اور اگر "اِلَّا مَنْ خَطِفَ الخَطْفَةَ"، میں "طاء" کی جگہ "تاء" پڑھ دی، تو نماز فاسد ہو جائے گی(۱)۔

طاء یا ظاء کی جگہ "تاء" پڑھنے کا حکم

مسئلہ: اگر کسی نے "صِرَاطَ" کی جگہ "صِرَاتَ" پڑھ دیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر "اَظْلَمَ وَاَطْغٰی" کی جگہ "اَتْغٰی" "تاء" کے ساتھ پڑھ دیا، یا "مَایَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی" میں "طاء" کو "تاء" کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے(۲)۔

کسی لفظ کو مکرر پڑھنے کا حکم

مسئلہ: اگر کسی شخص نے کوئی لفظ مکرر پڑھ دیا، اور اس سے معنیٰ میں تغیر ہو گیا، جیسے: "رَبِّ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" اور "مَالِکِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنَ" تو نماز فاسد ہو جائے گی(۳)۔

=تفسد للبعد الفاحش (الی ان قال)من قصورة بالصاد مكان من قسورة بالسين تفسد للبعد الفاحش(ص:٤٨٥_٤٨٦،مكتبه سهيل اكيڈمی پاكستان)

١:وفی حلبی:(ولو قرأ)الامام (اضطررتم بالزاء او بالظاء او بالذال) المعجمتين مكان الضاد (تفسد)الی ان قال) (ولو قرأ الا ما اضطررتم بالتاء) المثناة من فوق مكان الطاء(لا تفسد) (الی ان قال) (ولو قرأ الا من خطف الخطفة) بالتاء مكان الطاء فيهما(تفسد)(ص:٤٩٠)

٢: وفی حلبی:......اظلم واطغی بالتاء مكان الطاء،لا تفسد،لصحة المعنی اذا لتغی الضحك العالی وهو من صفات الكفار (الی ان قال) الصراط بالتاء مكان الطاء ، لاتفسد لعدم المعنی (الی ان قال)وما ينتق عن الهوی بالتاء مكان الطاء لا تفسد لانه لغة فيه(ص:٤٩٠_٤٩١)

٣:وفی رد المحتار: (قوله وكذا لو كرر كلمة الخ) قال فی الظهيرية:وان كرر الكلمة ،ان لم يتغير بها=

قرأت میں غلطی کا قاعدہ کلیہ

مسئلہ: قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلہ میں فقہاء کرامؒ نے یہ قاعدہ لکھا ہے کہ وہ غلطی جس سے معنیٰ میں ایسا زبردست تغیر ہوگیا ہو، کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہو، تو نماز ہر جگہ فاسد ہو جائے گی، خواہ تین آیت سے پہلے ایسی غلطی ہوئی ہو یا تین آیت کے بعد، اور وہ غلطی جس سے حرف کے ہیئت میں فرق آگیا ہو، مثلاً زبر، زیر، پیش بدل جائے، تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ اگر بہت تغیر ہوجائے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہوجائے، جس کے سبب مراد سے بہت دور معنیٰ بن جائیں، جب بھی نماز فاسد ہوجائے گی، ورنہ نہیں، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں۔

اسی طرح ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا، اور معنیٰ بدل گئے، پس اگر ان دونوں حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر فرق کرسکتا تھا، نہیں کیا، تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر ان دونوں حرفوں میں فرق کرنا دشوار رہا، جیسے، ''سین'' اور ''صاد'' میں، ''ظا'' اور ''ضاد'' میں، ''طاء'' اور ''تاء'' میں پس اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے، تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور بلا قصد اسی طرح زبان سے نکل گیا یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے، کہ ان دونوں میں فرق کو نہیں جانتا، تو نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

اسی طرح اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کرکے پڑھ دیا، اور معنیٰ متغیر ہوگئے، تو نماز فاسد ہوجائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن شریف میں کسی جگہ آیا ہو یا نہ آیا ہو، اور اگر اس لفظ کے زیادہ کرنے سے معنیٰ میں تغیر نہیں ہوا، لیکن قرآن شریف میں کہیں وہ لفظ موجود ہے تو بالاتفاق نماز درست ہے۔ اور اگر وہ لفظ قرآن میں کسی جگہ نہیں آیا ہے، تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہوجاتی ہے، اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی۔

بہر حال مذکورہ بالا صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے اور آسانی کا

=المعنی لا تفسد ، وان تغیر ،نحو رب العالمین ومالک مالک یوم الدین ،قال بعضهم لا تفسد ، والصحیح انها تفسد الخ (۱/۶۳۳،ایچ ایم سعید کمپنی)

لحاظ کرتے ہیں، اور نماز کے درست ہونے کا حکم دیتے ہیں، اور متقدمین حضرات نماز کے اعادہ کرنے کو کہتے ہیں، اور جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا لحاظ کرتے ہیں۔ لہذا نماز پڑھنے والوں کو ان مسائل میں احتیاط سے کام لینا بہتر ہے اور ضرورت کے وقت اپنے مقامی علماء کرام کی طرف رجوع کرنا چاہیئے (۱)۔

۱: "مطلب زلة القارى" قال فى شرح المنية : اعلم ان هذا الفصل من المهمات ، وهو مبنى على قواعد ناشئة عن الاختلاف لا كما يتوهم انه ليس له قاعدة يبنى عليه ،بل اذا علمت القواعد ،علم كل فرع انه على اى قاعدة هو مبنى ومخرج،و امكن تخريج ما لم يذكر فنقول :ان الخطأ اما فى الاعراب اى الحركات والسكون و يدخل فيه تخفيف الشد وقصر الممدود وعكسها او فى الحروف بوضع حرف مكان آخر ،او زيادته او نقصه او تقديمه او تأخيره او فى الكلمات او فى الجمل كذالك او فى الوقف ومقابله۔

والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنى تغييرا يكون اعتقاده كفرا يفسد فى جميع ذلك،سواء كان فى القرأن او لا،الا ماكان من تبديل الجمل ،مفصولا بوقف تام ،وان لم يكن التغيير كذلك ،فان لم يكن مثله فى القرأن والمعنى بعيد متغيرا تغيرا فاحشا يفسد ايضا كهذا الغبار مكان هذا الغراب ،

وكذا اذا لم يكن مثله فى القرأن ولا معنى له كالسرائل باللام مكان السرائر ، وان كان مثله فى القرآن والمعنى بعيد ، ولم يكن متغيرا فاحشا ، تفسد ايضا عند ابى حنيفة و محمد وهو الاحوط،وقال بعض المشائخ لا تفسد لعموم البلوى،وهو قول ابو يوسف ،وان لم يكن مثله فى القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيامين مكان قوامين ، فالخلاف على العكس ،فالمعتبر فى عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيرا وجود المثل فى القرأن عنده ،والموافقة فى المعنى عندهما، فهذه قواعد الائمة المتقدمين۔

واما المتأخرون (الى ان قال)فاتفقوا على ان الخطاء فى الاعراب لا يفسد مطلقا ،ولو اعتقاده كفرا لان اكثر الناس لا يميزون بين وجوه الاعراب۔

قال قاضى خان : وما قاله المتأخرون اوسع وما قاله المتقدمون احوط۔

وان كان الخطاء بابدال حرف بحرف ،فان امكن الفصل بينهما بلا كلفة كالصاد مع الطاء بان قراء الطالحات مكان الصالحات فاتفقوا على انه مفسد، وان لم يمكن الا بمشقة كالظاء مع الضاد والصاد مع السين فاكثرهم على عدم الفساد ،لعموم البلوى ، وبعضهم يعتبر عسر الفصل بين=

قرأت میں کوئی کلمہ کم کردیا

مسئلہ :اگر پڑھتے پڑھتے کسی نے درمیان قرأت سے کوئی کلمہ کم کردیا، پس اگر اس کمی سے معنیٰ میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا، تو نماز درست ہے، جیسے کسی نے یوں پڑھ دیا، "جَـزَاءُ سَیِّـئَةٍ مِثْلِهَـا" یعنی ایک "سیئة" کم کردیا۔

اور اگر معنیٰ میں تغیر پیدا ہو جائے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہی قول راجح ہے(۱)۔

ہر رکعت میں پوری سورة پڑھے

مسئلہ :بہتر یہ ہے، کہ ہر رکعت میں پوری پوری سورة پڑھے، اگر ایک رکعت میں کسی سورة کا کچھ حصہ اور دوسری رکعت میں کسی دوسری سورة کا کچھ حصہ پڑھے، تو یہ بھی جائز ہے، لیکن بلاضرورت افضل نہیں ہے(۲)۔

=الحرفین السین وعدمه و بعضهم قرب المخرج وعدمه ،ولکن الفروع غیر منضبطة علی شیء من ذلك۔

فالاولی الاخذ فیه بقول المتقدمین لانضباط قواعدهم وکون قولهم احوط واکثر الفروع المذکورة فی الفتاوی منزلة علیه ونحوه فی الفتح (۱/ ۶۳۰۔۶۳۱،مکتبه ایچ ایم سعید)(ومثله فی حلبی،ص:۴۷۵،سهیل اکیڈمی)

۱: وفی حلبی: وان ترك کلمة من آیة ، فان لم یتغیر المعنی کما لو(الی ان قال) قرأ وجزاء سیئة سیئة مثلها بترك سیئة الثانیة لا تفسد ، وان تغیر المعنی بان قرأ فما لهم لا یؤمنون وترك لا (الی ان قال) فانه تفسد صلاته عند العامة لانه اخبر بخلاف ما اخبرالله تعالیٰ به واعتقاده کفر ،وقیل لا تفسد لان فیه بلوی و ضرورة ، والصحیح هو الاول (ص:۴۹۲،سهیل اکیڈمی پاکستان)

۲: وفی حلبی : والافضل ان یقرأ فی کل رکعة سورة تامة ، ولو قرأ بعض السورة فی رکعة وباقیها فی رکعة قیل یکره ، والصحیح انه لا یکره (ص:۴۹۳)(ومثله فی الهندیة : ۱/ ۷۸،مکتبة رشیدیة کوئٹه)

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

مسئلہ :اگر کسی نے سورۃ فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی آیت یا دو چھوٹی آیتیں پڑھیں، تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی(۱)۔

ہونٹ بند کر کے قرأت کرنا

مسئلہ :بعض لوگ نماز میں اس طرح قرأت کرتے ہیں، کہ چپ چاپ اپنے ہونٹ بند کئے رہتے ہیں، اور دل میں سوچتے اور تصور کرتے ہیں اس طرح پڑھنے سے قرأت کا رکن اداء نہیں ہوتا ہے، قرأت کا رکن اداء ہونے کے لئے کم از کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر نکلیں اور اس کے پاس والا یا وہ خود اپنی قرأت سن سکے (۲)۔

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار

مسئلہ : چھوٹی تین آیتوں کی مقدار فقہاء کرام نے حسب ذیل آیتوں کے برابر بتائی ہے، اور یہی مقدار ایک لمبی آیت کی قرار دی ہے، وہ چھوٹی تین آیتیں یہ ہیں، "ثُمَّ نَظَرَ"، ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ، ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ (۳)۔

۱: وفی الهندية :(الفصل الرابع فی القراءة)..........واذا قرأ الفاتحة وحدها فی الصلاة ، او الفاتحة ومعها آية او آيتين فذلك مكروه ، كذا فی المحيط:(۱/۷۹،مكتبه رشيدية كوئٹه)

۲: وفی حلبی: (والثالثة)من الفرائض (القراءة وهو تصحيح الحروف بلسانه ،بحيث يسمع نفسه) فان صحح الحروف من غير ان يسمع نفسه لا يكون ذلك قرائة فی اختيار الهندونی والفضلی لان مجرد حركة اللسان لا يسمیٰ قرائة بلا صوت الخ (ص:۲۷۵)

۳: وفی حلبی:(واما التقدير) ای بيان ما هو فرض من مقدار القراءة نفسها (الی ان قال) (ثلث آيات قصار) نحو ثم نظر ،ثم عبس ،وبسر ثم ادبر واستكبر، (او) قراءة (آية طويلة) مقدار ثلث آيات قصار ،لانه لا يسمیٰ قارئا بدون ذلك عرفا الخ (ص:۲۷۸،مكتبة سهيل اكيڈمی پاكستان)

''رکوع اور سجدہ میں سہو''

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

مسئلہ :کوئی شخص سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا اور دوسری رکعت سے پہلے یاد آیا، تو اس کو چاہیئے کہ اس وقت اٹھ کر رکوع کرے، اور پھر دوبارہ سجدہ کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے، اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا، تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت، کا رکوع تصور کیا جائے گا، اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت سمجھی جائے گی، اور اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے(۱)۔

کسی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا

مسئلہ :اگر کسی نے پہلی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا، اور اسے دوسری رکعت میں یاد آیا کہ میں نے پہلی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا، پس یاد آتے ہی سجدہ کرے، اور باقی ماندہ رکعت پوری کرکے اخیر میں سجدہ سہو کرلے(۲)۔

رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی

مسئلہ :کسی شخص نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح اور سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، یاد آجائے تو پھر رکوع یا سجدہ کی تسبیح کہہ لے، تاکہ سنت کے مطابق ہوجائے(۳)۔

۱: وفی الهندية : كذا اذا سجد فی موضع الركوع ، او ركع فی موضع السجود او كرر ركنا او قدم الركن او اخره ففی هذه الفصول كلها يجب سجود السهو،(۱/۱۲۷،مكتبة رشيدية كوئته)

۲: وفی الهندية : فلو ترك سجده من ركعة فتذكرها فی آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب فيه وليس عليه اعادة ما قبلها الخ (۱/۱۲۷،مكتبة رشيدية كوئته)

۳: وفی الدر المختار:(ويسبح فيه) ای فی الركوع ، واقله (ثلاثا) فلو تركه او نقصه كره تنزيها ، =

نوٹ: فتاوی دارالعلوم دیوبند کے حاشیہ میں مزید مندرجہ ذیل عبارت بھی لکھی گئی ہے،''اور یہاں چھوڑا بھی نہیں بلکہ الفاظ بدل گئے،اس سے کچھ حرج نہیں''۱۲ظفیر (از مرتب)

شک ہو گیا کہ دو سجدے کئے یا ایک

مسئلہ :کسی شخص کو نماز میں شک ہوا کہ میں نے ایک سجدہ کیا یا دو پس ایسی صورت میں اگر کسی طرف ظنِ غالب نہیں ہے،تو ایک سجدہ اور کرے،اور اخیر میں سجدہ سہو کرے(۱)۔

امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا

مسئلہ :امام کے پیچھے اگر کسی کا رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا،تو اسے چاہیئے،کہ جس وقت یاد آئے،فوراً رکوع یا سجدہ کر کے،امام کے ساتھ ہو جائے،اور اگر اس وقت نہیں کیا،تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع یا سجدہ کرے،پھر سجدہ سہو کرے،اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کی ،تو اس کی نماز نہ ہوگی،اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا(۲)۔

=(۱/۴۹۴،مکتبہ ایچ ایم سعید کراچی)(ومثلہ فی فتاوی دارالعلوم دیوبند،۴/۲۶۲،،مکتبة العلم،۱۸،اردو بازار لاهور)

۱: وفی الهندية : ومما لا ينبغي اغفاله انه يجب سجود السهو فی جميع صور الشك سواء عمل بالتحری او بنی علی الاقل كذا فی البحر الرائق ناقلا عن فتح القدير۔(۱/۱۳۱،مکتبہ رشيدية كوئٹه پاكستان)(ومثله فی التنوير۔۔۔۔۔(۲/۹۴،مكتبه ايچ ايم سعيد كمپنی)

۲: وفی شرح التنوير: (ورعايت الترتيب)بين القرائة والركوع و(فيمايتكرر)اما فيما لا يتكرر ففرض كما مر ،فی كل ركعة كالسجدة) او فی كل الصلاة كعدد ركعاتها، حتی لو نسی سجدة من الاولیٰ قضاها،ولو بعد السلام قبل الكلام لكنه يشهد ثم يسجد السهو ثم يتشهد الخ(۱/۴۶۰۔۴۶۳،ايچ ايم سعيد كمپنی پاكستان)(ومثله فی الهندية:۱/۱۲۷،مكتبة رشيدية كوئٹه)

رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ کی جگہ رکوع کرلیا

مسئلہ :اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کردیا، مثلاً پہلے سجدہ کرلیا، بعد میں رکوع کرلیا، تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا(۱)۔

دو رکوع کر لئے

مسئلہ :اگر کسی شخص نے نماز میں کسی رکن کو مکرر ادا کیا، مثلاً دو رکوع کر لئے، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا(۲)۔

امام نے بھول کر تین سجدے کر لئے

مسئلہ :اگر بھولے سے امام تیسرے سجدے میں چلا گیا، تو مقتدی اس کا اتباع نہ کریں، البتہ امام پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور سجدہ سہو میں مقتدی اتباع کریں گے(۳)۔

سجدہ سہو واجب تھا اور ادا نہیں کیا

مسئلہ :اگر کسی شخص کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا اور بھول کر ادا نہیں کرسکا تو نماز ناقص ہوگی، اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے، لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے، کہ دوبارہ لوٹانے کی صورت میں وہ

۱: وفی الهندية: وكذا اذا سجد فی موضع الركوع او ركع فی موضع السجود او كرر ركنا او قدم الركن او اخره ففی هذه الفصول كلها يجب سجود السهو الخ (۱۲۷/۱، مكتبة رشيدية كوئٹه)

۲: وفی كبيری: ويجب بتكرار الركن ...... نحو ان يركع مرتين او يسجد ثلث مرات الخ (ص:۳۹۱، مكتبة اسلامية كوئٹه) (وكذا فی صغيری علی هامش كبيری: ۳۹۱، مكتبه اسلامية كوئٹة)

۳: وفی رد المحتار: (مطلب مهم فی تحقيق متابعة الامام) ...... وانه ليس له ان يتابعه فی البدعة والمنسوخ، وما لا تعلق له بالصلاة فلا يتابعه لو زاد سجدة الخ (۴۷۰/۱)

وفی كبيری: ويجب بتكرار الركن ...... نحو ان يركع مرتين او يسجد ثلث مرات الخ (كبيری: ۳۹۱، مكتبه اسلامية كوئٹه)

نماز نفل ہوگی، فرض اس کا پہلے ہی ادا ہوگی، یہی وجہ ہے، کہ جماعت کے ساتھ اگر دوبارہ ادا کی گئی اور اس حالت میں کسی نے فرض کی نیت سے امام کی اقتداء کی، تو اس کا فرض ادا نہ ہوگا، اس کو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہوگا[1]۔ (از مرتب)

سجدہ سہو کرنا سمجھ میں نہیں آیا

مسئلہ: اگر نماز میں کوئی سہو ہو جائے اور مسئلہ سمجھ میں نہ آئے، کہ اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں، پس ایسی صورت میں سجدہ سہو نہ کرنا چاہیئے۔

نوٹ: فتاوی دارالعلوم دیوبند (۴/ ۲۵۸)، اور فتاوی محمودیہ (۷/ ۴۵۰) میں سجدہ سہو کرنا احوط لکھا ہے[1]۔

شبہ سے سجدہ سہو واجب نہیں

مسئلہ: اگر کسی شخص کو نماز میں کسی واجب کے چھوٹ جانے کا شک ہو گیا، تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں، البتہ اگر ظن غالب ہو، تو پھر آخر نماز میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے[2]۔

۱: وفی حاشیة الطحطاوی: فصل فی بیان واجب الصلاة .... واعادتها (ای الصلاة بترکه عملا) ...... وکذا فی السهو ان لم یسجد له ...... وکذا الحکم فی کل صلاة أدیت مع کراهة التحریم، والمختار ان المعادة لترك واجب، نفل جابر، والفرض سقط بالاولیٰ، لان الفرض لا یتکرر (ص: ۱۳[illegible]، قدیمی کتب خانه)

وفی [illegible] الدقائق، باب الامامة ...... وفسد اقتداء ...... ومفترض بمتنفل الخ (ص: ۲۹، مکتبة قدیمی کتب، خانه)

۱: (فتاوی دارالعلوم دیوبند، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی سجود السهو، ٤/ ٢٥٨، مکتبة العلم لاهور پاکستان)۔

۲: وفی حلبی کبیر: اذا شك احدکم فی صلاته ...... فلیطرح الشك ولیبن علی ما یستقین، ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم (ص: ٤٧٢، سهیل اکیڈمی)

سجدہ سہو میں شک ہوگیا

مسئلہ : اگر کسی پر سجدہ سہو واجب تھا، لیکن قعدہ اخیرہ میں اس کو سجدہ سہو کے بارے میں شک ہوگیا، کہ میں نے سجدہ سہو کیا یا نہیں، تو ایسی صورت میں غلبۂ ظن پر عمل کر لے اور اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو، تو ایسی صورت میں سجدہ سہو کرے (۱)۔

مقتدی کا امام سے سجدہ سہو کرانا

مسئلہ : بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے، کہ مقتدی امام سے سجدہ سہو کراتا ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے، کہ جب امام پہلا سلام پھیرتا ہے، تو مقتدی تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلا جاتا ہے، پھر امام اور تمام لوگ اس کی اتباع میں سجدہ سہو کرتے ہیں، پس اگر ایسی صورت پیش آگئی، تو نماز فاسد نہ ہوگی (۲)۔

نوٹ: اس لئے کہ مذکورہ صورت سلام کے بعد پیش آئیگی، اور نمازی سلام کے ذریعے نماز سے خارج ہوجاتا ہے۔ (از مرتب)

سجدہ سہو کیا اور سلام نہیں پھیرا

مسئلہ : اگر کسی نے سجدہ سہو کرتے وقت داہنی طرف سلام نہیں پھیرا، سامنے ہی سلام کہہ کر سجدہ سہو کرلیا، جب بھی نماز درست ہے (۳)۔

سجدہ سہو بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

مسئلہ : اگر کسی نے بھول کر بائیں طرف سلام پھیر دیا، اس کے بعد سجدہ سہو کیا، تو اس پر سجدہ سہو

۱: وفی البحر : لو شك فی السهو فانه يتحری، ولا يسجد لهذا السهو (۱٦٤/۲)

۲: وفی رد المحتار: الامام اذا فرغ من صلاته،فلما قال السلام،جاء رجل واقتدی به قبل ان يقول عليكم لا يصير داخلا فی صلاته ،لان هذا سلام الخ (٤٦٨/۱،ایچ ایم سعید کمپنی)

۳: وفی مراقی الفلاح: ...... (باب سجود السهو) ...... (فی الاصح) وقيل تلقاء وجهه ، فرقا بين سلام القطع ،وسلام السهو الخ(ص:۲٥۲،قدیمی کتب خانه)

واجب نہیں(۱)۔

سجدہ سہو سورج نکلنے کے اندیشہ سے ترک کردیا

مسئلہ : فجر کی نماز میں کسی کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہوا، لیکن وقت اس قدر تنگ ہے کہ اگر سجدہ سہو کرکے نماز پوری کرے گا، تو نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے سورج کے نکل آنے کا قوی اندیشہ ہے، تو ایسی صورت میں سجدہ سہو نہ کرے(۲)۔

محض شک کی وجہ سے سجدہ سہو کرلیا

مسئلہ : اگر کسی پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوا، مگر اسے خواہ مخواہ، سجدہ سہو کے واجب ہونے کا شک ہوگیا، پس شک کی وجہ سے اس نے سجدہ سہو کرلیا، تو فتوی اس قول پر ہے، کہ اس کی نماز درست ہے(۳)۔

امام سجدہ سہو بھول گیا، تو مقتدی پر واجب نہیں

مسئلہ : اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہوا، اور اسے سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہا، تو مقتدیوں پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا(۴)۔

۱: وفی الهندية :الباب الثانی عشر فی سجود السهو ....ولا یجب بترك التعوذ (الی ان قال)لو سلم عن الشمال اولًا ساهیا الخ (۱/۱۲٦،المکتبة الحبیبة،کوئٹه پاکستان)

۲: وفی الهندية :الباب الثانی عشر فی سجود السهو ...... والوجوب مقید بما اذا کان الوقت صالحا حتی ان من علیه السهو فی صلاة الصبح،اذا لم یسجد حتی طلعت الشمس بعد السلام الاول سقط عنه السجود الخ (۱/۲۲۵)

۳: وفی الدر المختار :ولو ظن الامام السهو،فسجد له، فتابعه، فبان ان لا سهو فالا شبه الفساد الخ (قوله (فالاشبه الفساد)وفی الفیض :وقیل لاتفسد وبه یفتی، وفی البحر عن الظهیریة قال الفقیه ابو اللیث فی زماننا لا تفسد لان الجهل فی القراء غالب (۱/۵۹۹،ایچ ایم سعید کمپنی)

٤: وفی الهندية :(فصل) ...... ولو ترك الامام سجود السهو فلا سهو علی المأموم کذا فی المحیط (۱/۱۲۸،المکتبة الحبیبة،کوئٹه پاکستان)

سجدہ سہو نہیں کیا اور سلام پھیر کر قہقہہ لگایا

مسئلہ : کسی شخص کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا، اس نے بھول کر آخری سلام پھیر دیا، پھر قہقہہ لگایا، تو اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا، اور اس کی نماز پوری سمجھی جائے گی (۱)۔

متعدد غلطیوں پر ایک مرتبہ سجدہ سہو کافی ہے

مسئلہ : کسی سے ایک ہی نماز میں متعدد ایسی غلطیاں ہوئیں، جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، تو اس صورت میں صرف ایک مرتبہ سجدہ سہو کر لینا سب کی تلافی کیلئے کافی ہے (۲)۔

سجدہ سہو میں سہو ہو گیا

مسئلہ : اگر کسی کو سجدہ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا، اور سجدہ کی حالت میں تھوڑی دیر تک سوچتا رہا، تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو واجب نہیں ہے (۳)۔

لطیفہ

ایک مرتبہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، (یہ حضرت امام محمدؒ کے خالہ زاد بھائی تھے اور علم نحو کے زبردست امام تھے، اور اسی فن نحو کے خدمت میں لگے رہتے تھے) کہ علم فقہ اس قدر اہم علم ہے اور آپ اس کا مشغلہ نہیں رکھتے، حضرت امام کسائی نے جواب دیا، جو شخص علم نحو کو مضبوط کرے گا، تو وہ اس کو تمام علوم کی طرف رہنمائی کرے گا، حضرت امام محمدؒ نے فرمایا، اچھا میں تم سے فقہ کا ایک مسئلہ پوچھتا ہوں، تم اپنے نحو کے زور سے بتاؤ، حضرت امام کسائی نے فرمایا: پوچھئے، حضرت امام محمدؒ نے یہی مسئلہ پوچھا: جس شخص کو سجدہ سہو کی حالت میں سہو

۱: وفی الهندية : (الباب الثانی عشر فی سجود السهو) ...... وان قهقه انتقض الوضوء عنده خلافا لهما وصلاته تامة اجماعا، وسقط عنه سجود السهو (۱/۱۲۹)

۲: وفی الهندية : ولو سها فی صلاته مرارا، یکفیه سجدتان (۱/۱۳۰)

۳: وفی الهندية : السهو فی سجود السهو لا یجب السهو، لانه لا یتناهی (۱/۱۳۰)

ہوگیا، اس کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں، تھوڑی دیر تک سوچتا رہا، امام کسائی نے جواب دیا، کہ اس شخص پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، حضرت امام محمدؒ نے پوچھا: آپ نے نحو کے کس قاعدہ سے یہ مسئلہ نکالا؟ حضرت امام کسائیؒ نے فرمایا: میں نے اس قاعدہ سے نکالا کا اسم مصغر کی دوبارہ تصغیر نہیں لائی جاتی ہے، حضرت امام محمدؒ، امام کسائیؒ کی اس ذہانت سے دنگ رہ گئے (۱)۔

مسافر نے سجدہ سہو کر کے اقامت کی نیت کرلی

مسئلہ : مسافر نے دو رکعت فرض کی سیت باندھی، اس میں سہو ہوگیا اور سجدہ سہو بھی کرلیا، اس کے بعد اس نے اقامت کی نیت کرلی، تو اسے چار رکعت پڑھنی ضروری ہوگی، اور آخیر میں سجدہ سہو دوبارہ واجب ہوگا (۲)۔

سجدہ سہو رکعت کے قائم مقام نہیں ہوتا

مسئلہ : امام عشاء کی نماز میں بھول کر تین رکعت پر بیٹھ گیا، پھر اسے خیال آیا، کہ تین ہی رکعتیں ہوئی ہیں، لہذا التحیات کو پورا کر کے سجدہ سہو کرلیا، اور پھر تین ہی رکعت پر سلام پھیر دیا، تو نماز صحیح نہ ہوگی ، رکعت کی تلافی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی، سجدہ سہو تو واجب کے ترک کرنے پر یا اس کے مقدم و مؤخر وغیرہ کرنے کے موقع پر ہے (۳)۔

۱: وفی طحطاوی: حکی ان محمد ابن الحسن قال للکسائی ابن خالته لِمَ لا تشتغل بالفقه ،فقال من احکم علما یهدیه الی سائر العلوم فقال محمد: انا القی علیك شیئا من مسائل الفقه فتخرج لی جوابه من النحو، قال نعم،فقال محمد، ما تقول فیمن سها فی سجود السهو ،فتفکر ساعة ثم قال لا سهو علیه، فقال: من ای باب من النحو اخرجت هذا الجواب، فقال من باب ان المصغر، لا یصغر ،فتعجب من فطنته (ص: ۲۵۰ ،قدیمی کتب خانه)

۲: وفی الهندیة : المسافر لو نوی الاقامة بعد ما سجد للسهو،یلزمه اربع رکعات ،ویعید سجود السهو، کذا فی تبیین(۱/ ۱۳۰ ،مکتبة الحبیبة کوئته)(وهکذا فی حلبی کبیر(ص:۴۷۴ ،سهیل اکیڈمی،لاهور پاکستان)

۳: وفی حلبی کبیر: فصل(فی سجود السهو) …… فلا یجب …… ولا بترك الفرائض لان ترکها لا ینجبر=

سجدہ تلاوت تاخیر سے کیا

مسئلہ :نماز میں جب سجدۂ تلاوت کی آیت پڑھے،تو اسی وقت سجدہ تلاوت کرنا چاہیئے ،اور اگر مؤخر کر دیا اور نماز کے سجدوں کے ساتھ کیا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

نوٹ: اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد،مزید تین آیات پڑھکر،سجدہ تلاوت کرلیا،تو بناء براحتیاط سجدہ سہو کرنا لازم ہے[1]۔(از مرتب)

جلسہ استراحت سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا

مسئلہ :دوسری یا چوتھی رکعت کیلئے اٹھتے وقت سجدہ کر کے ذرا سی دیر بیٹھ کر اٹھتے ہیں جس کو جلسہ استراحت کہتے ہیں،اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا[2]۔

سجدہ سہو تراویح میں

مسئلہ :بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تراویح میں سجدہ سہو نہیں ہوتا،یہ قول صحیح نہیں ہیں،بلکہ تراویح میں بھی اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے،جس سے سجدہ سہو واجب ہو تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے[3]۔

سجدہ تلاوت رکوع میں

مسئلہ :اگر تراویح کی نماز میں سجدہ کی آیت رکوع کے ختم پر آئے یا سورۃ کے ختم پر آئے،تو اس کے

=بسجود السهو، بل مفسد ان لم يتدارك فيعاد(ص:٤٥٥)

١: وقال الطحطاوی:اعلم ان الفور لا ينقطع بآية بعد آيتها او آيتين اتفاقا(الی ان قال)واختلف فی الثلاث فقيل ينقطع و ...... وقيل لا ......والاول اصح من جهة الدراية، لانه احوط كما ذكره المؤلف (باب سجود التلاوة،٢٦٥)

٢: وفی رد المختار :مطلب واجبات الصلاة ...... اما الجلسه الخفيفة التی استحبها الشافعی فتركها غير واجب عندنا،بل هو الافضل الخ (١/٤٦٩)

٣: وفی الدر المختار : والسهو فی صلاة العياد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء الخ (٢/٩٢)

اداء کرنے کی دوصورتیں ہیں، پہلی صورت تو یہ ہے کہ فوراً سجدہ کرے، پھر اٹھ کر آگے سے چند آیتیں پڑھ کر پھر رکوع کرے، اور دوسری صورت یہ ہے کہ رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلے، اس سے سجدۂ تلاوت اداء ہوجاتا ہے، مگر فوراً رکوع ہونا چاہئے ، یہ دوسری صورت مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس سے صرف امام کا سجدۂ اداء ہوگا اور مقتدیوں کا سجدہ تلاوت رہ جائے گا، کیونکہ امام کی نیت کے ساتھ، ساتھ مقتدیوں کی نیت بھی ضروری ہے، اور اس صورت میں امام کی نیت کا حال مقتدیوں کو معلوم نہ ہوسکے گا(۱)۔

سجدہ سہو میں صلاۃ التسبیح کی تسبیح پڑھنا

مسئلہ :اگر کسی کو صلاۃ التسبیح میں سہو ہوجائے تو سجدہ سہو کے سجدوں میں صلاۃ التسبیح کی تسبیح یعنی ''سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ اللہ واللہ اکبر'' نہ پڑھے، بلکہ ''سبحان ربی الاعلی'' کہے(۱)۔

صلاۃ التسبیح کی تسبیح رکوع میں بھول گیا اور سجدہ میں پڑھی

مسئلہ :اگر صلاۃ التسبیح پڑھتے ہوئے رکوع میں ''سبحان اللہ والحمدللہ'' کی تسبیح پڑھنا بھول گیا اور سجدہ میں دوگنا پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔اسی طرح اگر کسی رکن میں دس مرتبہ کے بجائے پندرہ مرتبہ یہ تسبیحات پڑھیں، جب بھی سجدہ سہو واجب نہ ہوگا(۲)۔

۱: وفی رد المحتار : اذا سجد او رکع لها علی حدة فورا یعود الی القیام ...... بل یقرأ أیتین او ثلاثا فصاعدا ثم یرکع(الی ان قال) ینبغی للامام ان لا ینویها فی الرکوع ،لانه اذا لم ینوها فیه و نواها فی السجود اولم ینوها اصلا لا شیء علی المؤتم ،لان السجود هو الاصل فیها،بخلاف الرکوع فاذا نواها الامام فیه ولم ینوها المؤتم لم یجزه الخ (۲/۱۱۱۔۱۱۲)

۱: فتاوی دارالعلوم دیوبند، مسائل صلوٰۃ التسبیح۔ (۲۱۶/٤)

۲: وفی رد المختار: (مطلب فی صلاة التسبیح) ...... ان سها ونقص عددا من محل معین فی محل آخر، تکملة للعدد المطلوب ...... اما تسبیح الرکوع فیأتی به فی السجود ایضا الخ (۲۷/۲)

رکوع یا سجدہ کے بعد قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا

مسئلہ :اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت میں اطمینان سے کھڑا نہیں رہا۔ پس اگر بھول کر ایسا کیا ہے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا ہے یا اس طرح کرنے کی عادت بنالی ہے تو ایسی نماز کا اعادہ ضروری ہے، سجدہ سہو سے تلافی نہ ہوگی (۱)۔

رکوع میں یا سجدہ میں التحیات پڑھ لی

مسئلہ :اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں التحیات پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۲)۔

”رکعت کی تعداد میں سہو“

پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

مسئلہ : پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، پھر دوسری یا چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہوگیا۔ پس اگر ایک رکن کی مقدار سے کم بیٹھا ہے تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے، اور اگر ایک رکن کی مقدار بیٹھا رہا تو اخیر میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ واضح رہے کہ ایک رکن کی مقدار فقہاء نے تین مرتبہ ”سبحان الله“ کہنے کے برابر بتائی ہے (۳)۔

۱: وفی الدر المختار(وتعديل الاركان) ...... لو تركها او شيئا منها ساهيا يلزمه السهو، ولو عمدًا يكره اشد الكراهة، ويلزه ان يعيد الصلاة الخ (۱/٤٦٤،ایچ ایم سعید کمپنی)

۲: وفی طحطاوی: (باب سجود السهو) ...... ولو قرأ التشهد مرتين فی القعدة الاخيرة، او تشهد قائما او راكعا او ساجدا لا سهو عليه الخ (طحطاوی:۲۵۱، قدیمی کتب خانہ)

۳: وفی رد المحتار: والتأخير اليسير، وهو مادون ركن معفوّ عنه الخ (۱/٤٦٠) وفی طحطاوی: ولم يبينوا قدر الركن وعلى قياس ما تقدم ان يعتبر الركن مع سنته وهو مقدر بثلاث تسبيحات الخ (ص:۲۵۸)

فجر کی چار رکعت اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی

مسئلہ : اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی، یا عصر کی نماز چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی۔ پس اگر قعدۂ اخیرہ کر کے زائد رکعتیں پڑھی ہیں تو اس کا فرض اداء ہو گیا اور دو رکعت زائد نفل ہو جائیں گی، البتہ اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا(۱)۔

ایک شبہ اور اس کا جواب

نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اس طرح عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ لہذا یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر فجر کی دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی یا عصر کی چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی، اور سجدہ کر لینے کے بعد اس کا فرض صحیح ہو گیا اور زائد رکعتیں نفل ہو گئیں، تو چونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مسئلہ مذکورہ میں کراہت کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ پس اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کے بعد نفل پڑھنا اس وقت مکروہ ہے جبکہ ایسا قصداً کرے اور اگر بھول کر یا کسی مجبوری سے پڑھ لی تو مکروہ نہیں ہے(۲)۔

رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا

مسئلہ : اگر رکعت کے شمار میں سہو ہو جائے تو غالب گمان پر عمل کر کے اسی پر بناء کرے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے، جس کو بکثرت شک ہوتا رہتا ہے اور اگر کسی کو ایسی عادت نہیں ہے بلکہ اتفاقاً کبھی

۱: وفی الهندية: رجل صلى الظهر خمسا وقعد فی الرابعة، قدر التشهد ...... وقيد الخامسة بالسجده، انها الخامسه، لا تعود الى القعده ولا يسلم بل اضيف اليها ركعة اخرى، حتى يصير شفعا، ويشهد ويسلم و يسجد للسهو استحسانا الخ (۱۲۹/۱)

۲: وفی الهندية: قالوا فی العصر لا يضم اليها سادسة، وقيل يضم وهو الاصح ...... لان التطوع انما يكره بعد العصر اذا كان عن اختيار واما اذا لم يكن عن اختيار فلا يكره، كذا فی فتاوى قاضی خان (۱۲۹/۱)

شک ہو جائے تو وہ از سر نو نماز پڑھے (۱)۔

چار رکعت والی نماز تین رکعت پڑھائی

مسئلہ : کسی امام نے چار رکعت والی نماز بھول کر تین رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔اس کے بعد مقتدیوں میں تذکرہ ہوا تو اللہ اکبر کہہ کر امام چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور اخیر میں سجدہ سہو کر کے نماز پوری کی۔پس اگر امام نے کوئی بات چیت نہیں کی تھی تو اس کی نماز اور نہ بولنے والے مقتدیوں کی نماز درست ہوگئی۔لیکن جن مقتدیوں نے بات چیت کر لی ہے ان کی نماز نہیں ہوگی۔انہیں از سر نو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی (۲)۔

چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا

مسئلہ : امام اگر چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر بھولے سے پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو اختیار ہے، جی چاہے تو امام کی اقتداء میں کھڑے ہو جائیں اور جی چاہے تو بیٹھے رہیں، لیکن مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

صورت مذکورہ میں پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اگر یاد آجائے تو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے۔اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو اس کو چاہیئے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملالے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔اس کے چار فرض صحیح ہو گئے اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی (۳)۔

۱: وفی الدرالمختار: (واذا شك) فی صلاته(من لم یکن ذلك) ای شك (عادة له) ...... (کم صلی استأنف) ...... (وان کثر) شکه (عمل بغالب ظنه ان کان) له ظن للحرج والا اخذ بالاقل الخ (۹۲/۲_۹۳)

۲: وفی طحطاوی: انه اذا سلم ساهیا علی الرکعتین مثلا وهو فی مکانه، ولم یصرف وجهه عن القبلة صح ...... وسجد للسهو الخ (ص:۲۵۷،قدیمی کتب خانه)

۳: وفی حلبی کبیر: (وان قعد فی آخر) الرکعة (الرابعة)ثم قام قبل ان یسلم یعود ایضا ما لم =

پانچویں یا چھٹی رکعت میں کسی نے امام کی اقتداء کی

مسئلہ: آخری قعدہ کر کے امام بھولے سے پانچویں یا چھٹی رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور اس حالت میں کسی نے امام کی اقتداء کی تو چونکہ یہ دونوں رکعتیں امام کی نفل ہوں گی، اس لئے اقتداء کرنے والے کی نماز فرض صحیح نہ ہوگی (۱)۔

مسافر نے دو رکعت کی نماز چار رکعت پڑھ لی

مسئلہ: کسی نے دو رکعت یعنی قصر نماز پڑھنے کے بجائے بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں۔ پس اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر کے اٹھا ہے تو اس کی فرض نماز درست ہے لیکن سجدہ سہو واجب ہے اور آخری دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور مسافر امام ہے اور مقتدی مقیم ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی (۲)۔

یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھی، پھر سلام کے بعد کسی نے شک دلایا

مسئلہ: اگر کسی نے اپنے یقین کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا، سلام کے بعد ایک دو آدمیوں نے کہا کہ تم نے تین ہی رکعت پر سلام پھیرا ہے تو ایسی صورت میں وہ اپنے یقین کے

=یسجد و یسلم لیخرج عن الفرض بالسلام ...... و یسجد للسهو ...... فان سجد للخامسة (کان فرضه تاما) ...... ویضم الی تلك الرکعة رکعة اخریٰ (و) تکون (الرکعتان) نافلة الخ (ص:٤٦٣) (الی ان قال) فان کان الامام قعد علی الرابعة فسدت صلوة المسبوق، لاقتدائه فی موضع الانفراد الخ (ص:٤٦٩، سهیل اکیڈمی)

۱: وفی رد المختار: لو اقتدی به مفترض فی قیامه الخامسة بعد القعود، قدر التشهد، لم یصح، ولو عاد الی القعدة، لانه لما قام الی الخامسة فقد شرع فی النفل، فکان اقتدائه المفترض بالمتنفل الخ (۸۸/۲، مکتبه سعید)

۲: وفی الدر المختار: (فلو اتم مسافر، ان قعد فی) القعدة (الاولی تم فرضه) ...... (وما زاد نفل) ...... ولو نوی الاقامة لا لتحقیقها بل لیتم صلوة المقیمین لم یصر مقیما (قوله لم یصر مقیما) فلو اتم المقیمون صلاتهم معه فسدت لانه اقتداء المفترض بالمتنفل الخ (۱۳۱/۲)

مطابق عمل کرے۔اس کی نماز صحیح ہے، دوسروں کا قول معتبر نہ ہوگا(۱)۔

دو رکعت نفل میں سہو ہوا، پھر سجدہ سہو کے بعد چار کا ارادہ کرلیا

مسئلہ :کسی نے دو رکعت نفل کی نیت کی اور اس میں اس سے سہو ہوگیا اور سجدہ بھی کرلیا۔اس کے بعد چار رکعت پڑھنے کا ارادہ کرلیا تو اس کی چاروں رکعت نفل صحیح ہو جائیں گی۔لیکن اخیر میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا ہوگا۔لیکن اس کے لئے بہتر یہ تھا کہ وہ علیحدہ سے دو رکعت پڑھتا اور اس پر بناء نہ کرتا(۲)۔

وتر کی دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہوگیا

مسئلہ :اگر کسی کو وتر کی نماز میں شک ہوگیا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری؟ پس ایسی صورت میں وہ رکعت پوری کرے اور اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو بھی کرے(۳)۔

نوٹ: لیکن عالمگیری میں اس طرح لکھا ہے، اگر کسی کو وتر کی نماز میں شک ہوگیا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری؟ پس ایسی صورت میں وہ رکعت پوری کرے اور دعائے قنوت بھی پڑھے، مقدار تشہد بیٹھنے کے بعد ایک اور رکعت بھی ملائے، اور اس میں بھی دعائے قنوت پڑھے، اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔(از مرتب)

۱: وفی الھندیة: رجل صلی وحدہ او صلی بقوم فلما سلم، اخبرہ رجل عدل انك صلیت الظھر ثلاث رکعات، قالوا ان کان عند المصلی انه صلی اربع رکعات، لا یلتفت الی قول المخبر۔(کذا فی المحیط:۱/۱۳۱)

۲: وفی الھندیة: ومن صلی رکعتین تطوعا، فسھا فیھما، وسجد للسھو، ثم اراد ان یصلی اخریین لم یبین، ولو بنی صح لبقاء التحریمة و یعید سجود السھو کذا فی التبیین(۱/۱۳۰)

۳: وفی الھندیة:ولو شك فی الوتر وھو قائم انھا ثانیة ام ثالثة، یتم تلك الرکعة ویقنت فیھا، ویقعد ثم یقوم فیصلی رکعة اخری، ویقنت فیھا ایضا وھو المختار ...... ومما لا ینبغی اغفاله انه یجب سجود السھو فی جمیع صور الشك (۱/۱۳۱)

امام کو شک ہو گیا کہ ایک رکعت پڑھائی یا دو

مسئلہ : کسی امام نے دو رکعت نماز پڑھائی اور دوسرے سجدہ میں سے اٹھتے ہوئے اسے شک ہو گیا کہ ایک رکعت ہوئی یا دو؟ پس وہ کنکھیوں سے مقتدیوں کی طرف دیکھنے لگا کہ اگر وہ اٹھیں تو میں بھی اٹھوں اور اگر وہ بیٹھ جائیں تو میں بھی بیٹھ جاؤں۔ غرض لقمہ دیئے جانے کی صورت پیدا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس پر سجدہ سہو بھی واجب نہ ہوگا(۱)۔

ظہر کی چار رکعت سنت میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

مسئلہ : اگر کسی نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت باندھی اور اسی اثناء میں ظہر کی نماز باجماعت شروع ہو گئی اور اس نے دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیا تو اسے فرضوں کے بعد پوری چار رکعت پڑھنی ہوں گی اور پہلی والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی(۲)۔

تراویح چار رکعت پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا

مسئلہ : اگر امام تراویح کی نماز میں دو رکعت پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور چار رکعتیں پوری کر لیں تو اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ لیکن تراویح کی نماز صرف دو رکعت ہوں گی۔ پہلی رکعتیں نفل ہو جائیں گی(۳)۔

۱: وفی الهندية : رجل صلى بقوم فلما صلى ركعتين وسجد السجدة الثانية، شك انه صلى ركعة او ركعتين ...... فلحظ الى من خلفه ليعلم بهم، ان قاموا قام معهم، وان قعدوا قعد ليعتمد بذلك فلا بأس به ولا سهو عليه(۱/۱۳۱)

۲: وفی الدر المختار: (بخلاف سنة الظهر) ...... (فانه) ان خاف فوت ركعة (يتركها) ويقتدی(ثم يأتی بها) على انها سنة(فی وقته) ای الظهر(۲/۵۸)

۳: وفی الدر المختار : (والتراويح سنة) ...... وهی عشرون ركعة) ...... (بعشر تسليمات) فلو فعلها، فان قعد لكل شفع صحت بكراهة والا نابت عن شفع واحد وبه يفتىٰ الخ (۲/۴۵)

نوٹ: مذکورہ صورت میں یہ الفاظ "لیکن دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا تھا" رہ چکے ہیں (کمافی فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (۱۸۳/۴)۔ از مرتب

تراویح میں تین رکعت پڑھ لی اور قعدہ نہیں کیا

مسئلہ : کسی نے دو رکعت تراویح کی نیت کی اور بھول کر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھا، بلکہ تیسری رکعت پر بیٹھا تو وہ نماز واجب الاعادہ ہوگی (۱)۔

مسافر نہیں، مگر اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھی

مسئلہ : ایک شخص کہیں سفر میں گیا اور اپنے آپ کو مسافر خیال کیا اور چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھتا رہا۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ اس کا سفر ۴۸ میل سے کم مسافت کا تھا، تو اس کو سب نمازیں مع وتر کے قضاء پڑھنی ہوں گی (۲)۔

"قعدہ اور التحیات میں سہو"

قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف کا کچھ حصہ پڑھ لیا

مسئلہ : فرض یا واجب یا سنن مؤکدہ نماز میں قعدۂ اولیٰ میں بھول کر اگر التحیات کے بعد درود شریف پورا پڑھ لیا، یا **"الھم صل علی محمد"** تک پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۳)۔

۱: وفی الھندیۃ : واذا صلی التراویح ...... کل تسلیمۃ ثلاث رکعات ولم یقعد فی کل ثلاث علی رأس الثانیۃ ...... لا یجوز ذلک عن التراویح وعلیہ قضاء التراویح الخ (۱۱۸/۱)

۲: وفی الدر المختار : بقی من المفسدات، ارتداد بقلبہ ...... وکل موجب لوضوء ...... وترک رکعۃ الخ (۶۲۹/۱)، وایضا فی فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، الباب الرابع عشر فی صلوٰۃ المسافر (۳۰۶/۴)

۳: وفی الدر المختار : (باب سجود السھو) ...... (یجب) ...... (سجدتان) ...... (وتأخیر قیام الی الثالثہ بزیادۃ علی التشھد بقدر رکن) ...... والاصح وجوبہ بالھم صل علی محمد الخ (۸۱/۲)

سجدہ سہو کرکے التحیات کی جگہ سورۃ فاتحہ پڑھ لی

مسئلہ : نماز میں کوئی واجب ترک ہوا، جس کی وجہ سے اس نے سجدہ سہو کیا۔ سجدہ سہو کرنے کے بعد تشہد پڑھنے کے بجائے سورۃ فاتحہ پڑھ ڈالی تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو واجب نہیں۔ سورۃ فاتحہ کے بجائے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے، اس کی نماز صحیح اور درست ہے (۱)۔

التحیات کی بجائے قرأت کرلی

مسئلہ : اگر کسی نے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بجائے سورۃ فاتحہ یا کوئی اور سورۃ پڑھ ڈالی تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر پہلے قرأت کی اور اس کے بعد التحیات پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہوگا، اور اگر پہلے التحیات پڑھی، اس کے بعد قرأت کی تو سجدہ سہو پہلے قعدہ میں واجب ہوگا اور قعدہ اخیرہ میں واجب نہیں (۲)۔

التحیات کا کچھ حصہ چھوٹ گیا

مسئلہ : اگر کسی نے قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھی اور اس کا کچھ حصہ چھوٹ گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے، خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل (۳)۔

قعدہ اولیٰ بھول گیا

مسئلہ : اگر کوئی شخص چار رکعت والی فرض نماز یا سنت مؤکدہ نماز میں قعدۂ اولیٰ یعنی دو رکعت پر بیٹھنا

۱: وفی الهندية : (ومنها) التشهد ...... ولو بدأ بالتشهد ثم بالقرأة فلا سهو عليه الخ (۱۲۷/۱)

۲ : وفی طحطاوی : (باب سجود السهو) ...... ولو قرأ آية ...... قبل التشهد فی القعدتين فعليه السهو...... وان قرأ بعد التشهد فان كان فی الاول فعليه السهو لتأخير الواجب ...... وان كان فی الاخير ...... فلا سهو عليه الخ (ص:۲۵۰۔۲۵۱،قديمی كتب خانه)

۳: وفی الهندية : (ومنها) التشهد فاذا تركه فی القعدة الاولىٰ او الاخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا اذا تركه بعضه، كذا فی التبيين (۱۲۷/۱)

بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا(۱)۔

نوافل میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا

مسئلہ :سنن غیر مؤکدہ یا نفل نمازوں میں قعدۂ اولیٰ نہیں کیا اور چار رکعتیں پڑھ لیں تو قاعدہ کے مطابق (یعنی نفل کی دو مستقل نماز ہوتی ہے) نماز فاسد ہوجائے گی۔لیکن فقہاء نے بطور استحسان (خلاف قاعدہ) ان چاروں رکعتوں کو ایک نماز کے حکم میں شمار کرتے ہوئے جائز اور صحیح بتایا ہے، البتہ قعدۂ اولیٰ نہ کرنے پر سجدہ سہو کرنا ہوگا(۲)۔

نفل کے قعدۂ اولیٰ میں درود شریف بھی پڑھ دیا

مسئلہ :چار رکعت نفل کی نیت باندھی۔اس کے قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف بھی پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں، بلکہ چار رکعت والی نفل نمازوں میں دو رکعت پر تشہد کے بعد درود پڑھ کر ہی اٹھنا چاہیئے ،یہی مستحب ہے(۳)۔

قعدۂ اولیٰ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی

مسئلہ :قعدۂ اولیٰ میں اگر کسی نے دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے(۴)۔

۱: وفی الهندية : (ومنها) القعدة الاولیٰ حتی لو ترکها، یجب علیه السهو، کذا فی التبیین۔(۱/۱۲۷)

۲: وفی مراقی الفلاح: (واذا صلی نافلة اکثر من رکعتین) کاربع فاتمها (ولم یجلس الا فی آخرها) فالقیاس فسادها ...... وفی الاستحسان لا تفسد وهو قوله (صح) نقله (استحسانا لانها صارت صلاة واحدة) ...... ویجبر ترك القعود علی الرکعتین ساهیا بالسجود الخ (ص:۲۱٤،قدیمی کتب خانه)

۳: وفی الدر المختار : (والقعود الاول) ...... وکذا ترك الزیادة فیه علی التشهد (قوله و کذا ترك الزیادة فیه علی التشهد) ...... ای فی الفرض والسنة المؤکده، لانها فی النفل مطلوبة الخ (۱/٤٦٥)

٤: وفی الهندية : ولو کرر التشهد فی القعدة الاولیٰ فعلیه السهو (۱/۱۲۷)

قعدۂ اخیرہ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی

مسئلہ :اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں دو مرتبہ التحیات پڑھ لی، تو سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں (۱)۔

قعدہ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر خاموش رہا

مسئلہ: قعدہ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا، پس اگر اس کی خاموشی ایک رکن کی مقدار ہوگئی ہے، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے، اور اگر ایک رکن سے کم خاموشی رہی تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے (۲)۔

قعدۂ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا

مسئلہ :اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اس کے بعد فوراً یاد آیا۔ پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی ہے تو تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، پھر اپنی نماز پوری کر کے اخیر میں سجدۂ سہو کرے (۳)۔

قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور قعدۂ اخیرہ میں یاد آیا

مسئلہ :اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ بھول کر ترک کر دیا اور اسے قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے قبل یاد آیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے، اسی وقت سجدہ سہو کرے (۴)۔

۱: وفی الهندية : ولو كرره فی القعدة الثانية فلا سهو عليه كذا فی التبيين (۱۲۷/۱)

۲: وفی الدر المختار : باب سجود السهو ...... (وتأخير قيام الى الثالثة بزيادة على التشهد بقدر ركن) الخ (۸۱/۲)

۳: وفی طحطاوی : (باب سجود السهو) ...... اذا سلم ساهيا على الركعتين مثلا وهو فی مكانه ولم يصرف وجهه عن القبلة ولم يات بمناف عاد الى الصلاة من غير تحريمة وبنى على ما مضى واتم ما عليه ...... (وسجد للسهو) الخ (ص:۲۵۷،قديمی)

٤: وفی حلبی : (فصل فی سجود السهو) ...... (فان كان الى القيام اقرب لم يقعد) بل يمضی =

امام کے پیچھے التحیات رہ گئی

مسئلہ :اگر امام کے پیچھے کسی نے التحیات نہیں پڑھی تو اس کا اعادہ کرنا ضروری نہیں اور نہ مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے(۱)۔

قعدۂ اولی چھوڑ کر امام کھڑا ہو گیا، پھر لقمہ ملا تو بیٹھ گیا

مسئلہ :امام بھولے سے قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا، پیچھے سے کسی نے لقمہ دیا تو بیٹھ گیا، تو آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے اور صحیح قول کے مطابق اس کی نماز صحیح ہے، لیکن امام نے برا کیا، کھڑے ہو جانے کے بعد اسے لوٹنا نہ چاہیئے تھا، بلکہ اسے چاہیئے کہ سبحان اللہ کہہ دے، تا کہ مقتدی بھی اٹھ جائیں(۲)۔

قعدۂ اولیٰ کے بغیر کس حد تک اٹھ جانے پر سجدۂ سہو واجب ہے

مسئلہ :اگر دو رکعت پڑھ کر قعدۂ اولیٰ نہیں کیا اور بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا۔ پس اگر اس قدر کھڑا ہو گیا کہ گھٹنے زمین سے علیحدہ ہو گئے لیکن ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے، بلکہ کھڑا ہونے اور بیٹھنے کی درمیانی حالت میں ہے اور اس وقت یاد آ گیا تو اسے بیٹھ جانا چاہیئے، اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا یا سیدھا کھڑا ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر نہ لوٹے، اور اخیر میں

=علی صلاته کما لو لم یتذکر الا بعد تمام القیام (ویسجد للسهو) لترکه الواجب وهو القعدة الاولیٰ (ص:٤٥٨)

۱: وفی حلبی: (وسهو المؤتم لا یوجب) السجود ...... (ولا علیه) ای ولا علی المؤتم، لانه ان سجد وحده کان مخالفا لامامه وان سجد امامه ینقلب الاصل تبعا الخ (ص:٤٦٤)

۲: وفی الدر المختار: (باب سجود السهو) ...... سها عن القعود الاول من الفرض) ثم تذکره عاد الیه و تشهد ...... (والا) ای وان استقام قائما (لا)یعود ...... (وسجد للسهو) لترك الواجب (فلو عاد الی القعود) ...... (قیل لا) ...... تفسد (وهو الاشبه) کما حققهالکمال وهو الحق الخ (٢/٨٣_٨٤)

سجدۂ سہو کرے[۱]۔

تراویح میں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا

مسئلہ :تراویح کی نماز میں اگر امام دو رکعت پر قعدہ کرنے کے بجائے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو لوٹ آئے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے[۲]۔

درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

مسئلہ :اگر کسی نے قعدہ اخیرہ میں درود شریف مکمل دو مرتبہ پڑھ لیا یا نصف درود شریف یعنی "اللھم بارک علی محمد" سے لے کر "حمید مجید" تک دوبارہ پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں[۳]۔

آدھا درود شریف پڑھا

مسئلہ :اگر کسی نے نصف درود شریف پڑھ کر بھولے سے دعائے ماثورہ شروع کردی، پھر خیال آیا تو اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے اس کے بعد دعا پڑھے، اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے[۴]۔

۱: وفی الدر المختار: (سها عن القعود الاول من الفرض) ......ثم تذكره عاد اليه) وتشهد، ولا سهو عليه فی الاصح (ما لم يستقم قائما) ...... (والا) ای وان استقام قائما (لا) يعود، (وسجد للسهو) (۲/۸۳ـ۸٤)

۲: وفی الدر المختار: (سها عن القعود الاول ......) ...... اما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة ...... (وسجد للسهو) الخ (۲/۸۳ـ۸٤)

۳: وفی حلبی: (وان قرأ) القرآن (بعد) قرأة (التشهد فی) القعدة (الاخيرة لا سهو عليه) لانه محل الثناء والدعاء الخ (ص:٤٦٠)

٤: وفی فتاوی دار العلوم ديوبند، الباب الحادی عشر فی سجود السهو۔(٤/٢٦٦) وفی الدر المختار:(وسننها ترك السنة لا يجب فسادا ولا سهو الخ (١/٤٧٤)

التحات پڑھ کر سو گیا

مسئلہ :کوئی شخص التحیات پڑھ کر نماز میں ہی سو گیا، کچھ دیر کے بعد ہوش میں آیا تو اسے چاہیئے کہ سجدہ سہو کرلے،اس کی نماز ہوجائے گی(۱)۔

التحیات بھول گیا اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا

مسئلہ :اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا اور درود اور دعا وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیا اور سلام پھیرتے وقت یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے(۲)۔

آخری رکعت میں التحیات کے بعد کھڑا ہو گیا، پھر بیٹھ گیا

مسئلہ :کوئی شخص آخری رکعت میں یعنی قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر کھڑا ہوا، پھر فوراً بیٹھ گیا یا کچھ پڑھ کر بیٹھا، دونوں صورتوں میں بیٹھ کر پہلے التحیات پڑھے، پھر سجدہ سہو کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے(۳)۔

نوٹ :البتہ علامہ شامی نے لکھا ہے، کہ دوبارہ التحیات نہ پڑھے، بلکہ سجدہ سہو کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔(از مرتب)

۱: وفی الدر المختار: (وشرط فی ادائهما) ...... او قعد الاخیر(نائما لا یعتد)بما اتی (به) بل یعیده ...... (قوله بل یعیده) وهل یسجد للسهو لتأخیر الرکن الظاهر نعم (۱/۴۵۵)

۲: وفی الهندیة: واذا نسی قرأة التشهد حتی سلم ثم تذکر عاد، وتشهد وعلیه السهو الخ (۱/۱۲۷)

۳: وفی الدر المختار: (وان قعد فی الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد وسلم) (وسجد للسهو) قوله (عاد و سلم) ای عاد للجلوس لما مر ان ما دون الرکعة، محل للفرض، وفیه اشارة الی انه لا یعید التشهد وبه صرح فی البحر (۲/۸۷)

التحیات اور درود کے بعد سجدہ سہو یاد آیا

مسئلہ : کسی کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا۔ اسے التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہا۔ یہاں تک کہ درود شریف پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اسی وقت سجدہ سہو کرلے۔ پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے(۱)۔

مغرب کی نماز میں قعدہ اخیرہ نہیں کیا

اگر کوئی شخص مغرب کی نماز میں قعدۂ اخیرہ چھوڑ کر بھولے سے چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو چوتھی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اگر یاد آجائے تو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرلے۔ اس کی نماز درست ہے اور اگر چوتھی رکعت کا سجدہ کرلینے کے بعد یاد آیا تو اس کی چاروں رکعتیں نفل ہوں گی۔ اس صورت میں سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے(۲)۔

قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود اور دعاء کے بعد کچھ سوچتا رہا

مسئلہ : کسی نے قعدہ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ لینے کے بعد سلام نہیں پھیرا، بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے(۳)۔

۱: وفی الدر المختار: ولو نسی السهو او سجدة صلبية او تلاوية يلزمه ذلك مادام فی المسجد (۹۱/۲)

۲: وفی حلبی: (وان سهی عن القعدة الاخيرة) ...... (وقام الی الخامسة يعود الی القعدة ما لم يسجد) ......(ويسجد للسهو) ...... (وان قيد) ...... (الخامسة بالسجدة تحولت صلوته نفلا) ...... والكلام فی القيام الی الرابعة فی المغرب والی الثالثة فی الفجر كالكلام فی القيام الی الخامسة فی الرباعيات الخ (ص:٤٦٢-٤٦٣)

۳: وفی رد المختار: قلت:والحاصل انه اختلف فی التفكر الموجب للسهو،فقيل ما لزم منه تأخير الواجب او الركن عن محله بان قطع الاشتغال بالركن او الواجب قدر اداء ركن وهو الاصح الخ(۹٤/۲)

نوٹ: لیکن علامہ شامی نے لکھا ہے، کہ سجدہ سہو واجب ہے۔ (از مرتب)

قعدۂ اخیرہ میں السلام علیکم کہہ کر مقتدی نے لقمہ دیا

مسئلہ : امام نے چوتھی رکعت پر قعدہ کیا اور بھول کر التحیات کے بعد کھڑا ہوگیا۔ پیچھے سے ایک مقتدی نے السلام علیکم کہہ کر لقمہ دیا تو اس کی نماز درست ہے، اگرچہ ایسے موقع پر زید کو "سبحان اللہ" کہنا چاہیئے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے (۱)۔

وتر کی نماز میں بھی قعدہ اولیٰ واجب ہے

مسئلہ : وتر کی نماز تین رکعات مثل مغرب کے ہے۔ اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے۔ لہذا اگر وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ ترک کر دیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا (۲)۔

امام کے پیچھے مقتدی کی التحیات کا کچھ حصہ رہ گیا

مسئلہ : اگر امام نے سلام پھیر دیا اور مقتدی کی التحیات ابھی تک ختم نہیں ہوئی تو مقتدی کو چاہیئے کہ التحیات پوری کر کے سلام پھیرے اور درود و دعائے ماثورہ رہ گئی ہو تو اس کے رہ جانے سے کوئی حرج نہیں۔ امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے۔ اور اگر امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو جس کی التحیات رہ گئی ہو، اس کا بھی التحیات پوری کر کے کھڑا ہونا بہتر ہے، اور اگر التحیات پوری کئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہوگیا، جب بھی نماز درست ہوجائے گی (۳)۔

۱: وفی فتاوی دارالعلوم دیوبند (الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا) ...... (۵۴/۴)

۲: وفی الدر المختار: (سھا عن القعود الاول من الفرض) ولو عملیا (قولہ ولو عملیا) کالوتر فلا یعود فیہ اذا استتم قائما ...... (وسجد للسھو) (۸۳/۲-۸۴)

۳: وفی رد المختار: والحاصل ان متابعۃ الامام فی الفرائض والواجبات من غیر تأخیر واجبۃ، فان عارضھا واجب لا ینبغی ان یفوتہ بل یأتی بہ ثم یتابعہ، کما لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشھد فانہ یتمہ، ثم یقوم ...... وکان تأخیرا حدالواجبین مع الاتیان بھما اولی من ترک احدھما بالکلیۃ ...... وکذا لا یتابعہ فی ترک الواجب القولی الذی لا یلزم من فعلہ المخالفۃ فی واجب فعلی کالتشھد والسلام (۴۷۰/۱-۴۷۱)

”تکبیرات میں سہو“

تکبیر کہنا بھول گیا

مسئلہ: ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت یا سجدہ سے اٹھتے وقت جو تکبیر (اللہ اکبر) کہی جاتی ہے، ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کہنا بھول گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں، البتہ اگر عیدین کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ مگر چونکہ عیدین کی نماز میں مجمع زیادہ ہوتا ہے، اس لیے راجح قول یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے (۱)۔

تکبیر تحریمہ دوبارہ کہی

مسئلہ: کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی اور قرأت بھی کرلی، اس کے بعد تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا۔ لہذا اس نے دوبارہ تکبیر کہی اور قرأت کا بھی اعادہ کیا، پھر خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ شروع میں کہی تھی تو اس کے اوپر آخیر میں سجدہ سہو واجب ہے (۲)۔

امام بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا چاہیئے

مسئلہ: اگر امام بھول کر پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے (۳)۔

۱: وفی الهندية: ولو ترك تكبيرة الركوع الثانی فی صلاة العيد وجب عليه السهو، لانها واجبة تبعا لتكبيرات العيد، بخلاف تكبيرة الركوع الاول ...... قالوا لا يسجد للسهو فی العيدين والجمعة، لئلا يقع الناس فی فتنة كذا فی المضمرات ناقلا عن المحيط۔ (۱۲۸/۱)

۲: وفی بدائع الصنائع: ولو افتتح الصلاة فقرأ ثم شك فی تكبيرة الافتتاح فاعاد التكبير والقرأت، ثم علم انه كان كبر فعليه سجود السهو الخ (۲۴۵/۱)

۳: وفی حلبی كبير: (وينبغی ان يكون ابتداء تكبير عند اول الخرور و الفراغ) منه ...... قال ابو هريرةؓ كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، اذا قام الی الصلاة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع =

تنبیہ

اکثر و بیشتر اماموں کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز پڑھاتے وقت تکبیرات انتقالیہ، حرکت انتقالیہ کے ساتھ ساتھ نہیں کہتے ، بلکہ کبھی تو منتقل ہونے کے بعد تکبیرات کہتے ہیں اور کبھی دوسرے رکن تک پہنچنے سے پہلے ہی تکبیر ختم کر دیتے ہیں۔ مثلاً قیام کی حالت سے منتقل ہوکر رکوع میں جاتے ہیں تو بعض جھکنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہیں اور بعض اس قدر چھوٹا اللہ اکبر کہتے ہیں کہ رکوع میں پورے طور پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ اکبر کی آواز ختم ہو جاتی ہے۔ اس طرح سجدہ میں جاتے وقت اور سجدے سے دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت بھی کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ ان دونوں صورتوں میں تکبیر کی سنت کامل ادا نہیں ہوتی۔ کامل سنت اس وقت ادا ہوتی ہے جبکہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کی ساتھ ساتھ تکبیر شروع کرے، اور جونہی دوسرے رکن میں پہنچے، تکبیر کی آواز بند ہو جائے۔ اور بعض امام اللہ اکبر کو اس قدر الاپتے ہیں کہ دوسرے رکن میں پہنچ جانے کے بعد بھی کچھ دیر تک ان کی تکبیر کی آواز آتی رہتی ہے۔ اس درجہ الاپنا مکروہ ہے۔

عید کی دوسری رکعت میں زائد تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا

مسئلہ : امام نے عید کی نماز میں دوسری رکعت میں بھول کر زائد تکبیریں چھوڑ دیں اور رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آتے ہی رکوع سے اٹھ کر تکبیرات کہیں اور اس کے بعد پھر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں صحیح یہ ہے کہ نماز درست ہوگئی اور اس پر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ عید کی نماز میں

=ثم يقول سمع الله لمن حمد ...... فاضافة ظروف الاذكار الى الافعال تقتضي مقارنتها، كمقارنة سائر المظروف لظروفهما ...... (ص:٣١٥) ...... لان السنة ان يكون ابتداء الذكر عند ابتداء الانتقال، وانتهاله عند انتهاله كما تقدم فمخالفة ذلك مخالفة للسنة فيكره (صفة الصلاة)(ص:٣٥٧)

بہت بھیڑ (مجمع) ہوتی ہے، اسلئے سجدہ سہو ہونے سے بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا(۱)۔

وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا

مسئلہ: وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں تکبیر کہنے کے بجائے رکوع میں چلا گیا، پھر یاد آیا تو لوٹ آیا اور تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھی تو بعد میں دوبارہ رکوع نہ کرے اور نماز پوری کرے اور اگر دعائے قنوت کیلئے نہیں لوٹا، تب بھی نماز درست ہے اور دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے(۲)۔

عیدین کی زائد تکبیروں میں سے ایک تکبیر رہ گئی

مسئلہ: عیدین کی زائد تکبیریں واجب ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک تکبیر چھوٹ گئی تو سجدہ سہو واجب ہے، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ عیدین کی نماز میں سجدہ سہو نہ کرے، کیونکہ مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی نماز میں خلل واقع ہوگا(۳)۔

۱: وفی الدر المختار: (باب العیدین) ...... (لو رکع الامام قبل ان یکبر فان الامام یکبر فی الرکوع ولا یعود الی القیام لیکبر) فی ظاهر الروایة، فلو عاد ینبغی الفساد (قوله عاد ینبغی الفساد) ...... وقد علمت ان العود روایة النوادر علی انه یقال علیه ما قاله ابن الهمام فی ترجیح القول بعدم الفساد الخ (۲/۱۷۶)

۲: وفی الدر المختار: لو تذکر القنوت فی الرکوع فالصحیح انه لا یعود، ولو عاد وقنت لا یرتفض رکوعه، وعلیه السهو الخ(باب سجود السهو)(۲/۸۱)

۳: وفی الدر المختار: (ولها واجبات) ...... (وتکبیرات العیدین) وکذا احدها (قوله وکذا احدها) افاد ان کل تکبیرة واجب متقل (۱/۴۶۶)

وفیه والسهو فی صلاة العید ...... والمختار عند المتأخرین عدمه ...... لدفع الفتنة ـ (۲/۹۲)

وفی الهندیة: قالوا لا یسجد للسهو فی العیدین ...... لئلا یقع الناس فی فتنة (۱/۱۲۷)

عیدین کی تکبیروں میں ایک دوتکبیر زیادہ کہہ ڈالی

مسئلہ : امام نے عیدین کی زائد تکبیروں میں بھول کر ایک دو تکبیر زائد کہہ ڈالی تو سجدہ سہو واجب نہیں(۱)۔

اللہ اکبار یا آللہ اکبر کہا

مسئلہ :بعض امام تکبیر کہنے میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں اور اللہ اکبر کہنے کے بجائے "اللہ اکبار" کہتے ہیں، یعنی "باء" اور "راء" کے درمیان "الف" بڑھا دیتے ہیں۔اس طرح بعض امام لفظ "اللہ" کے شروع میں مد کرتے ہیں اور "آللہ اکبر" کہتے ہیں۔ یہ دونوں بالکل غلط ہیں۔ان دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔اور اگر تکبیر تحریمہ میں اس طرح کہہ دیا تو نماز کا شروع کرنا ہی صحیح نہ ہوگا(۲)۔

تکبیر تحریمہ میں "اللہ اکبر" امام سے پہلے کہہ دیا

مسئلہ :بعض دفعہ مقتدی بھی ایسی غلطی کر بیٹھتے ہیں، جسے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔مثلاً امام کے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنے سے پہلے مقتدی اللہ اکبر کہہ دیتے ہیں یا امام کے لفظ "اللہ" ختم ہونے سے پہلے ہی لفظ "اللہ" کہہ دیتے ہیں۔ان دونوں صورتوں میں نماز کا شروع کرنا صحیح نہیں ہوتا۔ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ پھر سے اللہ اکبر کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھیں(۳)۔

۱: وفی الدر المختار: (باب العیدین) ...... (ویصلی الامام بهم رکعتین مثنیا قبل الزوائد وهی ثلاث تکبیرات فی کل رکعة) ولو زاد تابعه الی ستة عشر لانه مأثور الخ (۲/۱۷۲۔۱۷۳)

۲: وفی حلبی کبیر: (وان قال الله اکبار) بادخال الف بین الباء والراء (لا یصیر شارعا وان قال) ذلك فی خلال الصلاة تفسد صلوته ...... (ولو ادخل المد فی الف)لفظة (الله ......) تفسد صلاته الخ (ص:۲٦۹۔۲٦۰)

۳: وفی حلبی کبیر: (ولو افتتح) ای کبر (مع الامام و فرغ من قوله الله قبل فراغ الامام من قوله=

اللہ اکبر سیدھے کھڑے ہو کر کہنا

مسئلہ :اکثر مقتدیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اگر امام رکوع میں چلا گیا تو اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہونے کے لئے سیدھے کھڑے ہوئے بغیر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے ہیں، اس طور پر کہ ان کی اللہ اکبر کی آواز رکوع میں پہنچ کر ختم ہوتی ہے۔اس طرح نماز میں شریک ہونا درست نہیں، ان کی نماز نہیں ہوتی۔تکبیر تحریمہ سے فارغ ہونے تک کھڑا ہونا فرض ہے۔یعنی سیدھے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کی آواز ختم ہو جائے، اس کے بعد رکوع کیلئے جھکنا چاہیئے (۱)۔

مریض کے لئے تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا

مسئلہ :ایسا مریض جو پوری نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا، لیکن تکبیر تحریمہ کے وقت کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، پھر بیٹھ کر اپنی نماز پوری کرے۔بغیر شدید تکلیف اور ناقابل برداشت مشقت کے قیام کا ترک کرنا جائز نہیں (۲)۔

=الله لا يصير شارعا) فى الصلاة ...... (كبر ثانيا ونوى) بهذا التكبير (الشروع) فى صلوة ...... يصير شارعا الخ (٢٦٠_٢٦١)

١: وفى حلبى: لو ادرك الامام راكعا فقال الله فى حال القيام، ولم يفرغ من قوله اكبر الا وهو فى الركوع لا يصح شروعه، لان الشرط وقوعه التحريمة فى محض القيام الخ (ص:٢٦٠)

٢: وفى حلبى : اما اذا كان يقدر على القيام لكن يلحقه نوع مشقة من غير الم شديد ولا خوف ازدياد مرض ...... فلا يجوز له ترك القيام ...... ولو قدر على بعض القيام لا كله لزمه ذلك القدر حتى لو كان لا يقدر الا على قدر التحريمة لزمه ان يحرم قائما ثم يقعد الخ (ص:٢٦١_٢٦٢)

”اذکار وتسبیحات میں سہو“

اعوذباللہ یابسم اللہ یا ثناء چھوڑ دی

مسئلہ :اگر کسی نے نماز میں اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء بھول کر چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں (۱)۔

صلوۃ التسبیح میں قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی

مسئلہ :صلوۃ التسبیح میں قرأت کے بعد بھول کر اگر رکوع میں چلا گیا اور قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی تو اس کی نماز صحیح ہے، اس پر سجدہ سہو واجب نہیں (۲)۔

رکوع یا سجدہ میں بسم اللہ پڑھ دی

مسئلہ :اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ میں تسبیح پڑھنے کے بجائے ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ پڑھ لے تو سجدہ سہو واجب نہیں (۳)۔

نماز میں اللہ اللہ یا الا اللہ کہہ دیا

مسئلہ :اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں یا کسی عارضہ کی وجہ سے ”اللہ اللہ“ کہہ دیا یا ”الا اللہ“

۱: وفی الهندية: (الباب الثانی عشر فی سجود السهو) ...... ولا یجب بترك التعوذ والبسملة فی الاولیٰ والثناء الخ (۱/۱۲٦)

۲: وفی الهندية: (الباب الثانی عشر فی سجود السهو) ...... وفی الولوالجية الاصل فی هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ...... وفی الثانی لا تفسد لان قیامها بارکانها وقد وجدت ولا یجبر بسجدتی السهو الخ(۱/۱۲٦) (وفی فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، مسائل صلوٰة التسبیح:٤/۲۱۸)

۳: وفی الهداية : باب سجود السهو : ویلزمه اذا ترك فعلا مسنونا کانه اراد به فعلا واجبا الخ (۲/۱٦٥) وفی فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: الباب الحادی عشر فی سجود السهو(٤/۲٦۹)

کی ضرب لگادی تو صحیح قول کے مطابق اس کی نماز درست ہے اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں(۱)۔

اعوذباللہ یا بسم اللہ یا آمین بلند آواز سے کہہ دی

مسئلہ :اگر کسی نے بلند آواز سے اعوذباللہ یا بسم اللہ یا آمین کہہ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں(۲)۔

آمین غلط طریقے سے کہی

مسئلہ :اگر کسی نے نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر آمین کی جگہ امن یا امین یا آمن کہا تو اس نماز فاسد ہو جائے گی(۳)۔

نمازی نے کسی دوسرے کے ولا الضالین پر آمین کہہ دی

مسئلہ :کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورۃ فاتحہ سنی اور اس کے ولا الضالین کہنے پر نمازی نے آمین کہہ دی تو علماء متأخرین کے نزدیک اس آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی(۴)۔

۱: وفی الدر المختار: (باب ما یفسد الصلاۃ الخ) ولو سقط شیء من السطح فبسمل او دعا لاحد الخ (قوله بسمل) یشکل علیه ما فی البحر: لو لدغته عقرب او اصابه وجع فقال بسم الله، قیل تفسد ...... وقیل لا لانه لیس من کلام الناس وفی النصاب: وعلیه الفتوی وجزم به فی الظهیریة، وکذا لو قال یا رب الخ (۱/۶۲۲)

۲: وفی الهندیة : وان جهر بالتعوذ او بالتسمیة او بالتأمین لا سهو علیه کذا فی فتاوی قاضی خان (۱/۱۲۸)

۳: وفی الدر المختار : (وامن) بمد وقصر وامالة ولا تفسد بمد مع تشدید ...... بل بقصر مع احدهما (قوله بل بقصر مع احدهما) ...... وهو امین، لعدم وجوده فی القرآن ...... وهو امن ...... وهو آمن فانه مفسد لعدم وجوده فی القرآن (۱/۴۹۲)

۴: وفی رد المحتار: لو سمع المصلی منن مصل آخر ولا الضالین، فقال آمین ...... قیل تفسد وعلیه المتأخرون۔ (۱/۶۲۰)

نمازی نے کسی کی دعا پر آمین کہہ دی

مسئلہ : کسی شخص نے نماز سے باہر کوئی دعا مانگی۔ اس پر کسی نے نماز کی حالت میں آمین کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی (۱)۔

چھینکنے والے نے جواب الجواب میں آمین کہہ دی

مسئلہ : دو آدمی نماز پڑھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اس پر تیسرے شخص نے جو نماز سے باہر تھا، "یرحمک اللہ" کہا۔ اس پر ان دونوں نمازیوں نے نماز پڑھنے میں آمین کہہ دی تو چھینکنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی اور دوسرے کی درست رہی (۲)۔

چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہہ دیا

مسئلہ : اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی دوسرے شخص کی چھینک کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہہ دیا تو جواب دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر خود چھینکنے والے نے اپنے آپ کو "یرحمک اللہ" کہا تو نماز فاسد نہ ہوگی (۳)۔

خوشی کی خبر پر "الحمد للہ" کہہ دیا

مسئلہ : کسی نے خوشی کی خبر سنائی تو نماز کی حالت میں اس کا جواب "الحمد للہ" کے ساتھ دے دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی (۴)۔

۱: وفی الدر المختار: او دعا لاحد او علیه فقال آمین تفسد الخ (۱/۶۲۲)

۲: وفی الدر المختار : وبعکسه التامین بعد التشمیت(قوله وبعکسه التامین الخ) صورته فی الظهیریة : رجلان یصلیان فعطس احدهما فقال رجل خارج الصلاة یرحمك الله فقالا جمیعا آمین تفسد صلاة العاطس دون الآخر الخ (۱/۶۲۰)

۳: وفی الدر المختار : (و) یفسدها (تشمیت عاطس) لغیره بیرحمك الله ولو من العاطس لنفسه لا (۱/۶۲۰)

٤: وفی حلبی : فصل فیما یفسد الصلاة ...... او قال جوابا بالخیر بما یسره (الحمدلله ......) =

بری خبر سن کر "انا للہ" پڑھی

مسئلہ: کسی نے کوئی بری خبر سنائی۔ اس پر کسی نے بحالت نماز "انا لله و انا اليه راجعون" پڑھ دی۔ پس اگر اس سے اس کا مقصد جواب تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی(۱)۔

بطور جواب قرآن کا کوئی ٹکڑا پڑھا

مسئلہ: ۱: کسی شخص نے نمازی سے بحالت نماز دریافت کیا کہ تمہارے پاس کیا مال ہے؟ اس نے جواب میں "الخيل و البغال و الحمير" پڑھ دیا۔

مسئلہ: ۲: اس شخص سے جس کا نام یحییٰ تھا، کسی نے بحالت نماز یہ کہا: "يا يحيى خذ الكتاب بقوة"۔

مسئلہ: ۳: کسی شخص سے جس کا نام موسیٰ تھا، بحالت نماز یہ کہا: "ما تلك بيمينك يا موسىٰ"۔

پس ان تینوں صورتوں میں کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، حالانکہ یہ الفاظ قرآن پاک کے ہیں(۲)۔

دستک دینے والے کو "سبحان اللہ" کہہ کر جواب دیا

مسئلہ: کوئی شخص کمرے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص نے باہر سے دستک دی اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو نمازی نے اندر سے "سبحان الله" یا "لا اله الا الله" پڑھ کر یہ بتلا دیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ ایسے ہی اگر اپنے امام کو کوئی بات یاد دلانے

=...... (تفسد) صلاته (عندهما ......) الخ (ص:٤٣٨)

۱: وفي الدر المختار: (باب ما يفسد الصلاة الخ) ...... (وجواب خبر) سوء بالاسترجاع على المذهب) الخ (۱/ ٦٢٠-٦٢١)

۲: وفي الدر المختار: (باب ما يفسد الصلاة الخ) ...... (وكذا) يفسدها (كل ما قصد به الجواب او مالك فقال: الخيل والبغال والحمير ...... (او الخطاب) كقوله لمن اسمه يحيى او موسىٰ (يا يحيى خذ الكتاب بقوة) او وما تلك بيمينك يا موسىٰ الخ (۱/ ٦٢١)

کے لئے مقتدی نے "سبحان الله" کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی(۱)۔

کسی کام کا حکم دینے کے لئے "سبحان اللہ" کہا

مسئلہ :اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو کام کا حکم دینے کی غرض سے یا کسی کام سے روکنے کی غرض سے "سبحان الله" یا "لاالہ الاالله" کہہ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔اور اگر کسی نے صرف قرأت میں آواز کو اونچا کر دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی(۲)۔

حسب ذیل کلمات کہہ دیئے

مسئلہ :کسی نے نماز کی حالت میں لفظ اللہ سن کر جَلَّ جَلَالُہٗ کہہ دیا، یا حضور اکرم ﷺ کا نام نامی اور اسم گرامی سن کر درود شریف پڑھ دیا، یا اپنے امام کی قرأت سن کر "صدق الله ورسوله" کہہ دیا، یا مؤذن کی اذان کا جواب دے دیا، شیطان کا نام سن کر "لعنة الله عليه" یا "لعنه الله عليه" کہہ دیا۔پس اگر جواب کے ارادے سے کہا ہے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔اور اگر اللہ کا ذکر یا اس کی تعظیم یا اس کے دشمن کی توہین کی غرض سے کہا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔اسی طرح اگر کسی نے دنیوی وسوسہ کی وجہ سے "لاحول ولا قوة الا بالله" پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی وسوسہ کی وجہ سے پڑھا ہے اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی(۳)۔

۱: وفي الدر المختار: (باب ما يفسد الصلاة) ...... وقيد بقصد الجواب، لانه لو لم يرد جوابه، بل اراد اعلامه بانه في الصلاة لا تفسد اتفاقا الخ (۶۲۲/۱)

۲: وفي الدر المختار: (باب ما يفسد الصلاة الخ) ...... ولو سبح او هلل يريد زجرا عن فعل أو أمرًابه فسدت عندهما الخ (۶۲۱/۱)

۳: وفي الدر المختار: (باب ما يفسد الصلاة) ...... [فروع] سمع اسمه اسم الله تعالىٰ فقال جل جلاله او النبي ﷺ، فصلى عليه، او قرأة الامام فقال صدق الله ورسوله تفسد، ان قصد جواب، لو سمع ذكر الشيطان فلعنه تفسد ...... ولو حوقل لدفع الوسوسة، ان كان لامور الدنيا تفسد الخ (۶۲۱/۱)

ربنا لک الحمد کو رابّنا لک الحامد کہا

مسئلہ :اگر مکبر (تکبیر کہنے والے) نے امام کے پیچھے "سمع الله لمن حمده" کہنے کے بعد "ربنا لک الحمد" کی جگہ "رابّنا لک الحامد" کہہ دیا، یعنی راء کے بعد اور حاء کے بعد الف بڑھا دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ حرکتوں کی ایسی کھینچا تانی، جس کی وجہ سے ایک کے دو حرف بن جائیں، یہ لحن مضر اور مفسد صلوٰۃ ہے (۱)۔

رکوع میں "سبحان ربی العزیم" پڑھ دیا

مسئلہ :اگر کسی شخص نے رکوع کی تسبیح "سبحان ربی العظیم" ظاء سے پڑھنے کے بجائے زاء سے پڑھ دی، یعنی "سبحان ربی العزیم" پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس مسئلے سے عموماً لوگ ناواقف ہیں۔ رکوع کی تسبیح اس شخص کیلئے پڑھنا سنت ہے جو "العظیم" کی ظاء کو خوب ظاہر کر کے پڑھ سکتا ہو، اور جس شخص سے ظاء ادا نہ ہوتی ہو تو اسے "العظیم" کی جگہ "الکریم" کہنا چاہیئے، یعنی "سبحان ربی الکریم" کہنا چاہیئے (۲)۔

مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام اٹھ گیا

مسئلہ :اگر مقتدی نے رکوع کی تسبیح یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی کہ امام اٹھ گیا تو چونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری واجب ہے، اس لئے امام کے ساتھ مقتدی کو بھی سر اٹھا لینا چاہئے، تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر نہیں کرنی چاہیئے (۳)۔

۱: وفی الدر المختار: (باب ما یفسد الصلاة الخ) ...... قول المبلغ، رابنا لك الحامد، بالف بعد الراء، لان الراب هو زوج الام (۱/۶۳۰)

۲: وفی الدر المختار: [تنبیه] السنة فی تسبیح الركوع سبحان ربی العظیم، الا ان كان لا یحسن الظاء فیبدل به الكریم، لئلا یجری علی لسانه العزیم فتفسد به الصلاة، كذا فی درر البحار فلیحفظ، فان العامة عنه غافلون حیث یاتون بدل الظاء بزای مفخمة ۔(۱/۴۹۴)

۳: وفی الدر المختار: (و) اعلم انه مما یبتنی علی لزوم المتابعة فی الاركان انه (لو رفع الامام رأسه من=

"سمع الله لمن حمده" کہہ دیا

مسئلہ :اگر کسی نے "سمع الله لمن حمده" کہ جگہ "سمع الله لمل حمده" کہہ دیا تو بعض کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے، اسلئے صحیح تلفظ کا خیال رکھنا چاہیئے (۱)۔

امام کے لئے ۵، ۵ مرتبہ تسبیحات کہنا بہتر ہے

مسئلہ :امام کیلئے بہتر یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیح پانچ پانچ مرتبہ کہے تا کہ مقتدیوں کو بخوبی تین مرتبہ پڑھنے کا موقع مل جائے۔

اکیلے نماز پڑھنے والے کیلئے بھی پانچ پانچ مرتبہ پڑھنا افضل ہے (۲)۔

دعائے قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے

مسئلہ :اگر امام دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا تو مقتدی اگر دعائے قنوت پڑھ کر امام کے رکوع میں شریک ہوسکتا ہے تو پڑھ کر اسے رکوع میں جانا چاہیئے اور اگر یہ اندیشہ ہے کہ دعائے قنوت پڑھ کر رکوع میں شریک نہیں ہوسکتا تو مقتدی بھی دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے۔اگر رکوع کر کے دعائے قنوت یاد آئی اور اس نے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھی تو اس کو ،دوبارہ رکوع کرنے کی ضرورت نہیں۔اور اگر وہ دوبارہ رکوع میں گیا اور کوئی شخص آ کر اس رکوع میں شریک ہوا تو اس رکعت کا پانے والا نہیں سمجھا جائے گا اور مذکورہ بالا ہر صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا (۳)۔

=الركوع او السجود(قبل ان يتم المأموم التسبيحات) الثلاث(وجب متابعته) الخ (۱/۴۹۵-۴۹۶)

۱: وفي الدر المختار: (ثم يرفع رأسه من ركوعه مسمعا) وفي الولوالجية، لو ابدل النون لاما تفسد قوله(لو ابدل النون لاما) بان قال لمل حمده تفسد الخ(۱/۴۹۶)

۲: وفي رد المحتار: ونقل في الحلية عن عبدالله بن عبدالله بن المبارك واسحق و ابراهيم، والثوري انه يستحب للامام ان يسبح خمس تسبيحات، ليدرك من خلفه الثلاث الخ (۱/۴۹۵)

۳: وفي الدر المختار: (ولو نسيه) اى القنوت(ثم تذكره في الركوع لا يقنت) فيه لفوات محله=

دعائے قنوت سورۃ فاتحہ کے بعد پڑھی اور سورۃ ملانا بھول گیا

مسئلہ :اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دعائے قنوت پڑھ گیا اور سورۃ ملانا بھول گیا، پھر رکوع میں پہنچ کر اس کو یاد آیا تو اب اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوبارہ اٹھ کر سورۃ پڑھے۔ پھر اس کے بعد دعائے قنوت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع بھی کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے(۱)۔

مقتدی کی قنوت پوری نہ ہوئی اور امام رکوع میں چلا گیا

مسئلہ :اگر امام دعائے قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا اور مقتدی نے ابھی تک دعائے قنوت ختم نہیں کی تو مقتدی کے لئے ضروری ہے کہ دعائے قنوت چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے(۲)۔

دعائے قنوت پہلی یا دوسری رکعت میں پڑھی

مسئلہ :اگر کسی نے وتر کی نماز میں بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اب اس کو تیسری رکعت میں نہ پڑھنی چاہیئے۔البتہ اخیر میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔اسی طرح اگر کسی کو شک ہوگیا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اسے چاہیئے کہ اس رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور

=(ولا یعود الی القیام) فی الاصح ...... (فان عاد الیه وقنت ولم یعد الرکوع لم تفسد صلاته) ...... (وسجد للسهو) ...... وفی رد المحتار: حتی لو عاد وقنت ثم رکع فاقتدی به رجل لم یدرك الرکعة الخ (۱/۱۰)

۱: وفی رد المحتار:(فرع) ترك السورة دون الفاتحة، وقنت ثم تذکر یعود ویقرأ السورة و یعیدالقنوت والرکوع الخ(۲/۱۰) وفی الهندیة: ولا یجب السجود الا بترك واجب او تأخیره الخ (۱/۱۲۶)

۲: وفی الدر المختار : (رکع الامام قبل فراغ المقتدی) من القنوت قطعه و تابعه الخ (۲/۱۰)

التحیات کے لئے بیٹھے۔ پھر اس کے بعد جو رکعت پڑھے، اس میں دوبارہ دعائے قنوت پڑھے(۱)۔

رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار سے کم ٹھرا

مسئلہ :رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر برقرار ہو جائے اور ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے، واجب ہے۔ اگر بھول کر اس کو ترک کر دیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اور اگر قصداً ایسا کیا تو دوبارہ نماز پڑھنی ضروری ہے(۲)۔

دعائے قنوت کے لئے "اللہ اکبر" کہنا چھوڑ دیا

مسئلہ :وتر کی نماز میں جس طرح دعائے قنوت چھوڑ دینے پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، اسی طرح اگر دعائے قنوت کے لئے "اللہ اکبر" کہنا چھوڑ دیا، جب بھی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے(۳)۔

نوٹ: البتہ خیر الفتاوی (۵۱۳/۲) پر اس طرح لکھا ہے، "کہ تکبیر قنوت کے بارے میں اختلاف ہے...... اگر احتیاط پر عمل کرتے ہوئے سجدہ سہو کر لیا جائے، تو بہتر ہے، ورنہ ترک کی بھی گنجائش ہے"۔ (از مرتب)

۱: وفی الدر المختار : (قنت فی اولی الوتر او ثانیة سهوا، لم یقنت فی ثالثة) اما لو شك انه فی ثانية او ثالثه، كرره مع القعود فی الاصح الخ(۲/ ۱۰)

۲: وفی الدر المختار : وتعديل الأركان) ای تسكين الجوارح قدر تسبيحة فی الركوع والسجود وفی رد المختار ...... حتى لو تركها او شيئا منها ساهيا، يلزمه السهو، ولو عمدا يكره اشد الكراهة ويلزمه ان يعيد الصلاة الخ (۱/ ٤٦٤)

۳: وفی الدر المختار: (ولها واجبات) ...... وكذا تكبير قنوته (قوله كذا تكبير قنوته) ...... اى بالقنوت تكبيره، وجزم الزيلعی بوجوب السجود بتركه وذكر فی الظهيرية، انه لو تركه لا رواية فيه، وقيل يجب السجود، اعتبارا بتكبيرات العيد وقيل لا اه وينبغی ترجيح عدم الوجوب، لانه الاصل ولا دليل عليه، بخلاف تكبيرات العيد (۱/ ٤٦٨)

دعائیں بلند آواز سے پڑھ دیں

مسئلہ :اگر کسی نے نماز میں اذکار، تسبیحات، دعائیں، التحیات اور درود شریف وغیرہ کو بلند آواز سے پڑھ دیا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے[1]۔

''مسبوق اور لاحق پر سجدہ سہو''

مسبوق سہو کا سلام امام کے ساتھ نہ پھیرے

مسئلہ : جس شخص کی نماز ایک دو رکعت امام کے ساتھ رہ گئی ہو، اس کو مسبوق کہتے ہیں۔ ایسا شخص امام کے ساتھ سہو کے سلام میں امام کی اقتداء نہ کرے، یعنی امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ صرف سجدہ سہو میں امام کی اقتداء کرے[2]۔

مسبوق نے امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا

مسئلہ : کسی مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر کسی کے یاد دلانے پر کھڑا ہو گیا۔ پس اگر کسی کے کہنے سے یا کہنی مارنے سے فوراً کھڑا ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر کچھ دیر ٹھہر کر یا خود یاد کر کے کھڑا ہوا تو اس کی نماز صحیح ہے، البتہ اس پر سجدہ سہو واجب ہے[3]۔

۱: وفی رد المحتار : [تتمہ] قد صرحوا بانہ اذا جھر سھوا بشیء من الادعیۃ والاثنیۃ ولو تشھد فانہ لا یجب علیہ السجود (۸۲/۲)

۲: وفی الدر المختار : (والمسبوق یسجد مع امامہ مطلقا) (قولہ والمسبوق یسجد مع امامہ) قید بالسجود، لانہ لا یتابعہ فی السلام بل یسجد معہ و یتشھد الخ (۸۲/۲)

۳: وفی الدر المختار: حتیٰ لو امتثل امر غیرہ، فقیل لہ تقدم، فتقدم او دخل فرجۃ الصف احد فوسع لہ فسدت، بل یمکث ساعۃ ثم یتقدم برأیہ قھستانی الخ (باب ما یفسد الصلاۃ الخ) (۶۲۲/۱)، وفی رد المحتار : (باب سجود السھو) ...... (والمسبوق یسجد مع امامہ) ...... ان سلم سھوا قبل الامام او معہ وان سلم بعدہ لزمہ الخ (۸۲/۲)

مسبوق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں سہو ہو گیا

مسئلہ :مسبوق نے اگر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھتے وقت بھول کر کوئی واجب ترک کر دیا تو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے[1]۔

مسبوق نے مغرب میں چھوٹی ہوئی دو رکعتوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا

مسئلہ :کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں چھوٹ گئی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعت اس طرح پوری کی کہ درمیان میں قعدۂ اولیٰ نہیں کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے[2]۔

مسبوق نے امام کے سجدہ سہو کرنے کے بعد اقتداء کیا

مسئلہ :کسی امام پر سجدہ سہو واجب تھا اس نے سجدہ سہو کیا۔ اس کے بعد التحیات پڑھنے کی حالت میں کسی مسبوق نے اقتداء کی تو یہ اقتداء درست ہے، بعد میں اس کے ذمے سجدہ سہو نہیں[3]۔

مسبوق امام کے سہو کرنے کے بعد شریک ہوا

مسئلہ :اگر کوئی مسبوق امام کے سہو کرنے کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا تو وہ بھی امام کی اتباع میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا[4]۔

١: وفی الدر المختار : (والمسبوق ......) ...... (ثم یقضی ما فاته) ولو سها فیه سجد ثانیا الخ (٢/٨٣)

٢: وفی الدر المختار : باب سجود السهو...... (وسها عن القعود الاول من الفرض) ...... وسجد للسهو لترك الواجب الخ (٢/٨٣-٨٤)

٣: وفی الدر المختار : باب سجود السهو ...... (سلام من علیه سجود السهو، یخرجه) الصلاة خروجا (موقوفا) ان سجد عاد الیها والا لا وعلیٰ هذا (فیصح) الاقتداء به ، وفی رد المحتار...... فیصح الاقتداء به، ان سجد بعد والا فلا الخ (٢/٨٩)

٤: وفی الهندیة : (فصل) ...... لو ادرك الامام بعد ما سها یلزمه ان یسجد مع الامام تبعا له الخ (١/١٢٨)

مسبوق سجدہ سہو کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا

مسئلہ : امام پر سجدہ سہو واجب تھا، اسلئے سجدہ سہو کیا۔ جب دوسرے سجدے میں تھا تو کسی نے آکر اس کی اقتداء کی، یعنی دوسرے سجدے میں امام کے ساتھ شریک ہوا تو پہلے سجدے کی قضاء اس کے ذمے نہیں[1]۔

مسبوق سہو کے سلام کو آخری سلام سمجھ کر کھڑا ہو گیا

مسئلہ : اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا تو اس سے سجدہ سہو ساقط نہ ہوگا۔ اس کو آخر میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا[2]۔

امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدہ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے

مسئلہ : کسی امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور اسے یاد نہ رہا۔ اس نے آخری سلام دونوں طرف پھیر دیا اور مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سجدہ سہو واجب تھا، لہذا امام فوراً سجدہ سہو میں چلا گیا تو اس مسبوق کو چاہیئے کہ اگر اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے، تو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جائے۔ پھر جس وقت امام آخری سلام پھیرے تو اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کرے۔ واضح رہے کہ اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام کیا، قرأت اور رکوع کیا ہے، وہ کالعدم تصور کیا جائے گا۔ اور اگر لوٹ کر امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا، جب بھی اس کی نماز صحیح ہے، لیکن اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر وہ مسبوق اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر نہ لوٹے۔ ایسی صورت میں اگر لوٹے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی[3]۔

۱: وفی الهندیة : (فصل) ...... ولو دخل معه بعد ۱ سجد، سجدة السهو، یتابعه فی الثانیة ولا یقتضی الاول الخ (۱/۱۲۸)

۲: وفی الهندیة : (فصل) والمسبوق یتابع الامام فی سجود السهو ...... ولو لم یتابع الامام فی سجود السهو وقام الی القضاء لا یسقط عنه، ویسجد فی آخر صلاته الخ (۱/۱۲۸)

۳: وفی الهندیة : (فصل) ولو سلم الامام فقام المسبوق ثم تذکر الامام ان علیه سهوا، فسجد له، قبل یقید=

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اپنی باقی ماندہ رکعت میں سہو ہوگیا

مسئلہ : اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اٹھ کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھنے لگا، پھر اس سے کوئی سہو ہوگیا تو ایک ہی مرتبہ اخیر میں سجدہ سہو کر لینا کافی ہے۔ البتہ وہ مسبوق سلام کا انتظار کیے بغیر اٹھ جانے پر گنہگار ہوگا[1]۔

مسبوق نے امام سے پہلے یا ساتھ سلام پھیر دیا

مسئلہ : اگر کسی مسبوق نے امام سے پہلے یا امام کے ساتھ ساتھ (بلا کسی تاخیر کے) سلام پھیر دیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ لیکن چونکہ اکثر امام کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرتا ہے، اسلئے اکثر کا لحاظ کرتے ہوئے اس پر سجدہ سہو واجب ہے[2]۔

مسافر امام کے پیچھے مقیم مثل مسبوق کے ہوتا ہے

مسئلہ : کسی مقیم نے مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز پڑھی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد

=المسبوق الرکعة بسجدة، فعلیه ان یرفض ذلك ویعود الیٰ متابعته، ثم اذا سلم الامام، قام الیٰ القضاء، ولا یعتد بما فعل من القیام والقرأة والرکوع ولو لم یعد الیٰ متابعة الامام، ومضی علیٰ قضائه، فانه تجوز صلاته ویسجد للسهو بعد فراغه استحسانا، ولو سجد الامام بعد ما قید هذا المسبوق الرکعة بسجدة فانه لا یعود، فان عاد الیٰ متابعته فسدت صلاته کذا فی السراج الوهاج الخ (۱۲۸/۱)

۱: وفی الهندیة : (فصل) ...... ولو سها امامه ولم یسجد المسبوق معه وسها هو فیما یقضی یکفیه سجدتان الخ (۱۲۹/۱) وفی الدر المختار: (لو قام الیٰ قضاء ما سبق به وعلی الامام سجدتا سهو) (فعلیه ان یعود) ...... ولو قام قبل السلام هل یعتد باداثه، ان قبل قعود الامام قدر التشهد لا، وان بعده نعم، و کره تحریما الخ (۵۹۷/۱-۵۹۸)

۲: وفی الرد المختار : (باب سجود السهو)...... ولا سجود علیه ان سلم سهوا قبل الامام او معه، وان سلم بعده لزمه لکونه منفردا حینئذ بحر، واراد بالمعیة المقارنة، وهو نادر الوقوع کما فی شرح المنیة الخ (۸۲/۲-۸۳)

جب یہ اپنی دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگا، اس میں اگر کوئی سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ سجدہ سہو کے بارے میں اس کا حکم مسبوق کی طرح ہوتا ہے۔ پس اگر ایک رکعت ملی ہے تو اپنی تین رکعتیں پڑھتے وقت پہلی دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور اخیر رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے[۱]۔

امام سے سہو ہوا، پھر حدث بھی ہو گیا اور مسبوق خلیفہ بنا

مسئلہ : کسی امام سے نماز میں سہو ہوا۔ اس کے بعد اسے حدث بھی لاحق ہو گیا تو اس نے صف میں سے ایک مسبوق کو اپنی جگہ کر دیا تو وہ مسبوق سلام تک نماز پوری کر دے، لیکن سلام نہ پھیرے۔ جس وقت سلام پھیرنا ہو، کسی مدرک کو آگے کر دے۔ اور وہ مدرک آکر سجدہ سہو کرے اور پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ مسبوق بھی اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا[۲]۔

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا، پھر خود سے سہو ہو گیا تو دوبارہ سجدہ کرے

مسئلہ : اگر امام کے ساتھ مسبوق نے سجدہ سہو کیا، پھر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کے لئے اٹھا اور اس میں مسبوق سے کوئی سہو ہو گیا تو اسے اخیر نماز میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا واجب ہے[۳]۔

۱: وفی الدر المختار : والمقیم خلف المسافر کالمسبوق(قوله والمقیم الخ) ذکر فی البحر ان المقیم المقتدی بالمسافر کالمسبوق فی انه یتابع الامام فی سجود السهو، ثم یشتغل بالاتمام، واما اذا قام الی اتمام صلاته وسها فذکر الکرخی انه کاللاحق، فلا سجود علیه ...... وذکر فی الاصل انه یلزمه السجود و صححه فی البدائع ...... وانما لا یقرأ فیما یتم، لان القرأة فرض فی الاولیین وقد قرأ الامام فیهما الخ (۸۳/۲)، وفی الهندیة : (فصل) ...... والمقیم خلف المسافر حکمه حکم المسبوق فی سجدتی السهو (۱۲۹/۱)

۲: وفی الهندیة : (فصل) ...... الامام اذا سها ثم احدث فقدم مسبوقا اتمها الا السلام فانه یقدم رجلا ادرك اول الصلاة فیسلم و یسجد للسهو و یسجد معه المسبوق الخ (۱۲۹/۱)

۱: وفی المبسوط : (باب سجود السهو) ...... (وان سها فیما یقضی کفاه سجدتان لسهوه) ......=

لاحق امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے

مسئلہ :لاحق اس شخص کو کہتے ہیں، جو امام کے ساتھ شروع سے شریک رہا، اگر نماز کے درمیان میں حدث وغیرہ پیش آنے کی وجہ سے وضوء کرنے چلا گیا، جس سے درمیان میں ایک دو رکعت چھوٹ گئی، یعنی امام کے ساتھ اول و آخر میں شریک رہا اور درمیان میں کچھ رکعتیں رہ گئیں۔ پس ایسے شخص کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے اور امام جب تک سلام اور سجدہ میں مشغول رہے، اس وقت تک وہ چپ چاپ قعدہ کی حالت میں بیٹھا رہے، اور جب اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرلے تو اخیر نماز میں سجدہ سہو کرے اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو کرلیا تو اخیر نماز میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا ضروری ہے(۱)۔

مسبوق نے بھول کر سلام پھیر دیا اور دعا بھی کرلی، پھر یاد آیا

مسئلہ :مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر ہاتھ اٹھا کر عربی زبان میں دعا بھی مانگ چکا، پھر اسے یاد آیا۔ پس اگر بات چیت نہیں کی تو اٹھ جائے اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کریں اور اخیر میں سجدہ سہو کرلے، اس کی نماز درست ہوجائے گی(۲)۔

=وان كان قد سجد مع الامام لسهوه سجد فى آخر صلاته، لان ما اداه مع الامام كان بطريق المتابعة، فلا ينوب عما لزمه مقصودا بنفسه الخ (۱/۳۹۱)

۱: وفى الدر المختار : (واللاحق من فاته) الركعات (كلها او بعضها) لكن(بعد اقتدائه)بعذر كغفلة ...... وحكمه كموتم فلا يأتى بقرأة ولا سهو الخ (۱/۴۹۴-۴۹۵)، وايضا فيه(باب سجود السهو) ...... (والمسبوق يسجد مع امامه مطلقا و كذا الاحق) لكنه يسجد فى آخر صلاته، ولو سجد مع امامه اعاده الخ (۲/۸۲-۸۳)

۲: وفى الدر المختار : (باب سجود السهو) (سلم مصلى الظهر) مثلا(على) رأس(الركعتين توهما) اتمامها (اتمها) ...... وسجد للسهو الخ و ايضا فيه (ما لم يتحول عن القبلة او يتكلم) الخ (۱/۹۱)

مسبوق نے زائد رکعت میں امام کی اقتداء کی

مسئلہ :ایک شخص مغرب کی نماز میں قعدہ اخیرہ میں شریک ہوا، اور اس کو یہ علم بھی ہے کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے۔ مگر امام کو سہو ہو گیا کہ شاید یہ قعدہ اولیٰ ہے۔ اس خیال سے امام اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا تو وہ مسبوق جو امام کی زائد رکعت میں شریک رہا، اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس طرح وہ شخص جو زائد رکعت میں آ کر شامل ہو گا، اس کا فرض بھی ادا نہ ہو گا، خواہ امام نے اخیر میں سجدہ سہو کر لیا ہو[1]۔

مسبوق جہری نماز میں زور سے قرأت کرے یا آہستہ سے

مسئلہ : جہری نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے اٹھے تو اسے اختیار ہے، جی چاہے تو زور سے قرأت کرے اور جی چاہے تو آہستہ سے کرے۔ مسبوق اپنی باقی ماندہ رکعت میں منفرد کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ زور سے پڑھنے کی صورت میں جہر کی ادنیٰ درجے پر عمل کرے[2]۔

نوٹ: البتہ جہر افضل ہے۔ (از مرتب)

امام کی نماز نہیں ہوئی تو مسبوق کی بھی نہیں ہوئی

مسئلہ :مسبوق فجر کی نماز میں امام کے ساتھ التحیات میں شریک ہوا۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اٹھ کر اپنی نماز پوری کی۔ پھر معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے امام کی نماز نہیں ہوئی تو اس صورت

۱: وفی رد المحتار : (تتمه) لو اقتدى به مفترض فی قیام الخامسة فقد شرع فی النفل، فكان اقتداء المفترض بالمتنفل الخ (۸۸/۲)

۲: وفی الدر المختار : (فصل) ...... (ويخير المنفرد فی الجهر) وهو افضل ويكتفی بادناه (ان ادى) (قوله وهو افضل) ليكون الاداء على هيئة الجماعة، ولهذا كان اداؤه باذان واقامة افضل الخ (۵۳۳/۲)

میں مسبوق کی نماز بھی نہیں ہوئی۔ اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے[1]۔

امام کی نماز میں نقصان ہوا تو مسبوق کی نماز درست ہے

مسئلہ :اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہوا اور اس نے سجدہ سہو نہیں کیا، نماز ختم ہونے کے بعد نماز کا اعادہ کیا تو مسبوق اپنی نیت نہ توڑے، بلکہ اپنی نماز پوری کرے۔ کیونکہ نماز ناقص ہونے کی وجہ سے جو اعادہ کیا جاتا ہے، وہ صرف تکمیل ثواب کے لئے ہوتا ہے۔ وہ نماز نفل ہوتی ہے۔ اس لئے بعد میں آنے والے بھی اس میں فرض کی نیت سے شریک نہیں ہو سکتے[2]۔

مسبوق قعدہ اخیرہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھے

مسئلہ :امام کے پیچھے قعدہ اخیرہ میں مسبوق کو چاہیئے کہ صرف التحیات پڑھے اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک ختم ہو، اور اگر پہلے ہی پڑھ لیا تو اسے اختیار ہے، جی چاہے چپ چاپ بیٹھا رہے اور چاہے تو کلمہ تشہد یعنی "**اشهد ان لا اله الا لله و اشهد ان محمدًا عبده ورسوله**" پڑھے اور چاہے تو پوری التحیات دوبارہ پڑھے[3]۔

۱: وفی الدر المختار : (واذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد فی رأی مقتد (بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا (قوله لتضمنها)ای تضمن صلاة الامام ...... فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدی، لانه متی فسد المشیء فسد ما فی ضمنه الخ (۱/۵۹۱)

۲: وفی الدر المختار : [تتمه] لو اقتدى به مفترض فی قيام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم يصح ولو عاد الى القعدة، لانه لما قام الى الخامسة، فقد شرع فی التفل الخ (۲/۸۸)، وفی الدر المختار : والمختار انه جابر للأول بمنزلة الجبر، بسجود السهو، وبالأول يخرج عن العهدة، وان كان علی وجه الكراهة علی الاصح الخ (۱/۴۵۷۔۴۵۸)

۳: وفی حلبی: فصل (فی سجود السهو) ...... اذا فرغ من التشهد قبل سلام الامام يكرره من اوله، وقيل يكرر كلمة الشهادة، وقيل يسكت، وقيل يأتی بالصلاة والدعاء، والصحيح انه يترسل، ليفرغ من التشهد عند سلام الامام الخ (ص:۴۶۹)

مسبوق نے امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں درود اور دعا بھی پڑھ لی

مسئلہ :اگر مسبوق نے امام کے پیچھے قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعائے ماثورہ بھی پڑھ لی تو اس پر بعد میں سجدہ سہو واجب نہیں (۱)۔

امام کے السلام کہہ دینے کے بعد مسبوق شریک ہوا

مسئلہ : اگر کوئی شخص امام کے پہلے سلام پھیرتے وقت شریک ہوا، یعنی امام کے لفظ "السلام" کہنے کے بعد اور لفظ "علیکم ورحمة الله" کہنے سے پہلے شریک ہوا تو اس کی شرکت اور اقتداء صحیح نہ ہوگی۔ سلام کی پہلی میم پر نماز ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس صورت میں وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے (۲)۔

سلام سے پہلے شریک ہوا تو تشہد پڑھ کے اٹھے

مسئلہ : امام داہنی طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ مسبوق آ کر امام کی نماز میں شامل ہو گیا تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ تشہد پورا کر کے اٹھے (۳)۔

۱: وفی حلبی : فصل(فی سجود السهو) ...... واعلم ان المسبوق ...... اذا فرغ من التشهد قبل سلام الامام، یکرره ...... وقیل یأتی بالصلاة والدعاء الخ (ص:٤٦٩)

۲: وفی الدر المختار : (ولها واجبات) ...... (وتنقضی قدوة بالاول الخ) (قوله وتنقضی قدوة بالاول) ...... الامام اذا فرغ من صلاته، فلما قال السلام، جاء رجل واقتدى به قبل ان یقول علیکم لا یصیر داخلا فی صلاته، لان هذا سلام الخ (١/٤٦٨)

۳: وفی الدر المختار : فصل ...... ولو سلم والمؤتم فی ادعیة التشهد الخ، وفی رد المحتار وشمل باطلاقه، ما لو اقتدى به فی اثناء التشهد الاول او الاخیر، فحین قعد، قام، امامه او سلم، ومقتضاه انه یتم التشهد، ثم یقوم، ولم اره، صریحا، ثم رأیته فی الذخیرة ناقلا عن ابی اللیث، المختار عندی انه یتم التشهد، وان لم یفعل اجزأه ، ولله الحمد (١/٤٩٦)

مسبوق اپنی بقیہ نماز امام کے پیچھے کیسے پڑھے

مسئلہ :امام کے پیچھے آخری رکعت میں آکر مسبوق شریک ہوا، یعنی امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی تو اگر وہ چار رکعت والی نماز ہے تو اپنی باقی ماندہ رکعتیں اس طرح پڑھے گا کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے۔ پھر رکوع سجدہ کر کے قعدہ کرے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اور تیسری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے (۱)۔

مسافر امام کے پیچھے مقیم کو ایک رکعت ملی

مسئلہ :امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم ہے اور امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہوا تو اپنی باقی ماندہ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ پہلے دو رکعت بلاقرأت ادا کرے اور تیسری رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے (۲)۔

مسافر امام کے پیچھے مقیم شروع سے شریک رہا

مسئلہ :مسافر امام کے پیچھے مقتدی مقیم پہلی رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں بلاقرأت کے ادا کرے (۳)۔

۱: وفی الدر المختار : (والمسبوق من سبقه الامام بها الخ) ...... فمدرك ركعة من غير فجر يأتى، بركعتين بفاتحة وسورة، وتشهد بينهما، وبرانعة الرباعى بفاتحة فقط (۵۹۷/۱)

۲: وفی الدر المختار : باب الامامة ...... ومقيم ائتم بمسافر (قوله ومقيم الخ) اى فهو لاحق بالنظر للاخيرتين وقد يكون مسبوقا ايضا كما اذا فاته اول صلاة امامه المسافر (شاى) (وفى الدر المختار) وحكمه كمؤتم فلا يأتى بقراءة ...... ويبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ...... ثم ما سبق به بها ان كان مسبوقا ايضا ، قوله(ثم ما سبق به الخ) اى ثم صلى اللاحق ما سبق به بقراءة، ان كان مسبوقا ايضا الخ (۵۹۵/۱)

۳: وفی الدر المختار : (باب الامامة) ...... ومقيم ائتم بمسافر ...... وحكمه كمؤتم، فلا يأتى بقراءة ولا سهو الخ (۵۹۵-۵۹۴/۱)

مسبوق ثناء کب پڑھے

مسئلہ :مسبوق کے لئے حکم یہ ہے کہ جس وقت اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھنے کے لئے اٹھے،اس وقت،ثنا پڑھے اور جس وقت امام کے ساتھ شریک ہوا،اس وقت اگر امام قرأت بلند آواز سے کرتا ہو تو نہ پڑھے اور قرأت آہستہ کرتا ہو تو اس وقت پڑھ سکتا ہے۔پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوگا تو اس وقت دوبارہ پڑھے گا۔اور اگر مسبوق کے ساتھ رکوع یا سجدہ میں شریک ہوا تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہی ثنا پڑھ لینی چاہیئے (۱)۔

مسبوق رکوع میں ملے تو تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر ملے

مسئلہ :امام رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہے اور کوئی شخص آ کر امام کے ساتھ شریک ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔اس کے بعد رکوع یا سجدہ میں جانا چاہیئے۔ اور اگر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھے بغیر رکوع یا سجدہ میں چلا گیا،جب بھی نماز درست ہے (۲)۔

رکوع میں شامل ہوتے وقت تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع کی تکبیر بھی کہے

مسئلہ :اگر امام رکوع میں ہے،اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔اور اگر صرف تکبیر تحریمہ کہی اور دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا اور امام کے ساتھ شریک ہوگیا تو وہ رکعت اس کو مل گئی اور نماز بھی صحیح ہوگی (۳)۔

۱: وفی الدر المختار : (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثني ويتعوذ ويقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداء بها الخ (۱/۵۹۶)

۲: وفی البحر الرائق : (وسننها رفع اليدين للتحريمة) ...... (ووضع يمينه على يساره تحت سرته) ...... وقال البرجندی: وضع اليد على الوجه المذكور سنة فی كل قيام شرع فيه ذكر، فرضا كان الذكر او واجبا او سنة، المراد بالمسنون المشروع الخ (۱/۵۲۷-۵۳۹)

۳: وفی الدر المختار : (وسننها) ...... (رفع اليدين للتحريمة) ...... (وتكبيرات الركوع الخ) (۱/۴۷۶) =

مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیرے یا درود و دعا پوری کرے

مسئلہ :اگر امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں مقتدی درود شریف اور دعائے ماثورہ پوری نہیں پڑھ سکا اور امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی کو بھی امام کے ساتھ فوراً سلام پھیر دینا چاہیئے۔البتہ اگر التحیات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو اس کو پورا کر کے سلام پھیرے (۱)۔

قعدۂ اولی میں مقتدی اپنا تشہد پورا کر کے اٹھے

مسئلہ : قعدۂ اولیٰ میں اگر امام التحیات پڑھ کر اٹھ گیا اور مقتدی اپنی التحیات سے فارغ نہیں ہوا تو مقتدی کو اپنی التحیات پوری کر کے اٹھنا چاہیئے (۲)۔

وتر کے قنوت میں مقتدی اپنی دعائے قنوت پوری کئے بغیر رکوع میں چلا گیا

مسئلہ : رمضان شریف میں وتر کی نماز باجماعت ہوتی ہے۔اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ کر امام رکوع میں چلا گیا اگر مقتدی ابھی دعائے قنوت نہیں پڑھ سکا تو اسے امام کے ساتھ اپنی دعائے قنوت پوری کئے بغیر رکوع میں چلا جانا چاہیئے۔جس قدر بھی دعائے قنوت پڑھ لی کافی ہے، واجب ادا ہو گیا (۳)۔

=وایضا فیه: فلو کبر قائما فرکع ولم یقف صح، لان ما اتی به القیام الی ان یبلغ الرکوع یکفیه الخ (۱/٤٤٥)

۱: وفی رد المحتار : (مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام) ...... والحاصل ان متابعة الامام فی الفرائض والواجبات واجبة ...... کما لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشهد، فانه یتمه، لان الاتیان به لا یفوت المتابعة بالکلیة ...... بخلاف ما اذا عارضها سنة الخ (۱/٤٧٠)

۲: وفی رد المحتار : لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشهد، فانه یتمه، ثم یقوم الخ (۱/٤٧٠)

۳: وفی رد المحتار : (مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام) ...... ثم ذکر ما حاصله، انه تجب متابعة للامام فی الواجبات فعلا، وکذا ترکا، ان لزمه من فعله، مخالفة الامام فی الفعل، کترك القنوت الخ (۱/٤٧٠)

امام نے سورۃ الناس پڑھی ہو تو مسبوق کونسی سورۃ پڑھے

مسئلہ :ایک شخص مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہوا اور امام نے دوسری رکعت میں "قل اعوذ برب الناس" پڑھی تو اس صورت میں مسبوق کو اپنی باقی ماندہ رکعت میں اختیار ہے، پوری قرآن میں سے جو سورۃ چاہے اور جہاں سے چاہے پڑھے۔ کیونکہ قرأت کے سلسلہ میں باقی ماندہ نماز ابتداء کے حکم میں ہوتی ہے(۱)۔

لاحق اپنی نماز کس طرح پوری کرے

مسئلہ :ایک شخص نے چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت پڑھی تھی کہ اس کا وضوء ٹوٹ گیا۔ وہ فوراً وضوء کرنے کے لئے گیا۔ وضوء کر کے آیا تو امام قعدۂ اخیرہ میں یا تیسری رکعت میں ملا۔ اب اسے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت بلا قرأت کے پڑھنی چاہیئے، اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پائے تو امام کے ساتھ شامل ہو کر بقیہ ارکان پورے کرے۔ اور اگر وہ پہلے امام کے ساتھ شامل ہو گیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ رکعت ادا کی، جب بھی اس کی نماز درست ہے، مگر مکروہ ہے اور وہ گنہگار ہوگا(۲)۔

لاحق امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے

مسئلہ :لاحق کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے، اور جب تک امام سلام اور سجدہ میں مشغول رہے اس وقت تک وہ چپ چاپ قعدہ کی حالت میں بیٹھا رہے، اور جب اپنی باقی

۱: وفی الدر المختار: (والمسبوق من سبقه الامام الخ) ...... ویقضی اول صلاته فی حق قراءة و آخرها فی حق تشهد الخ (۱/۵۹۶)

۲: وفی الدر المختار: (واللاحق من فاته) ...... (بعد اقتدائه) ...... ویبتدأ بقضاء ما فاته، عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه ...... ثم ما سبق به بها ...... ولو عکس صح و اثم لترک الترتیب الخ (۱/۵۹۵)

ماندہ نماز ادا کرے تو اخیر نماز میں سجدہ سہو کرے۔اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو کرلیا تو آخر نماز میں پھر اس کو سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا(۱)۔

مسبوق وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

مسئلہ :رمضان شریف میں وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں آ کر شریک ہوا۔پس اگر تیسری رکعت پوری پالی ہے تو امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے۔ بعد میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔اسی طرح اگر تیسری رکعت کے رکوع میں شریک ہوا، جب بھی بعد میں دعائے قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں (۲)۔

لاحق کو وضوء کے وقت شک ہوا اور کچھ دیر ٹھہرا رہا

مسئلہ :اگر کسی کو نماز میں حدث ہوا اور وہ وضوء کرنے کے لئے گیا۔جانے کے بعد شک ہوا۔اب شک کی وجہ سے کچھ دیر ٹھہرا رہا۔پھر وضوء کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے (۳)۔

۱: وفی الدر المختار : (واللاحق ...... الخ) وحكمه كمؤتم فلا يأتي بقراءة ولا سهو ...... ومسبوقا ايضا ...... (...... كان عليه ان يسجد) للسهو (فی آخر صلاته) استحسانا الخ (۵۹۸/۱)

۲: وفی الدر المختار : واما المسبوق فيقنت مع امامه فقط ويصير مدركا، بادراك ركوع الثالثة الخ (۱۰/۲۔۱۱)

۳: وفی حاشية الطحطاوی : (باب سجود السهو) ...... (وجب عليه سجود السهو) اذا شغله التفكر اداء عن واجب بقدر ركن او شغله عن الوضوء بعد ما سبق الحدث لشكه الخ (ص:۲۵۸)

”سجدۂ تلاوت“

سجدۂ تلاوت کی شرائط

مسئلہ: سجدۂ تلاوت کے جواز کے لئے بھی وہی شرائط ہیں، جو نماز کے لئے شرط ہیں، یعنی بدن کا پاک ہونا، جگہ کا پاک ہونا، کپڑوں کا پاک ہونا، ستر کا چھپانا، قبلہ رخ ہونا، استقبال قبلہ کے بغیر سجدۂ تلاوت ادا نہیں ہوتا(۱)۔

سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: سجدۂ تلاوت میں نیت نہیں باندھی جاتی، بلکہ سجدہ کی نیت سے ”الله اکبر“ کہہ کر سجدے میں چلے جائیں اور سجدے میں تین بار ”سبحان ربی الاعلی“ کہے، ”الله اکبر“ کہہ کر اٹھ جائیں، سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں، بیٹھے بیٹھے سجدۂ تلاوت کر لینا جائز ہے، البتہ کھڑے ہو کر سجدے میں جانا افضل ہے(۲)۔

سجدۂ تلاوت فرداً فرداً کریں، یا ختم قرآن پر تمام سجدے ایک ساتھ؟

مسئلہ: ہر سجدۂ تلاوت کو اسی وقت ہی کرنا مسنون ہے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو جمع کرنا خلاف سنت

۱: (وفی البدائع الصنائع) ...... فکل ما ھو شرط جواز الصلاة من طہارة الحدث وھی الوضوء والغسل ...... وھو شرط جواز السجدة، لانھاجزء من اجزاء الصلاة الخ (۱/۲۷۶)، وفی الھندیة: (الفصل الثالث فی استقبال القبلة) و لا یجوز لاحد، اداء فریضة ولا نافلة ولا سجدة تلاوة ولا صلاة جنازة الا متوجھا الی القبلة کذا فی سراج الوھاج (۱/۶۳)

۲: (الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة) ...... فاذا اراد السجود، کبر ولا یرفع یدیه، وسجد ثم کبر و رفع رأسه ولا تشھد علیه ولا سلام کذا فی الھدایة و یقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا ...... والمستحب انه اذا اراد ان یسجد للتلاوة یقوم، ثم یسجد و اذا رفع رأسه من السجود یقوم ثم یقعد (۱/۱۳۵)

ہے، تلاوت میں جو سجدے آئے، حتی الوسع اس کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے، تاہم اگر اکھٹے سجدے کئے جائیں، تو ادا ہو جائیں گے (۱)۔

قرآن مجید پڑھتے ہوئے سجدۂ تلاوت کرنا چاہئے یا نہیں؟

مسئلہ: قرآن مجید پڑھتے وقت بھی ادا کر سکتے ہیں اور بعد میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے (۲)۔

جو سجدے چھوٹ گئے ان کا کیا کروں؟

مسئلہ: اگر کسی کو یہ پتہ نہ ہو کہ میرے ذمے کتنے سجدے رہ چکے ہیں تو سوچ کر اندازہ کر لیجئے (۳)۔

جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہوں، وہ پڑھنے والا سجدہ کب کرے؟

مسئلہ: جن صورتوں کے اواخر میں سجدے ہیں، سجدہ والی آیت پر تلاوت ختم کر کے، رکوع میں چلا جائے، تو رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت ہو سکتی ہے، اور رکوع کے بعد نماز کے سجدے میں بلا نیت سجدۂ تلاوت ادا ہو جاتا ہے، اگر سجدۂ تلاوت والی آیت کے بعد بھی تلاوت کرنی ہو، تو پہلے سجدۂ تلاوت کرے، پھر اٹھ کر آگے تلاوت کرے (۴)۔

۱: وفی البحر الرائق:وفی التجنیس: وهل یکره تأخیرها عن وقت القراءة، ذکر فی بعض المواضع، انه اذا قرأها فی الصلاة فتأخیرها مکروه، وان قرأها خارج الصلاة لا یکره تأخیرها، وذکر الطحطاوی، ان تأخیرها مکروه مطلقا وهو الاصح، وهی کراهة تنزیهیة فی غیر الصلاتیة، لانها لو کانت تحریمیة، لکان وجوبها علی الفور ولیس کذالك (۲۱۱/۲) وایضًا فی المراقی: ...... وکره تأخیره السجود عن وقت التلاوة فی الاصح اذا لم یکن مکروهًا وفی حاشیة الطحطاوی، ای اذا لم یکن وقت التلاوة وقتًا مکروها (ص:۲٦۱)

۲: وفی الهندیة: (الباب الثالث عشر فی سجود السهو) ...... وادائها لیس علی الفور حتی لو اداها فی ای وقت کان یکون مؤدیا لا قاضیًا (۱۳۵/۱)

۳: وفی حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ...... الروایة ...... وهی اذا شك احدکم فلیتحر الصواب، فلیتم علیه الخ (ص:۲٥۸)

٤: وفی الدر المختار: (باب سجود التلاوة) ...... (و) تؤدی (برکوع صلاة) اذا کان الرکوع=

زوال کے وقت تلاوت جائز ہے، لیکن سجدۂ تلاوت جائز نہیں

مسئلہ: دوپہر کے وقت جبکہ سورج سر پر ہو، یا طلوع ہو رہا ہو، یا ڈوب رہا ہو تو نماز اور سجدۂ تلاوت منع ہے، مگر قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے(۱)۔

عصر اور صبح کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا

مسئلہ: اگر کوئی شخص عصر اور صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہو اور اس دوران آیت سجدہ آجاتی ہے تو اس وقت ادا کرنا چاہیئے، البتہ اگر غیر مکروہ اوقات میں سجدۂ تلاوت واجب ہو چکا ہو، تو مکروہ اوقات میں ادا کرنا جائز نہیں(۲)۔

تلاوت کے دوران آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے

مسئلہ: سجدہ کی آیت، پڑھنے سے، پڑھنے اور سننے والے، دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے، اس لئے کسی دوسرے شخص کے سامنے سجدے کی آیت آہستہ پڑھے، تاکہ اس کے ذمہ سجدہ واجب نہ ہو(۳)۔

=(علی الفور من قراءة آية) او آيتين و كذا الثلاث ...... (وان نواه) ...... (و) تؤدى (بسجودها كذلك) على الفور (وان لم ينو) (۲/۲۱۲)، وايضا فی الهندية: (الباب الثالث عشر فی سجود السهو) ...... ولو كانت بختم السورة، فالأفضل ان يركع بها، ولو سجد ولم يركع فلا بد من ان يقرأ شيئا من السورة الاخرىٰ بعد ما رفع رأسه من السجود، ولو رفع ولم يقرأ شيئا، وركع جاز۔(۱/۱۳۳)

۱: وفی الهندية: (الفصل الثالث فی بيان الاوقات التی لا تجوز فيها الصلاة) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة، اذا طلعت الشمس حتی ترتفع عند الانتصاف الی ان تزول، وعند احمرارها، الی ان تغيب الا عصر يومه (۱/۵۲)، مثله فی آپ کے مسائل اور ان کا حل (۴/۲۳۵)

۲: وفی الهندية: ولو تلاها فی وقت مباح فسجدها فی اوقات مكروهة، لم تجز، ولو تلاها فی اوقات مكروهة، فسجد فی هذه الاوقات جاز الخ(۱/۱۳۵)

۳: وفی البحر الرائق، (باب سجود التلاوة) ...... ولو قراء آية السجدة وعنده ناس ...... ينبغی ان يخفض قراء تها، لانه لو جهر بها لصار موجبا عليهم شيئا ربما يتكاسلون عن ادائه فيقعون فی المعصية (۲/۲۲۵)

آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھنے سے، سجدہ لازم آئے گا

مسئلہ: جس طرح قرآن کریم کے الفاظ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے، اسی طرح صرف ترجمہ پڑھنے سے بھی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے(۱)۔

دو آدمی ایک ہی آیت سجدہ پڑھیں تو کتنے سجدے واجب ہوں گے

مسئلہ: آیت سجدہ اگر استاذ پڑھائے، شاگرد پڑھے، تو ہر ایک پر دو سجدے واجب ہوں گے(۲)۔

ایک آیت سجدہ کئی بچوں کو پڑھائی، تب بھی ایک ہی سجدہ کرنا ہوگا

مسئلہ: ایک استاذ کئی لڑکوں کو ایک ہی آیتِ سجدہ، علیحدہ علیحدہ، پڑھاتا ہے، تو استاذ پر ایک سجدہ واجب ہوگا، بشرطیکہ مجلس ایک ہو، البتہ استاذ جتنے بچوں سے سجدے کی آیت سنے گا، اتنے سجدے، سننے کی وجہ سے واجب ہوں گے(۳)۔

آیت سجدہ نماز سے باہر کا آدمی بھی سن لے، تو سجدہ کرے

مسئلہ: اگر نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی، اور خارجِ صلوٰۃ (یعنی جو امام کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہو) نے سن لی، تو اس پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہوگا(۴)۔

۱: وفی الهندية: (الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة) ...... اذا قرء آية السجدة بالفارسية فعليه و على من سمعها، السجدة الخ (۱/۱۳۳)

۲: وفی الهندية: (الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة) ...... والسجدة واجبة فی هذه المواضع على التالی والسامع، سواء قصد سماع القرآن او لم يقصد كذا فی الهداية (۱/۱۳۲)

۳: وفی الهداية: (باب سجدة التلاوة الخ) ...... ومن كرر تلاوة سجدة واحدة فی مجلس واحد اجزأته، سجدة واحدة (۱/۱۷۲)، وكذا فی فتح القدير (۱/۳۸۹)، وايضًا فی فتح القدير: (باب سجود التلاوة) قال الاصل ان التلاوة، سبب بالاجماع لان السجدة تضاف اليها و تتكرر بتكررها الخ (۱/۳۹۱)

٤: وفی الهندية: (الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة) ...... ولو سمعها من الامام، اجنبی ليس معهم فی الصلاة، ولم يدخل معهم فی الصلاة لزمه السجود الخ (۱/۱۳۳)

سجدۂ تلاوت کا اعلان

مسئلہ: تراویح میں سجدۂ تلاوت کا اعلان کیا جاتا ہے، کہ فلاں رکعت میں سجدہ ہے، اس اعلان کی ضرورت نہیں، البتہ اگر مقتدیوں کو تشویش ہو، تو اعلان کر دیا جائے(۱)۔

بغیر زبان ہلائے تلاوت کرنے کا ثواب ملتا ہے؟

مسئلہ: اگر کوئی شخص قرآن مجید کو زبان سے پڑھنے کے بجائے، صرف دیکھتا رہتا ہے، یعنی دل میں پڑھتا ہے، جیسے کتاب وغیرہ کا مطالعہ کرنا، تو اس صورت میں جب تک زبان سے الفاظ کا تلفظ نہ کیا جائے، تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا(۲)۔

دوران نماز غیر نمازی سے آیت سجدہ سنے تو سجدہ کب کرے؟

مسئلہ: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے، دوسرا آدمی اس کے قریب آیت سجدہ پڑھتا ہے تو اس صورت میں نماز کے بعد سجدہ کرے، نماز کے اندر نہیں۔

اگر نماز میں ادا کیا، تو نماز درست ہے، لیکن نماز کے بعد سجدہ تلاوت کا اعادہ کرے(۳)۔

سجدہ تلاوت فوراً ممکن نہ ہو، تو یہ کلمات پڑھے

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے سجدہ تلاوت فوراً ادا کرنا معذر ہو، تو یہ کلمات پڑھ لیں: **سمعنا و اطعنا غفرانک، ربنا والیک المصیر**، پھر جب اتفاق ہو سجدہ کر لیں(۴)۔

۱: آپ کے مسائل اور ان کا حل (سجدۃ تلاوت، ۲۴۲/۴)۔

۲: آپ کے مسائل اور ان کا حل (سجدۃ تلاوت، ۲۴۲/۴)۔

۳: وفی البحر: (باب سجود التلاوۃ) ...... ولو سمعها المصلی من غیرہ سجد بعد الصلاۃ ...... ولو سجد فیها اعادها لا الصلاۃ ای اعاد السجدۃ ولا یلزمه اعادۃ الصلاۃ الخ (۲۱٤/۲)

٤: (وفی مراقی الفلاح) (باب سجود التلاوۃ) ...... وفی التاترخانیة عن الحجة ویستحب للتالی او السامع اذا لم یمکنه السجود ان یقول، سمعنا و اطعنا غفرانك ربنا والیك المصیر الخ انتهی یعنی ثم یقضیها (ص: ۲۷۱)

سوئے ہوئے سے آیت سجدہ سنی، تو سجدہ کرنا لازم ہے

مسئلہ: ایک شخص اگر نیند کی حالت میں آیت سجدہ تلاوت کرے، تو سامعین پر سجدہ واجب ہوگا(۱)۔

آیت سجدہ کی کتابت سے سجدہ کا حکم

مسئلہ: اگر کسی شخص نے آیت سجدہ لکھ لی، اور زبان سے نہ پڑھی، تو محض کتابت سے سجدہ واجب نہیں ہوگا(۲)۔

آیت سجدہ کو ترک کرنے کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص تلاوت کے دوران سجدہ تلاوت سے بچنے کے غرض سے آیت سجدہ کو ترک کردے، تو ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں، اس لئے ایسا کرنے سے احتراز کیا جائے(۳)۔

پاگل اور مجنون سے آیت سجدہ سننے کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی پاگل اور مجنون سے آیت سجدہ کی تلاوت سنے، تو سننے والے پر سجدہ لازم نہیں آتا(۴)۔

۱: وفی الخانیة: وان سمعها من نائم، اختلفوا فیه، والصحیح هو الوجوب (۱/۵۶)، ومثله فی الفتاوی التتارخانیة (۱/۵۵۹)

۲: وفی حلبی کبیر: ......(واما سجدة التلاوة) ...... وکذا لا تجب بالکتابة او النظر من غیر تلفظ، لانه لم یقرأ ولم یسمع الخ (ص:۵۰۰-۵۰۱)

۳: وفی کبیری : (واما سجدة التلاوة) ...... ویکره ان یقرأ سورة و یترک آیة السجدة، لانه یشبه الفرار عن السجدة والاستنکاف عنها الخ (ص:۵۰۷)

۴: وفی رد المحتار: ولو سمعها من نائم ...... او مجنون ففیه روایتان، اصحها لا یجب فان المجنون غیر المطبق لیس ادنی حالا من النائم والمغمی علیه الخ (۲/۱۰۸)

ریڈیو اور ٹیپ پر پڑھی ہوئی آیت پر سجدہ تلاوت اور سلام کا جواب

مسئلہ: اگر قاری یا متکلم کی قرأت و آواز کو کسی آلہ میں محفوظ کر لیا گیا ہو، تو اس میں آیت سجدہ سننے سے سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوگا، ٹیپ ریکارڈ کا بھی یہی حکم ہے، اس کے سلام کا جواب بھی ضروری نہیں البتہ ریڈیو میں تقاضۂ احتیاط یہ ہے کہ آیت سجدہ سن کر سجدہ تلاوت کیا جائے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیا جائے بشرطیکہ اصل آواز اس سے سنائی دے رہی ہو، کوئی ریکارڈ نہ ہو(۱)۔

آیت سجدہ کی ہجی سے سجدہ واجب نہیں

مسئلہ: اگر سجدہ کی آیت بچوں کو ہجی کرائی جائے، تو اس سے سجدہ واجب نہیں ہوتا اس طرح اگر نماز میں ہجی سے قرأت پڑھی، تو نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اس سے قرأت ادا نہیں ہوتی (۲)۔

لاؤڈ اسپیکر سے آیت سجدہ سننا

مسئلہ: راجح یہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے سنائی دینے والی خود متکلم کی آواز ہے، صوت صدی کی طرح صوت متکلم کی نقل نہیں، اس لئے لاؤڈ اسپیکر سے سننے والوں پر بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوگا، البتہ اگر سننے والوں کو آیت سجدہ کا علم نہ ہو، تو ان پر سجدہ واجب نہیں (۳)۔

۱: وفی بدائع الصنائع: (فصل واما بیان من تجب علیه) ...... وتجب علی المحدث ...... و کذا تجب علی السامع بتلاوة هؤلاء ...... بخلاف السامع من البغاء والصدی، فان ذالك لیس بتلاوة ...... الخ (۱/۲۷٦)، وایضًا فیه : فصل: واما سبب وجوب السجدة: فسبب وجوبها احد شیئین، التلاوة او السماع الخ (۱/۲٦۸)

۲: وفی الدر المختار: (باب سجود التلاوة) ...... (لا) تجب (بسماعة من الصدی والطیر) ومن کل تال حرف ولا بالتهجی، (قوله ولا بتهجی) لانه لا یقال قرأ القرآن، وانما قرأ الهجاء، ولو فعل ذلك فی الصلاة لم یقطع، لانها الحروف التی فی القرآن ولا تنوب من القراءة، لانه لم یقرأ القرآن وانما قرأ الهجاء التجنیس الخ (۲/۱۰۸-۱۰۹)

۳: وفی بدائع الصنائع: فصل واما سبب وجوب السجدة، فسبب وجوبها احد شیئین التلاوة او =

بلاوضوء سجدہ تلاوت درست نہیں

مسئلہ: سجدہ تلاوت واجب ہے، اور بلاوضوء سجدہ تلاوت کی اجازت نہیں(۱)۔

مقتدی کے لقمہ دینے سے امام آیت سجدہ پڑھے، تو سجدہ تلاوت ایک ہے یا دو

مسئلہ: امام سجدہ کی آیت بھول گئے، اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا اور امام نے وہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا، تو یہ سجدہ کافی ہے، اس صورت میں دو سجدے واجب نہیں(۲)۔

میت کے ذمہ سجدۂ تلاوت

مسئلہ: اگر کسی کے ذمہ سجدۂ تلاوت ہوں اور وہ مرجائے، تو اس پر کفارہ نہیں، البتہ اس کے لئے استغفار کیا جاوے(۳)۔

حکم وجوب سجدہ بخواندن بعض الفاظ آیۃ در خطبہ و درس مثنوی وغیرہ

مسئلہ: اگر سجدہ والی آیت کے ایک یا دو لفظ کسی شعر یا مثنوی شریف کے بیت میں تقریر کے موقع پر پڑھی جائیں، تو بنا برقول اصح سجدۂ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے پر واجب ہے، جیسا کہ اس

=السماع كل واحد منهما على حاله موجب، فيجب على التالي ...... والسامع الخ (۱/۲٦۸)،
وايضًا في الدر المختار: (باب سجود التلاوة) ...... و(يجب) ...... (بشرط سماعها) (الى ان قال)
اما لو كانت بالعربية فانه يجب بالاتفاق فهم اولا، لكن لا يجب على الاعجمي ما لم يعلم الخ (۲/۱۰٥)

۱: وفي الفقه الميسر: (متى يفترض الوضوء) يفترض الوضوء على المحدث لو احد من اربعة امور ...... لسجود التلاوة (ص:۳٦-۳۷)

۲: وفي الهندية: (الباب الثالث عشر في سجود التلاوة) ...... واذا تلا الامام آية السجدة سجدها و يسجد المأموم معه (الى ان قال) وان تلا المأموم لم يلزم الامام ولا المؤتم السجود لا في الصلاة ولا بعد الفراغ منها الخ (۱/۱۳۳)

۳: امداد المفاوى باب في سجدة التلاوة (۱/٤۳٤)

بیت میں وارد ہے[1]۔

؎ گفت واسجدہ اقرب یزداں گاما — قرب جان شد سجدۂ ابداں ما

سجدہ تلاوت میں تاخیر

اگر آیت سجدہ پڑھ کر فوراً یاد نہیں آیا، بلکہ اس کے بعد تین آیت سے زائد پڑھ کر یاد آیا اور پھر سجدہ تلاوت کیا، تو سجدۂ سہو لازم ہوگا[2]۔

''سجدۂ شکر''

سجدۂ شکر اداء کرنا مستحب ہے

مسئلہ جس وقت کوئی بڑی نعمت حاصل ہو یا کوئی بڑی مصیبت زائل ہو، تو بہتر یہ ہے کہ شکریہ کے لئے دو رکعت اداء کرے، اگر یہ نہ ہو تو سجدہ کرنا بھی مفتیٰ بہ قول کی بناء پر مستحب ہے، لیکن نماز کے بعد کرنا مکروہ وممنوع ہے، کیونکہ ناواقف لوگ اس کو مسنون یا واجب اعتقاد کریں گے[3]۔

وضوء کے بغیر سجدہ شکر اداء کرنا جائز نہیں

مسئلہ: چونکہ نماز کے لئے باوضوء ہونا ضروری ہے، اور سجدہ نماز کا اہم ترین رکن ہے، اسلئے سجدۂ شکر میں باوضوء ہونا ضروری ہے[4]۔

۱: امداد الفتاویٰ باب فی سجدة التلاوة (۱/۴۳۷)

۲: وفی رد المحتار: (باب سجود التلاوة) ...... اما لو سهوًا و تذکرها ولو بعد السلام قبل ان یفعل منافیا یأتی بها و یسجد للسهو کما قدمناه الخ (۲/۱۱۰)

۳: وفی مراقی الفلاح: (فصل سجدة الشکر......) ...... وتمام الشکر فی صلاة رکعتین الخ (ص:۲۷۲)، وایضًا فی الدر المختار: وسجدة الشکر: مستحبة به یفتیٰ لکنها، تکره بعد الصلاة، لان الجهلة یعتقدونها سنة او واجبة وکل مباح یؤدی الیه مکروه الخ (۲/۱۲۰)

۴: وفی مراقی الفلاح: (فصل سجدة الشکر......) (قربة یثاب علیها) ... (مثل سجدة التلاوة) بشرائطها =

مکروہ وقت میں سجدۂ شکر ادا کرنا

مسئلہ: تین اوقات مکروہ ہیں:

طلوع کا وقت، سورج کے بلند ہونے تک	غروب کا وقت اور اس سے پہلے تقریباً پندرہ......منٹ	دوپہر کا وقت

ان تین اوقات میں سجدۂ شکر ادا کرنا ممنوع ہے(۱)۔

سجدۂ شکر ادا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: سجدۂ شکر ادا کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے، کہ قبلہ کی طرف منہ کرتے ہوئے، کھڑے ہوکر، اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھائیں دائیں بائیں سلام پھیرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اگر بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائیں اور پھر سجدہ میں تسبیحات (یعنی کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ) چلے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں(۲)۔

=الخ (ص: ۲۷۲)، وایضًا فی الفقه المیسر: (متی یفترض الوضوء) یفترض الوضوء علی المحدث احد من اربعة امور ...... لسجود التلاوة (ص:۳٦۔۳۷)

۱: وفی الهندیة: (الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة) ...... ویکره ان یسجد شکرا بعد الصلاة فی الوقت الذی یکره فیه النفل ولا یکره فی غیره کذا فی القنیة (۱/۱۳٦)

۲: وفی مزاقی الفلاح: (فصل سجدة الشکر ...... الخ) ...... (وهیئتها) ان یکبر مستقبل القبلة و یسجد، فیحمدالله و یشکر و یسبح، ثم یرفع رأسه مکبرًا (مثل سجدة التلاوة) وایضا فی الطحطاوی ...... و یستحب ان یفعلها کسجدة التلاوة الخ (ص:۲۷۲)

کیا بے وضوء سجدہ لگانا کفر ہے؟

مسئلہ: سستی اور جہل کی وجہ سے اگر کسی نے بے وضوء سجدۂ شکر ادا کیا تو اصح قول کے مطابق اس سے کافر نہیں ہوجاتا، البتہ گنہگار ضرور ہوگا(۱)۔

تمت بالخیر و بعون اللہ عزوجل

۱: وفی الدر المختار: وبه ظهر ان تعمد الصلاة بلا طهر غير مكفر الخ (قوله غير مكفر) ...... وفي ظاهر الرواية لا يكون كفرا ...... بل لمجرد الكسل او الجهل فينبغي ان لا يكون كفرا عند الكل تأمل (۸۱/۲)